



لطائف نامہ فخری

لطائف نامہ کے مصنف اور مترجم کے حالات اور اس کتاب کے متعلق دوسرے مباحث، تفصیلی طور پر ہم مفصل دیباچے کی صورت میں پیش کریں گے۔ یہاں صرف چند تعارفی سطور میں کتاب کے مختصر حالات پیش کرتے ہیں جو زیادہ تر ریو کی نہرست مخطوطات سے ماخوذ ہیں (ج ۱ - ص ۱۳۶۵)۔

لطائف نامہ - میر علی بشیر نوانی کی کتاب مجالس النقائس کا فارسی ترجمہ ہے اصل کتاب ترکی زبان میں ہے جسکا ذکر و اٹنا کیٹا لاگ - ج ۲ - ص ۳۷۳ میں مل سکتا ہے۔

میر علی بشیر، خوندمیر کے بیان کے مطابق، ۱۱ رمضان ۸۲۲ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کچکنہ بہادر سلطان ابوسعید کے معزز ترین درباریوں میں سے تھے۔ علی بشیر سلطان حسین کے ہم سبق تھے اور اپنی ابتدائی زندگی میں ابو القاسم بابر میرزا کے ساتھ خاص اختصاص رکھتے تھے جو انہیں فرزند کے لقب سے یاد کیا کرتا تھا۔ ۸۶۱ھ میں جب میرزا کا انتقال ہو گیا تو میر بغرض تعلیم مشہد اور سمرقند تشریف لے گئے۔ ۸۷۳ھ میں سلطان حسین نے تحت سلطنت پر متمکن ہوتے ہی اپنے پرانے رفیق کو اپنے پاس بلا کر "مہزاری" کا عہدہ پیش کیا۔ ۸۷۶ھ میں آپ اس عہدے سے سبکدوش ہو گئے اور دیوان مال مقرر کر دیئے گئے۔ ۸۹۲ھ میں آپ بحیثیت گورنر جرجان استرآباد تشریف لے گئے۔ لیکن ایک سال کے بعد آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور ہرات میں مقیم ہو گئے۔

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

آپ اہل علم و فضل کے بہت بڑے قدردان تھے۔ آپ کا گھر شعرا و فنکاروں کے لئے مرجع تھا۔ آپ نے رفاہ عام کے بے شمار کام کئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا نام عالم اسلام کے بہترین افراد اور محترم ترین وزرا میں شمار کیا جاتا ہے۔

آپ اعلیٰ درجے کے شاعر تھے اور ترکی میں نوائی اور فارسی میں فانی تخلص فرمایا کرتے تھے [آپ کے حالات کے لئے دیکھو حبیب السیر ج ۳ - جز ۳ - ص ۲۱۷، ۲۳۱، ۲۴۳،

وغیرہ]۔

اس کتاب کے مترجم کا نام فخری سلطان محمد بن امیری ہے جو شاہ طہماسپ کے قصیدہ گو تھے۔ "لطائف نامہ" کے علاوہ آپ نے جواہر العبابیہ کے نام سے شاعرات کا ایک تذکرہ بھی لکھا ہے۔ جواہرہوں نے سندھ میں محمد عیسیٰ ترخان کے دربار میں لکھا۔ آپ نے دو انتخاب بھی لکھے ہیں۔ جن کا نام بہستان النخیال اور تحفۃ الحبیب ہے اور وہ کیٹالاگ

سپرنگر - ص ۱۲۹

لطائف نامہ ۹۲۷ء کے قریب لکھا گیا۔ جب سام میرزا، خراسان کے گورنر تھے اور ویش خان مدارالمہام کے فرائض انجام دیتا تھا۔

مجالس النفائس آٹھ فصلوں پر مشتمل ہے۔ فخری نے اس پر ایک اور فصل کا اضافہ کیا ہے۔ چنانچہ لطائف نامہ میں نو فصلیں ہیں۔ کتاب کے مضامین کی تفصیل یہ ہے :-

مجلس اول: ان شعرا کے حالات جو میر کی زندگی میں فوت ہوئے لیکن ان سے ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا۔

مجلس دوم: ان شعرا کا حال جو مصنف سے متعارف تھے اور ۸۹۶ء سے پہلے وفات پانچے تھے۔

مجلس سوم: ان شعرا کا حال جو تصنیف کے دوران میں زندہ تھے۔

مجلس چہارم پر ان فضلا کا حال جو گا ہے ماہے اشعار لکھا کرتے تھے ۔

مجلس پنجم :- ان امیر زادگان خراسان کا حال جنہیں شعر و شاعری سے لگاؤ تھا ،

مجلس ششم :- دوسرے مالک کے فضلا ۔

مجلس ہفتم :- سلاطین اور شہزادوں کے لطائف و اشعار

مجلس ہشتم :- لطائف ابوالغازی سلطان حسین ۔

مجلس نہم :- داند فخری ، ان ہم عصر شعرا کا حال ہے ۔ جن کا ذکر مصنف نے نہیں کیا

یہ نفس بھی نواسام پر مشتمل ہے ۔

جس نسخے پر پرتن بنی کیا گیا ہے وہ برٹش میوزیم لندن کے نسخے کا عکس ہے ۔ جو

پنجاب یونیورسٹی کے کتاب خانہ میں موجود ہے ۔ ریونے اس نسخہ کا حال جلد اول ص ۳۶۵ ۔

۳۶۷ پر بیان کیا ہے [اوراق سطور ۱۴۲ - خط استعین - نطق ۱۰ - ۱۵ - تاریخ

کتابت رمضان ۹۶۵ھ]

تن بہت عاتک انحطاط سے پاک ہے ۔ جہاں کہیں ان نادر دست بند ۔ ذیلی غاشی

میں اسکی تصحیح کر دی گئی ہے ۔ اصل نسخے کی خصوصیات کتابت کو بہت حد تک قائم رکھا گیا

ہے ۔ اگرچہ بعض جگہ یک رنگی کی خاطر آسان ترین اور مشہور ترین طریق اختیار کر لیا ہے

زبان اور گرامر کی خصوصیات وغیرہ کا ذکر اس دیباچے میں مفصل آئے گا جو بد میں نشان

کیا جائے گا ۔ عربی عبارتیں خط کشیدہ ہیں ۔ اس کتاب میں کئی جگہ پر عربی ۔ ہندی

نمبر حاشیہ پر اور تن میں دونوں جگہ بعض سہولت لکھو دی گئی ہیں ۔ بعض جگہ پر عربی

رہ گئی ہیں ۔ یہ سب کہ تھا با کہ اس کے ساتھ ساتھ کئی اور چیزیں بھی

نے کتاب کے دوران میں جو اضافے کئے ہیں وہ اس مسموم کتاب کی تصویر میں درج کئے

گئے ہیں ۔

سی محمد عبد اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَیَسْتَعِیْنِ

اے نام تو مطلع کلام ہمہ کس وز نظم کلام تو نظام ہمہ کس
 بر صفہ ہستی قسم تقدیرت تحریر کند نشان و نام ہمہ کس

حمد بجد و ثناء بے عد مالک الملک بادشاہے را کہ در دیوان توئی الملک من ثناء
 از روی فضل و کمال ہر گراخواست بلباس دلیہ، انا جعلناک خلیفۃ فی الارض بیاراست
 و در دار الملک فاحکم بین الناس بالحق تاج موفور الالبہتج عزتش را بز لور السلطان
 العادل ظل اللہ فی الارضین^{۱۲} مزین ساخت، و از سر سروری بشرت سلطنت گستری چتر
 عظمت و لواہر ابہتج بقلم عنایت انی جاعل فی الارض خلیفہ در جہان بچہانداری افزاحت

۵

اے ملک تو ملک دل ارباب یقین در ملک تو شاہان جہان خاک نشین
 بر خاک اگر نسیم لطف تو وزو خیر و زبے سلطنت روی زمین

وقایہ می کہ بصدوق و تنزع الملک ممن ثناء خلعت خلافت را از دوش بادشاہان
 بی داد و ہوش باثر سوز سینہ بے کینہ مطلوبان باہوش و خروش بر کشید، و روز نامچہ
 نشان دولت ایشان را در دفتر (ق ۱۲) خانہ و تذل من ثناء بامضار سانید ۵
 چہ گویم بحمد چنین بادشاہ کہ دانش بہ کنہش نبردست راہ

(ق ۱۲)

۱۵ "الس" (کذا) ، ۱۶ "ارصین" (کذا) ،

۱۷ "موش" (کذا) ،

فازندہ چرخ فیروزہ رنگ ہماندہ لعل رخشاں ز سنگ
بقدرت فرزندہ نور و ناز رسانندہ روزی مور و مار

و فرود نامحدود و سلوات نامعدود بریں صاحب علو و عزت و مقام رفعت مکان فکان
قاب قوسین او ادنیٰ کہ غرض از بود و مقصود از نمود عالم و آدم جلوہ وجود با بود بشہور نور
بے تمہور او بود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اسے بادشاہ تخت رسالت بکمال تعریف کمال تو گنجیدہ خیال
وصف توجہ حد کس کہ او صاف ترا فرمودہ خداوند تبارک و تعالیٰ

و بر اولاد عالی نژاد و متابعان و احفاد اجدادش، خصوصاً آل صاحب اسرار نقایس مجالس
قدس مصطفوی، و مخزن راز مجالس نقایس انس نبوی، شاہ دلدل سوار و سلطان طغری
لافتی الاعلیٰ، لاسیف الآذواق الفقار، سیوات اللہ و سلامہ علیہم،

اما بعد اسمع شریف خواصان گہر سنج دریا، معانی و عرفان سر بازار سخن دانی می رساند

کہ دردی کش می فروشان مدام ستری، و تراب الاقدام جہنم نونان، لفقتر فخری، سلطان محمد

بن (ق ب ۲)، امیری، کہ قبل ازین ہر گاہ نظر درویشانہ بر صحیفہ اوراق اطباق این (ق ب ۲)
نسخہ بدیع کہ در معانیش بجوہر الفاظ ترکی مزین بود و موسوم بہ مجالس انذلیس کہ اندکی

از خزائن معانی و قدری از جوہر معادن نہانی عالیجاہ معارف دستگاہ قدود اصحاب فضل
و تشریح امیر نظام الدولہ والدین علی شیری افتاد، از روی خوش عالی بر خاطر می گشت، و
بر زبانم می گذشت کہ

این پیکر انگینتہ کمالک و خیال واقع شدہ پاک و صاف چون آب زلال
مانند نگار بست بر این کمال سر تا قدمش لطافت و حسن و جمال

اما بسبب آنکہ بعضی اعزہ و نادیم کہ بعبارت ترکی اطلاق ندارند از لطافت امواج الفاظ

سے وجود و باوجود کذا، سہ احاد و انجوش کذا،

آن دریا بدایع و عمق معانی آن محیط سنایع بهره نداشتند، تا سرف تمام دست می داد و مناسب آن می دید که این پرده از پیش جمال آن و نفوذ که چون ترک تاتار در مرتبه ترکی پرده دارانده، بردارد، و آن صورت زیبارا که تحریر خامه بدایع نگار عالی به دست به حجاب در اثر این نفسیت و کمال در آرد، اما بواسطه پریشانی اوقات و اختلاف احوال میسر نمی گردید، تا آنکه شاه جوان سخت بُرد دریا سیادت گوهرگان ولایت و هدایت یوسف مند سلیمان گمان، رقی ۳ و همیشه بکنت خسرو نشان، شهباشاهی که ۵

(ق ۱۳)

صفت حاجبان و رشش بی گمان همه شهر یازند و سلطان و خان
شیرانجم از آسمان برینا به پاپوشش یافته بروی زمین

سلطان بهرام مملوکت، فریدون فر، ابوالمنظر شاه اسمعیل بن حمیدر خلد اللہ تعالی شانہ
و افاض علی العالمین برده و احسانه، جهت ملاحظه دین داری و اندیشه شریعت پروری
ممبری سلطنت ممالک خراسان حمیت عن الآفات و النقصان را به شامزاده بهمان و خرمی
خاطر بهمانیان گوهر بکتای صدف شاهی و جوهر گر انما به فضل نامتناهی نور حدیقه شجاعت و
ایالت نور حدیقه مرحمت و عدالت ۵

نازنین شهرزاده کز فیض فرخ مقدس آسمان نازش کنان گشت زمین پال شد
طاعت آوردی به پیش تخت زرین پایش و ایبه ایام را سرمایہ اقبال شد

معز السلطنه والدین ابوالنصر سام میرزا خلد اللہ ملکه و سلطانه عنایت نموده و عنان
اختیار آن گوهر بیکانه خزانہ شاهی بقبضه اقتدار خاقان حمیت عالی مقدار مودت شعار

۱- مرتبه یعنی جائے فرود آمدن و پایگاه در میدان
۲- کذا 'غانبا فانی' برینا داینکه امیر علی شیر بابیات فارسی فانی تخلص می کرد

۳- شاه اسمعیل صفوی مدت سلطنت او بت و پنج سال از ۹۰۵ تا ۹۳۰ مطابق ۱۳۹۹ تا ۱۵۲۳
درهاک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۴ - ص ۲۳ - ۱۱۰ - ۵۲ بن شاه اسمعیل صفوی صاحب تذکره معروف

مُرشد خان کرامت فرمودے

آن خان نامور کہ زمین و زمان او از روی قدر طعن یہ ہیقت آسمان کند

سہو و خطا بود کہ با حسان و عدل او (رق ۳ ب) دانادہیث حاتم و نوشیروان کند
کہ صحیفہ تعلیمش را بزور تعظیم شریعت گستری و کاریم رعیت پروری موشح نماید برین مضمون کہ

رباعی

ای عدل تو شرع مصطفیٰ را حامی از لطف تو خلق در نگو فرج سامی

ہم دشمن تو مباد از دوست بکام ہم دوست نہ بیند از تو دشمن کامی

و روزگار دولتش را موضح دارد، این کبینہ مستہام را تو فیق رفیق گشت کہ بہت تحفہ و مجلس

رفیع خدام لازم الاحترام دستورا عظم ذوی الاعتظام عالی را ہی ملک آرای روشن عنمیرا کسیر

تا شرافت نشان عطار و مکان

سپہر لطف و کرم آصف سلیمان جاہ محب آل نبی و ولی حبیب اللہ

امیدوار چنانم کہ تا سپہر بلند دید ز چشمہ خورشید آب روی بہ ماد

مباد رایت او کم ز لشکر اسلام بحق استہد ان لا الہ الا اللہ

سلمہ اللہ و البقاہ کہ از روی نعمت و اقبال در تربیت اہل فقہیت و کمال درختہ کو کوی دست

(تنبیہ حاشیہ ص ۸) "نخدہ سامی" ولادتش در ۹۲۳ھ مطابق ۱۵۱۴ء، در ۹۱۴ھ مطابق ۱۵۰۶ء گذشت.

از ۹۲۸ھ تا ۹۳۰ھ یعنی درین حیات پدرش بمقام ہرات قیام نمود. در ۹۱۶ھ سران بقدہ اطلالت را در قوش

شاہ طہاسپ صفوی بیرون کشید، پس بیاداش این جرم اولاً اورا مجوس کردند، آنرا اہم قتل کردہت زہرک

حبیب السیر - ج ۲ - جز ۴ - ص ۹۳ و ۱۰۴: ریاض الشعرا (خطی مکتبہ کلیہ پنجاب) قی الا ب: در پو رچ، ص ۱۴

(حاشیہ صفحہ ۹۱) لے مدار المہام سام میرزا یعنی کہ او عامل خراسان بود و لے حبیب السیر ج ۲ - ص ۱۰۴

ص ۱۰۰ [۱۰۰] لے 'عننت' (کنز)

بی شبیه و مثال، خصوصاً طبقه شعراء فصاحت شعراء، بلاغت انجام را که بمقتضای الشعراء امراء
الکلام، ایشان را عزیز و مکرم ساخت و لواء نشو و نما آنان را از کمره خاک باوج افلاک

برافراخت ۵

نظم

(ق ۴) در خشنده مہری باوج جلال
نشاط دل اہل فضل و کمال
ایس بزرگی بہ بالای اوست
و گردم ز مسند زندجای اوست
مید ترتیب فارسی این لطایف کوشیدہ مستی بہ لطایف نافع گردانید، امید کہ چون بہ مطالعہ
ارباب دانش و پیش مشرف شو بہ مضمون او اخطانا اگر کلمہ بسہو در ہم رفتہ یا نقطہ یا تکتہ
کلم و زیادہ در سلك تقریر و تحریر آید باشد، و امن کرم بران پوشانند و بہ آب باران مرحمت محو
گردانند ۵

نظم

سخن من تمام عیب آمد
نیو داز بہنرور آن آثار
سہل باشد بہ عیب من دیدن
زانکہ دارم بہ عیب خود اقرار
ہنری آن بود کہ عیب مرا
پیش مردم بہنر کند اظہار
بر جمالیف ضمیر ہر تنویہ و حواشی خاطر در یا مقاطر اکیہ تا اثر ارباب ذکا و ارباب شعرو انشا پوشیدہ
نماید کہ امیر نظام الدین علی شیر ناطمان زمان خود را از سادات عظام و علماء اسلام و مشایخ
کرام و سلاطین کامکار و امراء نامدار و وزراء عالی مقدار و سایر مردم بہ ہشت قسم گردانید
در ضمن ہشت مجلس و در ہر مجلس از شئمہ اوضاع و احوال ایشان (ق ۴ ب) بیان فرمودہ
و از ابیات و اشعار ہر یک مطلعی یا بیش تر در سلك بیان ثبت نمودہ، این فقیر اندیشہ کرد

۵ جزو این آیت قرآن مجید رہنلا لو اخذنا ان نسینا او اخطانا رہنلا ولا تحمل علینا الخ (بقہ - ۴۶ - پارہ ۳)

کہ چون مخلف ہوا یاد آئین ترکان : نہ عدو اشتہار دار و جہت آنکہ درین اوراق بہ ہر نشت
مجلس قرار دادہ اند، چہ تواند بود، بعد از تامل بسیار و تخمیل بی شمار بخاطر شکستہ چنان قرار
یافت کہ از غایت التفات و عنایت کہ آن نادر عالم برین طایفہ داشتہ "مجلسی دیگر از
برامی سخنورانی کہ درین زمان شواہد معافی را بزیر نظم مزین می سازند گذاشتہ تا از پی ایشان
درین جریدہ مذکور شوند و در میان انام اسامی ز نام ایشان بہ ماند و حال روح آن بزرگوار
اند و این شکستہ ناگوار نمودہ بدین جرات ممتاز و سرفراز می گرداند، بر آن مجلس دیگر بر ذکر
جمیل آن حضرت بہ اعزہ و محادیمی کہ درین روزگار بدین فن اشتغال می نمایند، ملحق می سازد،
و دین امر شروع می کند و من اللہ الاجابۃ و التوفیق و بیدہ اذمۃ التحقیق،

۱۵ لفظ " تقوز " برہمین دلالت می کند - چنانچہ کلید ن بگیم و ہمایوں نامہ می گوید " آنچه
بزرگ با بام بپیشکش کردہ بودند یک تقوز اسپ پتہ چاق مع زین و لحام مرصع و زر دوزی و طلا
آلات و نقرہ آلات، و دو تقوز دیگر اسپان بارگیر مع زین و لحام منحل و زربفت و سفلات پرنگام
و فلان ترک و جشی و ہندی - ہمگی سہ تقوز و سہ زنجیر فیل "

۱۶ کداشتہ (کذا)

مجلس اول

ذکر لطایف محادیمی کرده است که در آخر زمان ایشان بود
اما به ملازمت ایشان مشرف نه شده

از ان جمله سالک مسالک اطوار و کاشف اسرار افضل المتکلمین و قدوة

رق ۵۱۱ السالکین (ق ۵ ۱) یعنی امیر قاسم انوار قدس سره

چنین نوشته است که هر چند رتبت لازم آن حضرت از پایه شاعری عالی ترست
اما چون در اداء معارف و حقایق لباس نظم دل پذیر ترست، التفات فرموده اند و این
مختصر را جهت تبیین به اسم شریف آن بزرگوار ابتدا کرده، آورده است که امیر قاسم از
آذربایجان است و مولدش سرب که قریه ایست از نواحی تبریز و در جوانی مرید شیخ

۱۵ اسمش معین الدین علی بود، در او اهل کتاب 'انیس العارفين' خولیتن را 'علی بن نصیر برون
بن ابوالقاسم الحسینی التبریزی المشهور بالقاسمی' می گوید، وفاتش در ۸۳۴ هـ مطابق ۱۴۳۳ م واقع
شد. صاحب تذکره دولت شاه، رحلت او را در ۸۳۵ هـ بیان می کند. برای تفصیل احوال مرگ به حبیب
السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۳۵: تذکره دولت شاه (طبع او وارد برون)، ص ۳۴ تا ۳۵۲: نفحات الانس
(خطی کلیه پنجاب)، ق ۴۴۸: ریو - ج ۲ - ص ۶۳۵: تاریخ ادبیات ایران (برون)، ج ۳ - ص ۴۴۳
و غیره: مرآة الخیال شیرخان: رشحات الاولیا (خطی کلیه پنجاب): هفت اقلیم (خطی کلیه پنجاب)

۱۵ دولت شاه سمرقندی در تذکره خولیتن این مقام را 'سرخاب تبریز' می گوید و این درست نیست، مولد
قاسم انوار 'سرب' است که در نزله القلوب ذکرش بتفصیل آمده و آن را سرب او و سرب او و سرب او نیز می

صدرالدین اردوبیلی قدس سرہ العزیز شدہ طریق آداب صوفیہ را تکمیل کرده و ازان جا باشارت شیخ جانب خراسان آمد و در اندک فرصت خلق بسیار بہ ملازمت آن جناب متوجہ شدند چنانچہ باوشاہ زمان شاہرخ سلطان از ہجوم عام دغدغہ تمام بخود راہ داد و ایشان را بطرف بلخ و سمرقند بہ سبیل سیر فرستاد و گویند پیام سفر کسی کہ بہ سمرقند آورد امیر علیکہ بود و حضرت میردقی در آنجا بودند و باز عزیمت دارالسلطنۃ ہرات نمودند باز ہمہ امیر زادگان چغتائی بلکہ ہمہ آزادگان زرم آزمای از پیشتر بیش تر کمر بندگی بر میان جان بستند چون روش ایشان پاک و نفس ہای ایشان آتشناک بود، مردم بخواندن و نوشتن ابیات و اشعار ایشان میل تمام کردند و این باعث ترتیب و ادن دیوان شد (ق ۵ ب ۱) و انیس العارفین نام مثنوی فرمودند و ترجیح بند ہم گفتند و ترجیح این است :-

ترجیح بند

توئی اصل ہمہ پنهان و پیدا بافعال و صفات و ذات و اسما
و برای تبرک این دو مطلع آن حضرت را نوشتہ
عشق تو کہ سراینہ ملک دو جہان است المنت للہ کہ مراد دل جان است
مطلع دوم این است کہ ہ

- ۱۵ ہاشمیہ (۱۵) گویند از شیرین تاسر و بیست نہ نام است در ...
۱۶ ہاشمیہ (۱۶) صاحب ہفت اقلیم آن ...
۱۷ ہاشمیہ (۱۷) وفات در ...
۱۸ ہاشمیہ (۱۸) وفات یافت [صیب الیر - ج ۲ - ص ۳۶ - ص ۳۷]
۱۹ ہاشمیہ (۱۹) انیس العارفین یا رسالہ امانہ نیز حضرت تیسرے صوب است (ج ۲ - ص ۳۶)

مطلع

زندیم و عاشقیم و نظر باز و جامہ پاک با دولت غم تو ز فکر جهان چه پاک
 و محلی کہ از خراسان عزیمت عراق نموده اند در راه بقصبة ولایت خرچہ و جامہ عیلت فرمودند
 و مرقد مبارک ایشان آنجا است، [حضرت میر و مطلع بی نظیر از ان بزرگوار نوشته اند]
 اما بعضی از درویشان را این دو مطلع خوشتر می آید
 از سد گذشت قصه درویشان ما ترسم کہ ناله فاش کند از جان ما

نه از خطاست کہ برابر و تو چین باشد تو نازیبی و ناز تو نازین باشد
 بیت دوم خود بغایت نازک واقع شده
 بنقشہ گر بلطافت شہ ریاحین است بہ پیش سنبل زلف تو خوشہ چین باشد

امیر مخدوم

امیر قاسم را بہ ثابہ فرزند و محبوب بود، پدرش از مکہ معظمہ بزیارت حضرت امام
 علی بن موسی الرضا علیہ التعمیۃ و الثنا بشہد مقدسہ رضویہ آمد و در مراجعت بہ نیشابور رسید
 و آنجا کہ خدا شد (ق ۹ و ۱۰) متوطن گردید و خدای تعالیٰ او را سہ پسر عنایت فرمود از
 ہمہ خرد تر میر مخدوم بود کہ نام اصلش سید محمد بود، بہمت تحصیل پدار السلطنت ہرات آمد
 و در محلی کہ غلام طاہری را تکمیل کرد ظہور شہرت امیر قاسم بود و مخدومت آن حضرت رفتہ

سہ بفتح اول و سکون ثانی و جیم گسورہ - قرینہ الیست نزد بو شیخ ہرات [ساک یا قوت]

سہ اضافہ از "فخری" ماہین قوسین

مقید شد و آن حضرت بہ تربیت و تکمیل او مشغولی نموده بریاضتہاء عظیمہ رجوع فرمود و پیر امیر محمد میر
پاک طہنت و صاحب دولت بود آن خدمت اہل جانان شایستہ و دلپسند کرد کہ حضرت میر

بمضمون من خدمت خدیم اورا میر محمد نام کرد، این مطلع از دست نظر
مطرب بزن ترانہ و ساقی پیار جام خوش حلال باد کہ گفتت می حرام
مزارش در نیشاپور بقریہ مہر آباد است

حافظ سعد

از مریدان امیر قاسم بود، چون شوخ طبع و لا ابا لی بود، جوانان کوند و او باش شہر ہرات
بدو مصاحبت می کردند، بدین سبب از و اطوار ناشایست و کردار نابالیت بظہور می آمد
و چون حالش بحضرت میر معلوم شد اورا از دست ملازمت محروم ساختند و فرمود تا حجرہ کہ در
خانقاہ داشت ویران کردہ خاکش را بیرون انداختند و در آن محل حافظ مناسب حال
غزلی گفت و مطلعش این است

مرد در عالم زندگی بر سوائی علم گزینی (ق ۶) بس، دلم بردی و جانم را ندیم صد تہتم (ق ۶ ب)
گردی بعد ازان بہ دولت ملازمت نرسید و دران حرمان از عالم رفت و این معما با سہم احمد
میرک از دست

سرمی ندارم مدار و میسار بمان احمد را بر سر کوی بار
این مطلع نیز از حافظ است

نشان بر تخت ہستی نمود از سالم و آدم
کہ جان در کتب عشق از تنای قومی نمود

۱۵ مہر آباد قریہ الیت در 'نشا پور' نزد طہش (سہاک خراسان و کیتان کرمان) میرت - ۱۳۹۲ شہ - ۱۳۹۲ شہ - ۱۳۹۲ شہ - ۱۳۹۲ شہ - ۱۳۹۲ شہ
۱۵ اصل: مسم، تصحیح قیاسی است،

غزل ساخته، این بیت ہم از ان غزلت سے
 کہ دارد این چنین عیشی کہ در عشق تو من دارم
 شراجم خون، کباجم دل، ندیمم درد و نقلم غم
 مقطع این است کہ مقطع

مرا گویند سعد از عشق او حاصل چہا داری
 ملامتہا، گوناگون، جراحتہا، بی مہم

خواجہ ابوالوفا خوارزمی

از اولیاء کبار است و مہوم خوارزم خواجہ را از غایت صفات ملکی بہ فرشتہ
 تشبیہ کردہ "پیر فرشتہ" می گفتہ اند و علوم ظاہر و باطن خواجہ درجہ کمال داشتہ و در تصوف
 مصنفات خوب دارد و مشہور است کہ علوم عربیہ ہم می دانست اما از و ظاہر نمی شد بلکہ از
 غایت استغراق پروا نمی کرد و در علم ادوارہ موسیقی نیز مہارت داشت و از رسالہ کہ در آن باب
 نوشتہ معلوم است، اگر اوصاف خواجہ را علیحدہ نویسند معلوم نیست کہ در یک بیت گنجد
 اینجا یک رباعی کردہ شد

سہ سہک حبیب السیر - ج ۳ - ص ۱۴۴ و از تاریخ طبع شریفش در علم تہجد چند رسالہ مشہور است و بعضی از
 رباعیات بلاغت آیتش بر السنہ و افادہ مذکور است بہت اقلیم خطی کلیہ پنجاب، مجانس العشاق بحوالہ
 رد - ج ۱ - ص ۳۵۲ : ایضاً ج ۱ - ص ۱۴۴ و ج ۲ - ص ۵۰۶ : نفحات الانس و خطی کلیہ پنجاب
 وفاتش در ۵۸۳۵ واقع شد

۵۱ دکن، ظاہر کاتب را سہوشدہ اینجا علوم غریبہ یعنی علوم تیر غبات، خواندن انس است
 ۵۲ علم ادوارہ یکے از فروع علم ہیئت است سہک - کشف القلوب و طبع اردو ج ۱ - ص ۳۶ :

دُعَا

دعای بدکردم و اعتذار بدتر ز گناه زانرو که در دهر هست سه دعوی تباہ
دعوی وجود و دعوی قوت و حول لا حول و لا قوت الا باللہ

مولانا حسن خوارزمی

در علوم ظاہر شاگرد خواجه ابوالوفاست قدس سرہ و در علم باطن مرید بود و مولانا
مشار الیہ از مشاہیر زمان خود بود، مقصد اقصیٰ تصنیف اوست و بہ مثنوی مولانا جلال الدین
رومی قدس سرہ و قصیدہ بردہ، بزبان ترکی خوارزم شری نوشتہ و ذکر مصنفات ہم دارو
اما اخلاق صفاتش منافی علم باطن او بود و مولانا را در زمان مشاہیر خوارزمی بہت یک بیت
تکفیر کردہ بشہرہرات آوردند و چون مولانا مرد و انشمنند بود چیزی ثابت نتوانستند کرد باز
بدریار خوردت، مطلع آن غزل اینست مطلع

۱۵ نامش کمال الدین حسین ہم آمدہ - و در دیباچہ المقصد الاقصیٰ فی ترجمہ المستقصیٰ او خوشین ہاشم بن حسن
الخوارزمی الکبریٰ می گوید - ایضاً بہت اقلیم و کشف الظنون - رک حبیب السیر - ج ۳ - بر ۲ - ص ۱۴۲ :

دیو - ج ۱ - ص ۱۴۲ - کشف الظنون - ج ۵ - ص ۳۷۵ و ج ۶ - ص ۹۰، مرشد ظاہر اخرف شدہ

۱۶ المقصد الاقصیٰ فی ترجمہ المستقصیٰ - اصل کتاب در عربی - ت و در تاریخ نبی کریم علیہ السلام

و السلام و پنج خلفا - اول بحث می کند - نام معتقد عبدالسلام محمد بن الحسن علی ابی - ت - صاحب حبیب السیر

می گوید " بعضی از حکایات آن خالی از خلاقیت است " در کتاب شاہ موزہ بریطانیہ یک نسخہ فعلی محفوظ است، و

برای شرح حالاتش ہنگ ریو - ج ۱ - ص ۱۱۰ : کشف الظنون

۱۷ مسمی بہ کنوز الحقایق فی رد ذمہ قالیتم و کشف الظنون، در زبان اردو است

ای در همه عالم پنهان تو و سپید آتو ہم در و دل عاشق ہم اسل مداوا تو
مولانا را در فرات حین صوفی اوزبک شہید کرد و قبرا و در پایان پائی خواجہ ابوالوفاسست

شیخ آذری

در اسفراین ظهور کرد و شعرش شهرت گرفت و در سن کهنیت مبعثش جانب سلوک اقتاد

سه در تاریخ وفات مولانا اختلاف بسیار است - صاحب حبیب السیر می گوید "شهادت مولانا حسین در
خوارزم بر خرم تیغ طائفه از سپاه اوزبک که بر آن ولایت استیلدا یافته بودند - فی شہور سده ... و ششمین
دشمنایہ بوقوع انجامید" علامہ محمد تقی شومسری در فاشیہ کتاب مذکور می گوید "مخفی ناماد که تاریخ وفات
مولانا مال الدین و سید صدر الدین و سید معین الدین رضوان اللہ علیہم را مولف این کتاب مستطاب ارقام
نموده اند زیرا کہ نسخه کہ منسوب بخط خود مصنف مرحوم بوده با نسخ دیگر ہمین شیخ کہ طبع شده بنظر رسیده ظاهر آرد
چین تالیف من باب تحقیق قلم صداقت رقم از تحریر آن باز واکمشته حاجی خلیفہ و کشف الظنون در و دجا
ذکر مولانا حسین آورده لکن اوقات مختلفہ برای وفات مولانا معین کرده بر صفحہ ۲۷۵ - ج ۵ - ۸۳۰
بر صغہ ۹۰ - ج ۶ - ۸۲۵" الا قیاس غالب اینست کہ مولانا در فرات اوزبکان در ۸۳۳ از دست
اوزبک شہید شد ساک ریو - ج ۱ - ص ۱۲۲" ۱۲ نامش حمزہ بن علی ملک الطوسی ثم البیتقی دولتشاہ
بر بان الدین (خلاصۃ الاشعار تقی کاشی) شیخ جلال الدین (خزینہ گنج الہی) از جملہ سرہ اران بہیق بود
نسب او بمعین صاحب الدعوة احمد بن محمد الزمعی الباشمی المروزی می رسد و پدر شیخ خواجہ علی ملک و در عهد
سر بزاران در اسفراین صاحب اختیار بود دولت شاہ و در مرو متولد شد و در اسفراین تربیت یافت ریو
در "آذر" متولد شد - بنا بران آذری تخلص می کرد "اما آثار آذری بہشت اند وجود او نمایان است" و خزاند
عامرہ بصحبت شریف شیخ الشیوخ - شیخ محی الدین الطوسی القزالی مشرف شد "بعد از ان بسید نعمت اللہ قدس
سرہ رجوع نمود - دو مرتبہ پیادہ پاسفرج کرد - شیخ بہنگام جوانی بشعر و شاعری مشغول شد و ہمارہ مدح سلاطین
وامراء گفتی - چنانچہ شاہرخ سلطان او را وعدہ حکم ملک الشعرائی فرمود - در اثناء آن حال نسیم فقر
و عالم تحقیق بر ریاض خاطر عطر او وزید دولت شاہ

بیچ مبارک رفتہ برس سیر طرف ہندوستان متوجہ شد و بخدمت بسیار اکابر و شایخ

۱۷۰۰ء شیخ آذری ماہین ۱۷۰۰ء و ۱۷۰۱ء در ہندوستان بود۔ فرشتہ ذکرش در کوائف ۱۷۰۳ء میکند چینی کہ سلطان احمد شاہ بہمنی باہوشنگ شاہ مصروف جنگ بود سلطان احمد شاہ شیخ آذری عقیدتہا داشت حب حکم سلطان در گفتن بہمن نامہ شروع کردہ چون بدستان آن شہر یار رسید کتاب را بنظر بادشاہ در آورده طلب رخصت ولایت نمود بادشاہ گفت مرا از قوت سید محمد گیسو دراز کلفتی عظیمی روی نموده و وصال تو را فریغ مواد غم و الم است، پست کہ بفرق تو نیز مبتلا گروم، شیخ چون این قسم التفات از سلطان دید، بدون در ہندوستان را بخود قرار دادہ فرزندان را از ولایت طلب نمود، اتفاقاً در آن ایام قصر دارالابارہ بہ تمام رسید و شیخ این دعوت گفت

بیت ۱: تبتا قصر مشید کہ ز فرط عظمت
آسمان سدہ از پایہ این درگاہ است

بیت ۲: آسمان ہم نتوان گفت کہ ترک اوست
قصر سلطان جہان احمد بہمن شاہ است

روزی چشم شاہ بران افتادہ از شہزادہ علاؤالدین پرسید کہ این شعر کبیت گفت از نتایج طبع شیخ آذریست، شاہ را خوش آمد، شہزادہ فرصت یافت و بعرض رسانید کہ شیخ بمقتضای حب الوطن من الایمان - ارادہ ولایت دارد وہی گوید کہ حضرت اگر رخصت فرمایند نمہ ثواب حج اکبر کہ کردہ ام پیشکش می نمایم و شاہ ازین معنی بیش از پیش شگفتہ گردید و در ساعت باحضار شیخ فرمان داد و بخزاینی حکم کرد کہ چہن ہر تنگہ سفید کہ ہر تنگہ یک تولہ نقرہ باشد بہت شیخ حاضر سازد و چون چشم شیخ بران زرافتاد گفت کہ ایس عذر کم الامطایکم، شاہ بخندید و گفت بست ہزار تنگہ نیز بہت خرچ راہ، وجہ گرایہ حاضر گردانند و چون اوقات ہر سیدہ بود، در ہمان مجلس خلعت خاصہ و بیج غلام ہندی عنایت فرمودہ رخصت معاوضہ ولایت ازانی داشت (فرشتہ ہمان منسلف می گوید) بخدمت سلطان آمد شاہ رسید . . . ملازمت اختیار کردہ بخدا ب ملک الشعرائی رسید و چون بعد از مدتی حب وطن اورا در جوش و خروش آمد و چہنما کہ گذشت، پس از سعی بسیار از امام شہزادہ علاؤالدین مرزبان بخراسان نزد بدان وقت این بیت گفت

بیت ۳: من ترک ہند و نیغہ و بیپال آفتام
با و بروت جو نہ بیکو نمی فرم +

دق، ب) مشرف گردید و ہم ملوک آن ممالک مرید و معتقد او گشتند و گویند پادشاہ جونہ کہ
والی کلبرگ بود، یک لک زر تکلف کرد، اما برسم خود جہت تکلیف سر بر زمین نہاد و ہم فرمود
شیخ بآن وجہ سر فرو نیاورد و این بیت گفت سہ

من ترک ہند و جیفہ جیپال گفتم ام باد پروت جونہ بیک جو نمی خرم
از ہندوستان برگشت و در اسفر این گویش اختیار کردہ بطاعت مشغول شد

۱۰۰ نامبر این روایت درست نیست زیرا کہ کسی از شاعرین کلبرگ کہ چنان نام نہ داشت، و اینکه در مجالس النقاش
و ہفت اقلیم این داستان بہ محمد شاہ جونامسوب است، ہم غلط است۔ صحیح اینست کہ شیخ دزمان احمد شاہ
بہمنی وارد ہند شد و مورد الطاف و عنایت گشت۔ و قیاس اینست کہ این داستان محض برای مخرج
این بیت (من ترک ہند و جیفہ جیپال گفتم ام) وضع کردہ اند حالانکہ نام جیپال کہ اکثر جہ ہای
ہندوستان بدان موسوم بودند و جونام کہ لقب سلطان محمد تغلق و بعضی دیگر امرا و سلاطین بود، محض استعارہ
آمدہ و آن را بر "تلمیح" محمول کردن درست نیست۔ این بیت در تصبیہ بر قناعت و تجرید ایراد کردہ شدہ و
شاعر در آن ضمن ذکر ہندوستان ہم می کند۔ تمام ابیات تصبیہ در ہفت اقلیم مندرج است
۱۰۱ جیفہ و جیپال (کذا)۔ صحیح سہ

من ترک ہند و جیفہ جیپال گفتم ام

باد پروت جونہ بیک جو نمی خرم

منح این تصبیہ اینست سہ

منت خدایرا کہ نہ شمع بہیمرم فرمان بر قضای خداوند اکبرم

باد پروت = کنایہ از سخت و غرور مخصوص مردان (بہار عجم)

۱۰۲ ہندو (کذا)

۱۰۳ مدت سی سال در گوشہ عزلت بسر نمود (دیو)

و بعضی کتب مثل عجایب الدنیا و جواهر الاسرار از شیخ است و دیگر مصنفات نیز دارو و دیوانش مشہور است و این مطلع از دست سے
 باز شب شد چشم من میدان گریہ آب زویہ سیل اشک آمد شلیخون بر سپاہ خواب زو
 قریش در اسفر این است و خواجہ اوحہ مستوفی کہ فضایلش از شرح مستغنی ست تا یس
 ۱۵ مصنفات شیخ بے شمار است۔ آنچه معروف تر است اینست :-

(۱) سعی الصفا - در حرم نوشت مشتمل بر کیفیت مناسک حج و تاریخ کعبہ

(۲) مفتاح الاسرار یا جواهر الاسرار کہ مجموعہ ایست از نوادر و امثال و شرح آیات مشککہ و غیر ذلک در موزہ بریطانیہ

یک نسخہ خطی محفوظ است۔ ریومی گوید کہ این کتاب مشتمل بر اسرار حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و اقوال اکابر اولیائے

(۳) طغرای ہمایون ۱۵۷ عجایب الغرایب (دولت شاہ) یا عجایب الدنیا (حبیب السیر) یک نسخہ خطی

غرایب الدنیا - و دیوان شیخ در کتابخانہ سینٹ پیٹرز برگ (نہرست ص ۳۹۹) و کپن ہاگن (نہرست

ص ۴۰) محفوظ است

(۵) بہمن نامہ - فرشتہ می گوید " بہمن نامہ کئی داستان سلطان ہمایون شاہ بہمنی از شیخ آذری ست

و بعدہ ملا نظیری و ملا سامعی و دیگر شعرا القراض دولت بہمنیہ ہر کدام کہ توفیق یافتہ اند۔ داستان و حکایت

شایان دیگر رالاحق نودہ و در ساک نظم کشیدہ از محققات بہمن نامہ شیخ آذری گردانیدہ اند"

(۶) صاحب خزائن عامرہ می گوید " ثنوی مرآت شیخ آذری بنظر رسیدہ ' این ثنوی مشتمل است بر چہار کتاب

و ہر یک را نام غلطہ است (۱) طمانتہ الکبری (۲) عجایب الدنیا (۳) عجایب الاعلی (۴) سعی الصفا

و خلاصہ مجموع تصدیت و حکم و مواظبت است " اما تصدیق این قول از جانب دیگر نشدہ و اندک

(۷) دیوان (سپرنگر - قہرست کتاب خانہ اووہو ص ۳۱۵)

۱۵ خواجہ فخر الدین اوحہ مستوفی در ساک دولت شاہ - ص ۴۴۲، مطلعہ وفات کہ خواجہ اوحہ مستوفی نوشتہ سے

در دنیا آذری شیخ زمانہ کہ مصباح حیاتش کہ مستغنی شو

چرخ دل بمفتاح حیاتش انواع حقایق داشت پر تو

چو او مانند خمر بود در شعر اللان تاریخ مرآت داشت خند و

وفات شیخ را خسرو" یافتند و این فقیر تاریخ وفات مولانا طوطی ترشیزی را "خروس"
یافت، غرض کہ در یک سال وفات کردند؛

مولانا کاتبی

از بی نظیران زمان بود بہر نوع شعر کہ میل کرد اورا معانی غریبہ روی نمود
بتخصیص در قصاید، بلکہ اختراعات کردہ و بیشتر خوب واقع شدہ و مثنویات نیز دارد
مثل تجنیسات و ذوالبحرین و ذوالقائمتین و حسن و عشق و ناصر و منصور و بہرام و گل

۱۰ قطعہ تاریخ وفات طوطی ترشیزی کہ میر علی شیر نوشته

۱۱، فصیح زمان طوطی آن شاعری ۱۲) چو طوطی برفت این عجب طرفہ بود

کہ بودش ز بکر معانی خروس کہ تاریخ شد فوت اورا خروس

۸۶۶

۱۳ برای شرح حالات آدمی آگاک تذکرہ دولت شاہ - ص ۳۹۸ : حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۴۲:

ریو - ج ۱ - ص ۲۳ الف : سپرنگر - ص ۱۹، ۴۰، ۳۱۵ = خزائن عامہ ص ۲۱ : فرشتہ - ج ۱ - ص

۶۲۴ ذلیح بیبی، ہفت اقلیم (خطی کلیہ پنجاب) : ریاض الشعراء : مجالس المؤمنین : طبقات اکبری وغیرہ

۱۴ نامش محمد بن عبد اللہ - مولدش قریہ راوشس و طرق من اعمال ترشیز در نشاپور از مولانا سیمی (ہماک

دولت شاہ - ص ۲۱۲ - ۲۱۴) تعلیم خط گرفت و بدان وجہ کاتبی تخلص کرد در علم تصوف از خواجہ صمان الدین

اصفہانی (مثنوی سمرہ) کسب فیض کرد - بعد از نشاپور بہ ہرات و استرآباد و گیلان و شیروان و آذربائجان

و اصفہان و عراق و طبرستان رفت

۱۵ علاوہ بر مصنفاتی کہ ذکر کردہ شد یک مثنوی "محب و محبوب" ہم باو منسوب است (حبیب السیر -

ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۴۹) - دیوانش مشتمل بر سی ہزار ابیات است (تاریخ ادبیات ایران - ج ۳ -

۱۴۸۹)

اندام، اما قصاید و (ق ۸) غزلیاتش خوبتر و مشہورتر افتادہ و در آخر عمرش جواب نمسہ (ق ۱۸) بنیاد کردہ دعویٰ با ظاہر ساختہ ظاہر ازین سبب اتمام نیافتہ این فقیر را چنان بخاطر می رسد کہ مولانا کاتبی را چندان سلیقہ شعر بودہ کہ اگر مثل سلطان صاحب قرآن بادشاہی سخندان مرتبی آدمی بود و عمرش اندک و فانی نمود دل بسیار مردم را از شعر گفتن سرد می ساخت اما از ضعف طالع بدین دولت کہ گفتہ شد مشرف نگروید بہر تقدیر انصاف آنت کہ از عہد او تا امروز [در] ہمہ اسلوب شعر کسی با او غالب محض نیست، ابیات او بسیار است اما در غزلیات او این مطلع بغایت نیک افتادہ ے

ز چہنم و دل بدن خاکیم در آتش و آبت بچشم بین و بدل رحم کن کہ حال خرابت
و در قصاید او این مطلع خوب واقع شدہ ے

ای راست رو قصابہ کمان تو چون خنک بر ترکش تو چرخ مرصع دم پلنگ
و این بیت در آن قصیدہ از تعریف مستغنی است ے

مرغابیان جوہر دریای تیغ تو ہر یک بروز معرکہ صیاد صدر نہنگ
مولانا در استر اباد بمرض طاعون در گذشت^۳ و در محل رفتن این قطعہ گفت ے
ز آتش تہر و با گردید ناگاہان خراب استر ابادی کہ خاکش بود خوشبو تر ز مشک
اندان از پیرد بر ناہیکس باقی ماند آتش اندر بیشہ چون افتد نہ تر ماند نہ خشک

۱۔ ورنہ ذکرہ دولت شاہ مذکور است کہ در ہنگام فراغت و انزوا بجواب خمرہ شیخ نظامی "تذکرہ" بودہ چنانچہ مشہورست کہ اکہ کتاب مخزن الاسرار را جواب گفتہ بروچی کہ پسندیدہ ابا برست" (ص ۳۸۹)
۲۔ غالباً اشارہ بہ دولت سلطان البوسید و ابو الغازی حسین است (تاریخ ادبیات ایران -

ج ۲ - ص ۴۸۴)

۳۔ گذشت (گذرا)

رق ۸ ب، مزارش در استرآباد در گورستان مذکور است،

مولانا شرف خیابانی

مرد درویش نامراد بود، همیشه بر سرتاج زر نهداده و قریح می پیچید و بزم
نیز آموزش کمتر بود و بیشتر اوقات به تنبلی و مشغولی می نمود، واقعاً نسبت بحال
خود بد ننوشته، در خمه و فضیلت غفویک بیت نیک واقع شده
بنزد کسی بگو بدانش مراد است ز مجرم گشتی جرم نختی به است

و این مطلع هم ازوست
خواهم که چوب تیر شوم تا تو گاه گاه
بر حال من بگوشه چشمتی کنی گناه

و در جواب این بیت که شیخ فرموده

حاصل دریا نه همه در بود
یک هنر از آدمی پر بود

هم نیک گفته

بی هنری مایه صد غم بود
صد هنر از آدمی کم بود

خواجہ عصمت اللہ

از بزرگان ماوراءالنہر است و علم ظاہر را تکمیل کرده، از غایت شوخ طبعی خود

۱۰۰۰ در بیرون مزار متبرک امام زاده معصوم که موسوم به بنہ گوران است (دولت شاہ) [نسخہ ترکی ۴ :
ومزاری استرآباد داندہ کوران دکان کورستان اور، نسخہ ۲ = ومزاری استرآباد وادانہ کوران ویکان کورستان
داور ایڈیٹر] ۱۰۰۰ خیاباے (که کنا) [در ہر دو نسخہ لے ترکی لفظ خیابانی را ندارد] ایڈیٹر ۱۰۰۰ بخاری، پور

را بشعر منسوب ساخت و دیوانش شہرت گرفت و بنام خلیل سلطان قصاید خوب دارد
و این مطلع ازوست ۵

دل کبابیت کز و شور بر انگیزتہ اند وز نمکدان خلیشش نمکی ریختہ اند
و در تعریف دیوان اشعار خلیل سلطان رنگین قصیدہ دارد و مطلعش این است ۵
آن بحر پر گہر کہ جہانیت در برش عواص عقل کل نبرد پی بگوهرش
قبرش در بخارا در حجرہ اوست ۵

دق ۱۹، مولانا خیالی

دق ۱۹،

از بخارا است و شاگرد خواجہ عصمت اللہ است، بسیار خوش خلق و خوش طور بود
و این مطلع ازوست ۵
ای تیر غمت را دل عشاق نشاندہ غلغلی بتو مشغول و تو غایب زمیانہ
بیت دوم نیز خوب واقع شدہ ۵

دقیقہ حاشیہ ص ۲۴) او خواجہ مسعود از اکابر بخارا است [ترک تذکرہ دولت شاہ - ص ۳۵۷]
(حاشیہ ص ۲۵) ۵ پسر میران شاہ بن امیر تیمور گورکان - بعد از وفات امیر تیمور تخت سمرقند جلوس کرد
و سبب استیلائی عشق شاد ملک بر او امرای دربار از ولایت گشتند و او را بزنجیر طلا محبوس ساختند و با او توجہ نامہ
سلطان عم خود از قید خلاص یافت و بہ ایالت ولایات ری و قم و ہمدان و دیوانہ عدد و بغداد سر فریزی یافت ۵
وفات یافت [ترک تذکرہ دولت شاہ - ص ۳۷۱] ۵ صاحب دیوان است (سپزنگر ص ۲۶۵) وفاتش
نزد ۵ واقع شد [ترک تذکرہ دولت شاہ - ص ۲۲۰ - حبیب السیر - جز ۳ - ص ۱۶۱: خلاصۃ الاشعار
نقی کاشفی بحوالہ سپزنگر ص ۱۹ و ہفت اقلیم (خطی) در ضمن بخارا: تاریخ ابویات ایران - ج ۳ - ص ۳۵۰ وغیرہ]

گر معتقد و یریم و گے ساکن مسجد یعنی کہ ترا می طلبم خانہ بحسانہ
ہمانا قبرش در بخارا است

مولانا بساطی

از سمرقندست و طبع شوخی تمام داشتہ، اما بغایت عالی بودہ، این مطلع از د

ست ۵

دل شیشہ و چشمان تو بر گوشہ بر بندش مستند مبادا کہ بناگہ شکنش
قبرش در سمرقندست

مولانا یحیی سبیک

از فضلای ملک خراسانست و در بسیاری از علوم و فنون ماہر بود و در فن عروض
و صنایع مردم اورا مسلم می داشتند و ہر کس خواهد کہ قوت طبع اورا معلوم کند، شبستان خیال

۱۵ از شاگردان خواجہ عسمت بخاری است۔ وفاتش در ۸۰۵ھ (طبقات شاہجہانی بحوالہ ریو) یاد شدہ
در آۃ جہان نامہ بحوالہ ریو واقع شد [ریو - ج ۲ - ص ۳۵، وغیرہ] ۱۵ در موزہ بریطانیہ یک نسخہ خطی محفوظ
است کہ بہ شبستان نکات، موسوم است [بیزور لیب زگ چاپ شدہ] علاوہ ازین چند تصانیف دیگر ہم دارد
چنانچہ دولت شاہ در تذکرہ می نویسد "چندہ نامہ بنظم آوردہ و کتاب اسراری و خماری تالیف نمودہ، حالاکم یافت
می شود و سخنان اکابر و استادیان را بتضمین در آن نسخہ می آورد"۔ صاحب حبیب السیر یک رسالہ "تفسیر خواب"
در رسالہ "حسن و دل" لہا و منسوب می کند و دیوان ہم دارد [مہرگ تذکرہ دولت شاہ - ص ۶۱، حبیب السیر جزء ۲ ج ۳ - ص ۱۴۸]

نام کتاب اورا مطالعہ کنند و تفاحی تخلص می کنند و آخر قحاجی تخلص کرد و خماری و اسراری
تیز تخلص کرد و (بہ) تخلص قحاجی این مطلع از دست مطلع

ای بدور لالہ ساغر عالی از می می کنی رفت عمر این داغ حسرت را دو اکی می کنی

و بتخلص اسراری این مغزل حافظ تتبع کرده ہے

ای فروغ ماہ حسن از روی رنختان شاداق (ب) آفتاب حسن از چاہ زرخندان شما (ق ۵ ب)

این بیت از دست کہ ہے

ارہ برگ کتب ای بنگیان زان تیز شد تا برو بیخ نہال عقل و ایمان شما

مولانا درویش قانع بووہ و جہت آنکہ گوشہ اختیار کرده بود لطایف طبع او کمتر شہرت گرفت

و در سنہ اشنی و خمین و ثمانیہ از عالم رفت ،

۸۵۲

میر اسلام

از اولاد محمد غزالی است تکمیل عاوم ظاہر کرده مرد فانی صفت و بنی تکلف بود و در

۱۷۰۰ء حسب بیان دولت شاہ اسراری و خماری نام مولفات مولانا است و این ظاہر درست نیست بلکہ این شاعر بجز

برعاشیہ مسطورست سے خواہم کہ سازم دیدہ را آئینہ ولدار خود تا ہم پچشم من کند نظر را در رخسار زبور

۱۷۰۰ء کتب بنگ (اندراج) سے گریہ اشخ کالنبی گفتند شیخ ما نیرت کالنبی کنی است

۱۷۰۰ء بروزگار شاہرہ سلطان بفضل و استعداد شہرت یافت - صاحب تذکرہ نشتر عشق می گوید در سنہ ۱۷۰۰ء

وفات یافت و این صحیح نیست [سہاک نشتر عشق رخطی] خلاصۃ الاشعار تلقی کارستانی بجا لیرنگر عن ۱۱۹

ج ۲ - ص ۴۰۰

۱۷۰۰ء سہاک حبیب السیر - جز ۳ - ص ۱۴۲

علم طب و حکمت مہارت تمام داشت و ہمیشہ بمجلس سلاطین و حکام می رسید و از غایت لطافت طبع بتنظیم اشتغال می نمود و کمال نظم او، در جواب قصیدہ انوری چون مراد خویش را بر ملک ری کر دم قیاس، گفته است، معلوم می شود، و جواب این قصیدہ را در مدح علاء دولہ میرزا تمام کرده و ہر بیت او تا نسخ آن زمان است و مطلع قصیدہ اینست

۵

شاید جلال رای ملک او نبود سپاس بلکه اجلال از جلال او کست مجد التماس
میرور زمان ہزار اسپان در بلخ می بود و در زمان سلطنت سلطان البوسعدی

۵ فرزند اکبر بایسنقر مرزا بود، پس از مرگ پدر، بر تہ دیوان اعلیٰ رسید۔ بعد از انقراض دولت شاہرخ مرزا ماہین او و الفخ بیگ مرزا نزاع واقع شد، در ۸۵۲ھ ہزیمت یافت و مجبور شد۔ در ۸۶۵ھ از جہان فانی بہ دار البقا منتقل شد [سہک حبیب السیر۔ جز ۳۔ ج ۳۔ ص ۱۵۰] [۵ نسخہ ترکی : ہریتی باشند ایغ یعنی ہریت او از سرتاپا البیڑی ۵ ہزا۔ اسپ] نام قبیلہ از بنو فندویہ کہ حاکم لرستان بودند ماہین ۵۵۰ - ۵۸۲ھ اصل این خاندان از شام است، در ۵۵۰ھ از شام آمدہ در لرستان داخل شدند۔ ابو طاہر از خدمات جلیلہ بہ سنقر سفری (۵۴۰ - ۵۵۰) امتیاز تمام حاصل کرد۔ بعد از ان پسرش "ہزار اسپ" بہ تخت حکومت متمکن گشت۔ بنابرین این قبیلہ را ہزار اسپ ہم می گویند۔ انقراض دولت نشان در ۸۲۴ھ بوقوع انجامید یعنی کہ سلطان ابراہیم بن شاہرخ مرزا، شہباز الدین بن کاؤس بن ہوشنگ را بے تاج و تخت ساخت [سہک انسائیکلو پیڈیا آف اسلام بضمین ہزار اسپ و لر بزرگ : ملکم۔ تاریخ ایران دانگیسی، ج ۱۔ ص ۳۹۲ : گزیدہ رطلج ادوارد برون، ص ۱۵۳۹] میرا سلام غزالی در اواخر ایام این دولت در بلخ می بودہ باشند،

کہ تیسرہ میران شاہ بن تیمور (۸۷۰ - ۸۷۳ - ۸۷۴) پس و نالتش ماہین این سنین واقع

شدند

مرزا عالم را وداع کرو!

سید ہاشمی

ہاشمی نسب و خوش طبع بود و در ملازمت عبداللطیف [میرزا] قیام [می نمود]
و این مطلع از دست کہ ہے

در بیابان عدم بودم بفر آن دہن
شد پدید آن خط سبز و گشت خضر راہ من

قاضی محمد امینی

مرد متدین و خوش طبع بود و در قاضی القضاۃ خراسان متمکن شد و گاہی بنظم
ہم مشغولی می کرد و اشعارش (دق ۱۰۱) در میان مردم شہر ہرات است، این مطلع
از دست کہ مطلع

۱۰۱ میرزا عبد اللطیف پسر النع بیگ میرزا - پادشاہے بود بلطف طبع و حدت ذہن موسون و بدلت فخری
نفسانی و کمالات انسانی معروف بعفت درویشان و گوشہ نشینان میل فراوان داشت و در مجلس مشایخ
علماء بدو زانوی اہب نشستہ بہت برعایت ایشان می گماشت اما سودای مزاج و نند نوی و درشت
گوی بود و گناہ اندک عقوبت بسیار می نمود النع بیگ مرزا پر خورش را قتل کرد و بعد از حکومت کشوری
ماہ ۱۲۵۴ ہجری نویم از دست بابا حسین نام شخصے مقتول شد [ہر کہ حبیب اللہ - جز ۳ - ج ۳ - ص ۳۳۰
تاریخ ادبیات ایران - ج ۳ - ص ۳۶۶] ۱۰۱ ذکرش بیانی دیگر بنظر در نیامد

گفتش گل گل بر آمد رنگ رخسارت ز من
غنچه او در تبسم شد که از گلها چه گل

قبرش در گورستان امام قضاات است :

مولانا محمد عالم

از علماء شهر سمرقند بود و ہم سبق و مصاحب الخ بیگ میرزا بود بغایت ولیرو
شوخی و خیره طبع بود و در بحث بسیار سخنان گستاخانه می گفت چنانچه (۶)
علیم الشان سلطنت تحمل نیاورد و او را حکم اخراج کرد و مولانا به شهر هرات آمد و
مقدم او را گرامی داشتند و ساکن شد، این مطلع از دست که

ما سپه روزیم و بد بختیم و خسرمن سوخته

شمع مقصودی بجز خود شبی نفروخته

مولانا در شهر هرات فوت شد

۱۵ پسر شایخ مرزا - محمد ترغای نام داشت - در ۱۰۹۶ قمری قلعه سلطانیه متولد شد - در ۱۱۱۲ قمری بایالت
ماوراء النهر سر فراز گشت - در ۱۱۲۲ قمری در بلده سمرقند مدرسه و خانقاه بنا نموده با تمام رسانید - زین مرزا الخ بیگ
هم معروف نام است - بادشاهی بود بکثرت فضیلت و هنر پروری از سایر فنون خصوصاً علم ریاضی و نجوم در
آن زمان عدیل و نظیر او کسی نبود، قرآن مجید بقرات سبعة یادداشت - در ۱۱۵۲ قمری بحکم فرزند خویش مرزا
عبداللطیف کشته شد، [کتاب حبیب السیر - ج ۳ - ص ۱۵۱]

۱۶ گستاخانه رکذا، ۱۷ ظاهراً از اینجا چیزی افتاده - عبارت مجهول است : "عظم شان سلطنت الخ"

مناسبه و تذکره شیخ شایخ، ۱۸ کتاب حبیب السیر - ج ۳ - ص ۱۵۵

مولانا قدسی

ہردی الاصل و مرد شیرین گوی بود و مرض لقوہ داشت ، چنانکہ از دہانش
 آب می رفت و ضبط نمی توانست کرد ، این بیت در آن باب گفته ہے
 باوجود لب و دہن کہ مر است شعر گویم کہ آب از و بچسکد
 این مطلع ہم ازوست ہے
 ای کہ منعم میکنی از دیدن آن گلعداد حالت ل را نمی دانی مرا معذور وار

مولانا روحی پادری

از جملہ افاضل خراسانست و طبعش خوب و سلوکش نیک بود و مناظرہ گل و
 بلبل و شمع و پروانہ ازوست و در آن نسخہ دقت بسیار نموده و اکثر خوش طبعان کہ
 در ولایت سرخس و راق آباد، پادری بودند ہمہ ثناگروا و بودند، این مطلع ازوست ہے (ق ۱۰ اب)
 نمی خواہم کہ یابد کس ز سر عالم آگاہی
 وگرنہ عالمی سوزم بیک آہ سرگاہی

۱۵ ہاک نشر عشق (خطی کلیہ پنجاب) : خزینہ عجیب الہی (سپرنگر ص ۲۸۳)

۱۶ ہ پادری ویہی است از توابع مرد المرود (خراسان) (ہاک تہ ہمتہ القلوب : تذکرہ دولت شاہ - ص

۱۹۵ - نقی 'غلامتہ الاشعار' سپرنگر از سہواورا "نادری" یا "پادری" می گرید

۱۷ آگاہی

مولانا صاحب بلخی [شرفی]

[حضرت میر بعضی چیزها نوشتہ بودند کہ این فقیر تحریر ترجمہ آن را ترک ادب
والستہ مختصر ادا کرو] مولانا در فن شعر ماہر بود و در علم ادوار موسیقی کامل و نادر بود و
در عاہدہ خود اشعار خود میان خانہ ساختہ تا ولایت بر فضل او کند و ازان جملہ عمل
چہار گاہ است کہ در میان مردم شہرت دارد و گویند جوکی میرزا در مجلس خود غیر ازان
نہی گذاشت^۱ کہ قوالان چیز دیگر بگویند و مطلع آن غزل اینست ۵

بہجہ صبح از مہر رویت می زوم و مہماں سرو

تا رسم روزی بگویت دل بسی شبگیر کرد

و قصیدہ مصنوع سلمان را جواب گفتہ و ازان جا استعداد بسیار فہم می شود و در

جواب قصیدہ دیگر خواجہ سلمان این مطلع از دست کہ مطلع

ز قامت تو بعالم قیامت برخواست قیامت قوت اگر بود قیامت راست

۱۵ اضافہ از مخزی ۱۵ شرفی تخلص می کرد - در مدح شاہان بدخشان و سادات ترند قصائد گفت - خاندان

شاہان بدخشان در ۱۱۵۴ از دست سلطان ابو سعید گورکان منقطع شد [سماک تذکرہ دولت شاہ ص ۴۵۲]

۱۶ شرفی در ۱۱۶۰ در گذشت [تقی خلاصۃ الاشعار - سپر نگر ص ۱۹] نیز روز روشن - ص ۳۳۶

۱۷ شعبہ ایست از موسیقی را اندراج، آوازی است باشکوه کہ بیشتر اشعار رزمی در جزو غیرہ در این آواز خواندہ

می شود (دستور نام - ۱۱۳۷) ۱۸ پیر شاہرخ مزار متوفی ۱۱۴۸ ۱۹ این دو شعر بر حاشیہ بخدا دیگر

۲۰ در وقت تبسم لب جان پرورد لبرہ چون رشتہ آبت (۶) دروسی و سہ گوہر

نیز ۲۱ چشمان من برویت در عاشقی چنانند کز رشک یک دگر را ویدن نمی توانند

و درغزلیات او این مطلع مشہور است ۵

توئی کان نمک، ما شور، سختان خدا این داد ما را و ترا آن
مخاص سخن این است کہ مولانا از مردم رزل طمع می کرده و قوت طامعہ اش
بر عکس طالعش بودہ از ان جهت در نظر عزیزان خواری نموده، مزارش در نواحی
بلخ است،

مولانا سیمی

از ولایت نیشاپور بودہ و فضل بسیار داشت و در شعر و معما و انشا، اہل فنون
کہ در عصر او بودند، او را مستم می داشتند و مشہورست کہ در یک روز دو ہزار بیت
بدعوی گفته و نوشتہ و بہت سیج مہر خود این بیت را گفته تا حکاک نقش کردہ ۵
یک روز بدمج شاہ پاکیزہ سمرت سیمی دو ہزار بیت گفت و نوشت
اما غیر ازین بیت شعرا و در میان مردم کم است، با سم نجم این معما ازوست
۵ نمی گنجد شادی مغز در پوست چو سیمی بستش با آن دہان کرد

۵ نیشاپور (کتاب) ۵ دولت شاہ در تذکرہ نوید "مردی مستعد و ذوق منون بود، اول در نیشاپور بودی
و بعد از ان در مشہد مقدس ساکن شد و بہ کتب داری و ادبی مشغول شد و بخشش قلم خط نوشتی و در علم تاریخ
و ہنر شعر و علم معما در روزگار خود نظیر نہ داشت و رنگ آمیزی کاغذ و سیاهی ساختن و افشان و تزیین
حق اد بودہ و درین علوم رسائل دارد و در انشا و تالیف و ترسل و غیر ذلک صاحب فن بودہ ...
مولانا عبدالحی کہ در خط سیاق و سیر را بہ است، شاگرد مولانا سیمی بودہ " ص ۱۲، عجیب السیر - جز ۳-
ج ۳ - ص ۱۴۲: خزینہ کتب الہی دسپرنگار ص ۱۶۹

مولانا علی آسی

از مشہد است و در مقابلہ نهمہ چند مثنوی گفته، چون بمقابلہ نئی توان آوردن سبب شہرت نہ گرفته و در یک کتابش کہ موسوم "بوصال" است یک بیت دارد کہ ہم در باب شعر خودش خدا بزبان انداختہ ہے

شعری کہ بود ز نکتہ سادہ ماند ہمہ عمر یک سوادہ

مولانا علی شہاب

از ولایت ترضیز بودہ و در ملازمت سلطان محمد بالینگری می بودہ و مولانا ستری پسر اوست و بمجلس ذکر کردہ خواهد شد و این مطلع از اوست ہے

چو پرده از رخ چون آفتاب برداری بجان و دل کندت مشتری خریداری

مولانا محمد علی شفقانی

وزیر زادہ بود جہت آنکہ طبعش خوب واقع شدہ بود، ذوق ابی شعر میل بسیار

۱۵ از مستعدان خراسان بود، میان او و شیخ آذری اتفاق مشاعرہ می افتاد۔ در مدح جوکی میرزا ہم قصاید گفت، ۱۶ محمد بالینگر مرزا پسر شاہرخ مرزا (متوفی ۸۳۶ھ) ساک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۳۰ : تذکرہ دولت نشاہ ص ۳۵۰ ۱۷ شفقان شہری - متوسط است و خراسان و بیت

پارہ دیہہ از انواع آن است و از اقلیم چہارم است و محصول از ہرنوئی دارد "امیر علاء الدین کہ تا چند سال

داشت و مشغولی تمام می کرد، این بیت از دست که سے

چنان غرق میم ساقیا کہ از گل من
اگر گلی بدر آید شراب از د بچسکد

مولانا طالعیؒ

روح سلطان بایسنقر میرزا بود طبعش بجانب غربت میل بسیار داشت، و
در مدح امام علی موسی الرضا علیہ الحجۃ و الثنا قصیدہ گفتہ و مطلعش اینست مطلع
نخست این بہر زرد و دوی کہ بر سقف سہاست
بہر فرش روغنہ سلطان علی موسی رعداست

مولانا طوسیؒ

مثل گوی و شعرش عام فریب بود، سال عمرش بصد رسیدہ و این مطلع از دست

دقیقہ حاشیہ ص ۳۲) در امر وزارت با خواجہ غیاث الدین بیہد شریک بود و نیز از شکان بود

نہ ہنہ القلوب (ص ۱۵۰) کے مثل (کذا)

د حاشیہ ص ۳۵) مولانا طالعی سہروردی المتوفی ۱۱۵۵ھ [ہا، نقی خدمتہ الاشعار و سپزگر ص ۱۹]

۳۵) مثل گوی بی نظیر بود و امثال عوام را کہو آفتی - بہد بابر میرزا المتوفی ۱۱۵۵ھ بک دولت شاہ ص ۳۳:

یا شہدہ: حبیب السیر - ج ۱ - جز ۲ - ص ۱۵۲] شہر فی عظیم یافت و در قصیدہ و مقشعات و مثنوی کہوشیدا

و بعد از وفات بابر میرزا از دامیہ بہان شاہ و پیر بوداقی بود - نقی و خلاصتہ نامہ ارد سپزگر - ص ۱۹ تارن و فات

عبدالکمالی در ۱۹۱۹ء - عین می کنند

۵۰ بسن باشید ای خوبان خسرا را
خدا را دارم و باقی شما را

مولانا سوادانی

از باور و بود اول خاوری تخلص می کرد از عالم غیب جانی رسید و از میان مردم
بیرون رفته در کوه و بیابان می گردید و چون بحال خود آمده، در میان مردم آمده سوادانی
تخلص می کرد، بنام بایت خرمیرزا قنایید او بسیار است، غزل را نوعی می گفت، این
مطلع از دست مطلع

غنبرت خال و رخت و زرد و نخلت ریجالت

دہنت غنچہ و دندان دُر و لب مرجانت

(رق ۱۱۲) عمش از نو گذشته بود و قبر او در باور و در قریہ سنگان است (رق ۱۱۳)

۵۱ دولت شاه می نویسد " بعضی بر آئند که بابا از ولایت بوده..." و قنایید غرا که با باور جوان، شعرا می

بزرگ گفته مشهور است و لطایف و ظرایف بین انخاص و انعام مذکور و هرگز زیاده نشود. شمار بابا سینه

ربورع بدیوان بابا کند و بابا عمر دراز یافت و از هشتاد سال سن او تجاوز کرد - توفی فی شہورہ نہ شہادت

و خمیس و ثمانیہ در آکسہ ص و مؤلفین فی سنگان من احوال ابیورد [ص ۱۱۱]

۵۲ ابیورد در خراسان است جانب شرق نما [لی سترنج ص ۴۹۴ : وغیرہ]

۵۳ مکان رکذا در اصل و در نسخه ترکی (۱) : سنگان قریہ است من توابع ابیورد - تعلق بہ بابا

سوادانی و سوادانی [ص ۱۱۱] تذکرہ دولت شاه ص ۱۱۱

مولانا زاہدی

معاصر بابا سودائی بود و تتبع دریای ابرار (۹) امیر خسرو کردہ، جواب تجنیسات
 مولانا کاتبی ہم گفتہ، در مناجات او این بیت خوب افتادہ است مہ
 زہرہ را چنگ یار باب کہ داد؟ لعل در سنگ یار آب کہ داد؟
 ترک بود و نظم او ترکی نیز خوب واقع شدہ، ولی شہرت نگرفتہ۔ این بیت از
 وہ نامہ اوست مطلع

فی جہاک دین فی او یقودین سالیب سوز

جہاکہ وین تولوب اولقودین یوموب کوز

دور فازی در جواب خواب کمال الدین این مطلع ازوست مہ
 روز قسمت ہر کسی از عیش داد خود ستاند
 غیر زاہد کور یا ضتہا کشید و خشک ماند
 قبرش در جانب بدخشان در ارتکاب مسزای است

مولانا ہشتی

مرد فاضل است و در زمان میرزا الغ بیگ شعراء سمرقند اورا بخوش گونی مسلم

۱۵ ارتکاب و سر اولڈا۔ نسخہ تب ترکی "ارتکاب و مسزای دادور" ۱۵ صاحب دیوان بود و تصانیف
 غزاد مدح الغ بیگ میرزا دستوفی ۱۵۳۵، نوشتہ [جہاک تاکہ دولت شاہ من ۱۲۲۰] بیب البیہ جزم۔

می داشته اند و میرزا با او التقات تمام داشته ، این مطلع از دست که مطلع
 ای زلف شب مثال ، ترا در بر آفتاب
 از شب که دید سایه که افتد بر آفتاب

مولانا محمد طالب جاجرمی

در شیراز نشو و نما یافته ، قبر او در پایان قبر حافظ است و این رباعی او در سنگ

[بقیه حاشیه ص ۳۰] ج ۳ - ص ۱۶۱ - صاحب آتشکده او را بضم شعر بدخشان آورده [سکس ص ۳۱۴]
 و صاحب هفت اقلیم او را به قریہ اشکمش منسوب می کند [سکس ص ۱۴۲] ،
 (حاشیه ص ۲۵) که حاشیه و پیلوی میر حسین معانی نوشته شده "موله"

گر ز چین زلفا پر چین تو تاب آید بر دن آفتاب از تاب و تاب از آفتاب آید بر دن

وله

خیل خنجرش در دیده بی خواب می گردد بدان گونه که ماهی در میان آب می گردد

وله

توان کردن قلم را فرق و بتوان رفت سوی او مگر نس راهوس رچی باشد که گردد گرد کوی او

وله

سایه ات شد بتو هم روز تو بیگانه شدم پانم دیو و پری دیدم و دیوانه شدم

وله

خدا را بچنین سرخوش میا بیرون ز میخانه که می افتد زمستی هر طرف آن چشم مستانه

وله

ماه من رفتی دشهری با فغان و آه ماند چون نشان نعل اسپت دیده با در راه ماند

رق ۱۲ ب

مزارش کند بود کہ راق ۱۲ ب، فقیر یاد گرفتہ
 در کوچہ عاشقی بہ پیمان درست می گفت بمن اہل دلی روز سخت
 طالب مطلب کسی کہ او غیر توجہت تو طالب او باش کہ او طالب تست

مولانا برندق

ندیم و سزالی بودہ و در ملازمت سلطان بایقرابن عمر شیخ می بودہ و شعراء آن زمان

(تقیہ حاشیہ ص ۴۸) ۵۲ از کدہ خدازاگان جاجرم بود و شاگرد شیخ آزدی، او در اول سفر اختیار کرد و در دار
 الملک فارس شہرت کئی یافت۔ غزل را نیکو گفت۔ مناظرہ گوی و چوگان را در شیراز بنام سلطان عبداللہ خان
 بن ابراہیم سلطان نظم کرد۔ و مدت سی سال در شیراز خوشدلی و عشرت و سبکساری روزگار گزارید۔
 در حدود سنہ اربع و پنجمین و ثمانیہ (۱۸۵۴) وفات کرد۔

آقا عبداللہ خان بن ابراہیم سلطان تربیت یافته از بیگ مرزا بود و بعد از وفات عبداللطیف مرزا
 سلطنت سمرقند تعلق بہ او گرفت۔ متوفی ۱۸۵۴ [سہاک تذکرہ دولت شاہ ص ۲۲۲ - نشر عشق و خطی] [۱]
 جاجرم از اقلیم چہارم است و شہری وسط است و در حوالی آن یک دو روزہ راہ زہر گیاہ است [سہاک تذکرہ
 انقلاب ص ۱۵۰] جاجرم و خراسان بنام ارغیان ہم موسوم است۔ نزد ہفتاد شہر از توابع آن است [سہاک
 بیستریج - ص ۲۹۲]

اناشیہ ص ۳۹) ۵۳ روز سخت گذار ۵۴ میر بہادر الدین ابن میر نصرت شاہ بخاری است با
 خواجہ حسرت اللہ بخاری طریق شاعر و مطرح می چہود۔ متوفی ۱۸۱۵ و اینکه صاحب روز روشن می گوید "از
 مداحان بایسنغر مرزا ابن عمر شیخ میرزا بود" درست نیست۔ غالباً میرزا بایسنغر بجای "میرزا بایسنغر"
 از سہوقم است۔ سہاک لین پول۔ محمدن ذکریہ نیز [متوفی ۱۸۱۵] [سہاک تذکرہ دولت شاہ ص ۲۲۲] [۱]
 ص ۱۹۱: بیعت اقلیم و خطی: روز روشن ص ۹۲: تذکرہ دولت شاہ - ص ۲۴۱ [۱]

از زبان او ترسیده اورا بلفظ استنادی خطاب می کرده اند، این مطلع از دست که
مطلع سه لب شیرین تو با تنگ شکر می ماند
در زندان تو با عقد آبر می ماند

مولانا جنونی

از شهر هرات بود، شعرش خوب است اما در نظم طبعش جانب، جو مایل بوده و در بیان
او و حافظ شریقی نزاع واقع شد و او منازع را، جو کرد و مردم را با رخسار خوش آمد
چنانچه همه یاد گرفتند و شعر خوب او ازین سبب بر طرف شد، این مطلع از دست سه
ای اهل جنون را بگفتند تو زبونی
زان روی در آن حلقه زبونست جنونی

مولانا عارفی

بعنایت شاعر فاضل و خوش گوئی بوده و اهل زبان او را سلمان ثنائی می گفتند.

سه دولت شاه می گوید - از ولایت اند خود [شهری در خراسان نزد شجریقان - ساک ایستادگی من ۱۲۱۱] بود - اما در هرات ساکن بوده امیر غیاث الدین سلطان حسین بن امیر فرید شاه بدو گوشه خاطر می داشت -
[ساک تذکره دولت شاه س ۴۴۰: خزینه گنج الهی - سپهرنگر س ۴، ۵]

سه کذا نیز در نسخه ترکی آذربایجان همین است - در تذکره دولت شاه حافظ شریقی است - و حال حافظ شریقی
در مجلس چهارم می آید در همین کتاب، سه خوش دکان، سه نمود عارفی هرودی - در شیوه شنوی ما هر چند

یک سبب حسن کلام بود و یک سبب ضعف چشم کہ چشمت خواجه سلمان در مند بودہ و تصدیقہ
خواجه سلمان جہت درد چشم خود گفتہ او جواب گفت ، و مطلقش اینست ہ
دردا کہ درد کرد سواد نظر خراب بق ۱۳ ال و ایام کرد چشمہ چشم مرا پر آب

رق ۱۳۱

مولانا داعی نیز این قصیدہ را بدو چشم خود جواب کردہ و این بیت خوب واقع شد

ہ بر پاک سرخ دیدہ من دار و د سفید

باشد بعینہ نک سووہ بر کباب

اما مولانا غازی منظرہ گوی و چوگان ٹنوی ہم گفتہ و ہمہ ایاتش رنگین اقتادہ و این
بیت در تعریف اسپ از انجاست ہ

چون گوی سپہر گزوبستی میدان میدان چو گوی جستی

ہر گاہ کہ در عرق شدی غرق باران بودی و در میان برق

این بیت او خوبست کہ ہ

ہر گاہ کہ در نبرد رفتی صد باد صبا بگرد رفتی

دیوان غزل دارو این مطلع از دست ہ

رقبہ حاشیہ ص ۴۰) مالآبد را منظوم کرد۔ و دہ نامہ بنام خواجه پیر محمد بن اسحاق گفتہ [وزیر شاہ

مرا از شاہ ۳۰ وفات آن بادشاہ در شاہ ۱۲] [مرا کہ تذکرہ دولت شاہ ص ۴۹: حاشیہ السیر

ج ۳ - جز ۲ - ص ۱۵۰: خزینہ گنج الہی سپر ص ۸۰]

رقبہ حاشیہ ص ۴۱) صاحب خزینہ گنج الہی آوردہ کہ ٹنوی گوی و چوگان مشتعل بر بنج صدودہ ایات

است و در مدت پانزدہ ایام تکمیل پورست ،

عہد کروم کہ تیاہم بدر از میخانہ تا بانگہ کہ مرا پر نشو و پیمانہ
قبرش در سہرات است

مولانا سلیمانؒ

در خدمت بابر میرزای بود، پدیبہ را روان می گفت، در جواب مطلع خواجہ حافظ طرہ
یاد باوانگہ سرکوی تو ام منزل بود ویدہ را روشنی از خاک ورت حاصل بود
این مطلع از ورت کہ مطلع
عل آن تکتہ کہ بر پیر مشکل بود
بیت دوم اینست کہ نظم

گفتم از مدرسہ پریم سبب حرمت می (قی ۳۱) در سہرس کہ زدم بخود و لای عقل بود
و مشہور چنانست کہ این دو بیت از مہری است کہ زن حکیم طبیب بود و این حقیر از مرم نیک
شنیدہ کہ از سلیمان است و اللہ اعلم [۱] حضرت میرچین نوشتہ است اما بندہ تحقیق
کرده ام کہ از مہری است و بجهت صحت قول و حکم آصف صفائی غزلی را تمامی در تحریر
آوردم

دوش تا صبحدم از نالہ و از گریہ من لالہ سوخته خون در دل و پا در گل بود

۱۵ نسخہ ترکی کاتب سلیمانی ۱۵ جرغہ لاکنا ۱۵ ار لکنا ۱۵ مہری در زمان
شاہرخ مرزا بودہ و بشرق تربیت گوہر شاد بگیم ممتاز بود۔ شاہرش خواجہ عبد العزیز، طبیب سرکار میرزا بودہ
[سہک آتشکدہ آزر - ص ۳۴۱؛ نیز جوارح العجائب فخری جلد اردو اورنگ آباد دکن جولائی ۱۹۲۸ء - ص ۱۱۱۲
۱۵ اضافہ از فخری،

خواستم سوز دل خویش گویم با شمع
 بود او را بزبان آنچه مراد دل بود
 آنچه از بابل و ہاروت روایت کردند
 سحر چشمان تو دیدم ہمہ را شامل بود
 دولتی بود بصل تو بسی مہری را
 حیف و صد حیف کہ آن ذات مستعجل بود

مولانا قدیمی

بنقارہ چی گری شہرت داشت، اما طبعش در نظم ہا ملایم بود و این مطلع از دوست
 بی جمالش دیدہ روشن چہ کار آید مرا
 روشنی در دیدہ از دیدار یار آید مرا

مولانا مسیحی

از ولایت نوشیخ بود، پاکیزہ روزگار و مسلمان سیرت بود، گویند بہ زیارت کعبہ
 مشرف شدہ بود و طبع او شوخ بود و اشعار نیک دارد، این مطلع از دوست کہ سہ
 مارا بچف کشتہ پشیمان شدہ باشی
 (ق ۱۲ ب) خون دل مار کینتہ حیران شدہ باشی

۱۵ در نسخہ ترکی ب دو بیت است بیت ثانی سہ

آہ ازان ساعت کہ ناگاہ در رہی پیش آدم
 مدتی باید کہ در دل بر قفسار آید مرا

۱۶ شہری کوچک است در خراسان - ولایت بسیار از توابع آن است - و یک روزہ راہ سمت غربی بہرات واقع بہت

[لیسترنج - ص ۲۱۱ : نزمینۃ القلوب - ص ۱۵۲]

گویند مولانا در آن سفر در باویہ بسایہ مغیلاں در عین ماندگی نشسته خار از پای بیرون می
کرد کہ یکی از شوخ طبعان قافلہ در بدیہ بمولانا خواند کہ

از رنج ره و درد سر خسار مغیلاں
از آمدن کعبہ پشیمان شدہ باشی

۳ الہ
[مولانا حاجی ابون]

ترک است اما طالب علمی بقدر کردہ این مطلع ترکی از دست

کلیپ دور اول کل دیر ہفتہ نورپ بارادور

یادوت کونکل کا توشوب جانی گوید دروب بارادور

بسم بایزید این معما از دست

ہر کہ بیتد سرومن ! بالای زیبای ترا

بر کنار دیدہ روشن کتد جای ترا

مولانا قسبی

ملازم سلطان مسعود میمیزا بود و طبع نازک داشت و در شعر ترکی و فارسی چالاک بود

۱۰ غار اکڑا، ۱۱ حاشیہ صراحی و ارخون شدلی لب علت و رین من دہان چون بازگروم نشنہ غنقی بخون [من]

۱۲ در نسخہ فارسی محذوف است - از نسخہ ہی ترکی تخریر آمد

۱۳ در بیور فائش بن شابرش ہر تیمور گورگان (۱۵۳۳-۱۵۴۲)

این مطلع ترکی او مشہورست ۵

غنچہ کیم نسبت قیلور اوزیکا دلدار اغزیبی

ای صبا بیلی تولاقان ایلا زہار اغزیبی

مولانا نعیمی

مولانا قطبی قرابت داشت، طبعش بد نبود، نظم ترکی بطبع او غلیظ بود و در
استانہ سلطان صاحب قرآن می بود و بصدق و اخلاص ملازمت کرد التفات بسیار
یافت و بمنصب عالی صدارت رسید و این مطلع ترکی از دست ۵
تا عدم دین بولدی پیدا مونچہ کیم حسن جمال
سین پری ویش دیک براتماید در بشروین دولجلال
ہم در قزاقیہا آن حضرت زخم خورد و از عالم رفت،

مولانا زین

منوب بہ صنعت کیسہ دوزمی بود، یکی از مشہور طبعمان زمان خود بود

از دست ۵

بازین کہ منعت کند از مردم ناجس
ہر گمانہ چنانہی کہ غم نہ بخشنداری

۵ لہ نسخہ ترکی "یقینی" ۵ ظاہر ای قیلور ملا است

مولانا محمد جامیؒ

برادر حضرت مخدومی نور ایود و علوم ظاہر را تکمیل کرده بود و اخلاق حمیدہ درویشانہ داشت و در سلوک درویشی و ادوار و موسیقی ماہر و آہ [بسیار فضایل آراستہ و کامل بود و برادری آن حضرت را لایق و در طریق برادری موافق بود، این رباعی از دست ہے

این بادہ کہ من بی تو بہ لب می آرم نی از پی شادی و طرب می آرم
زلف سیئہ تو روز من کرد دراز روز سیئہ خویش بشب می آرم

قبر او در صنفہ آن حضرت، بر صنفہ قطب السالکین مولانا سعد الدین کاشغری پایان پای واقع شدہ است،

امیر شاہیؒ

از سرداران سبزواری بود و ملازمت بایسنغر مرزائی کرد و امیر آق ملک نام داشت،

۱۵ [ساک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۷] ۱۵ نوحہ ترکی و : حضرت مولوی مخدومی نور الملہ والدین عبد الرحمانی : ب : حضرت مولوی مخدومی نور، ۱۶ مرید مولانا نظام الدین خاموش - وفاتش در ۶۸۶م واقع شد [حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۷۲] ۱۷ امیر آق ملک بن ملک جمال الدین فیروز کوہی از سبزواری و از خواہر زادگان خواجہ علی موید بود - بعہد شاہرخ مرزا رجوع بہ بایسنغر مرزا کرد کہ باو التقات بسیار داشت - امیر شاہی شیعی بود و ذکرش در مجالس المؤمنین ہم آمدہ (ساک ص ۷۵۲) مردی بود ہنرمند و فاضل - مدفن کتابت بارت کامل داشت - در مصوبی بے مثال و در موسیقی و عود نوازی نظیر نہ داشت، در آئین معاشرت و حسن اخلاق یگانہ روزگار محسوب می شد - گویند در مدت حیات خویش دہ ہزار بیت گفت الا امروز دیوان

مرو فراغت و دست و خوش باش و شعر اور اور چاشنی و سلامت و لطافت
 احتیاج تعریف نیت، غزل گفتہ و کم گفتہ، اما پیش مردم مستحسن و پسندیدہ است، اگرچہ
 فقیر اور اندیدیم اما میان (ق ۱۵ اب) او و فقیر اعلام و ارسال واقع شدہ، و محلی کہ پادشاہ (ق ۱۵ اب)
 زمان، پدیر فقیر را برسم حکومت بسزوار فرستادہ بود امیر شاہی را حاکم استرآباد طلبیدہ بود،
 اورا آن جا قنار سید و نعش او بسزوار آوردند و پدیر فقیر سمہ مردم را با استقبال فرستادہ،
 اورا بمنزل آخرت و فن کردند و در استرآباد دو مطلع گفتہ و توفیق اتمام نیافتہ و در حدیثی
 کہ از عالم رفتہ، وصیت کردہ کہ آن دو مطلع را خواجہ او حد مستوفی تمام کند، یکی اینست کہ
 مطلع ۵

خرابیم از دل بی رحم کہ گہ یاد کن مارا سگ کوی تو نیم آخر بنگی شاد کن [مارا]
 مطلع و گیر اینست ۵

تو شہر یار جہان، ما غریب شہر تو نیم
 وطن گذاشتہ، بی خان و مان ز بہر تو نیم

دبقیہ جاشیہ ص ۴۶) دی مشتمل بر یک ہزار بیت است، عمر شاہی از ہفتاد سال تجاوز کردہ بود و در بدہ استرآباد
 بعہد سلطان ابوالقاسم بابر میرزا در ۵۵۵ھ وفات یافت۔ نعش اورا در سبزوار خانقاہی کہ اجداد او ساختہ بودند
 بخاک سپردند، شیخ آذری۔ او حد مستوفی سبزواری تیکی بیک قنچی، حسن سلیمی از معاصرین امیر بودند، انہما تذکرہ
 دولت شاہ - ص ۲۲۷، حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۵۰، ہفت اقلیم خطی، - ادوار و بردن - تاریخ
 ادبیات ایران - ج ۳ - ص ۲۹۸] ۵ سر برداران سبزواری [تھاک ادوار و بردن - تاریخ ادبیات ایران
 ج ۳ - ص ۱۶۸ تا ۱۸۰: حبیب السیر - ج ۳ - جز ۲ - ص ۶۱] ۵ آقا ملک دکن

دقشیہ ص ۴۷) ۵ غزل دکن
 ۵ کچکینہ بہادر

خواجہ آن دو مطلع تمام کرده و در دیوانش نوشتہ و شعراء شہر را تکلیف مرثیہ شدہ ،
 این بیت از ابیات مرثیہ اوست

گو بشو زیر و زبر از اشک و آہم سبزوار
 زانکہ شہر شاہ بی شاہی نمی آید بکار

۱۵ این بیت از خواجہ اودھ مستوفی سبزوار است [مراک عیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۵۰]

مجلس دوم

ذکر لطایف جمعی کر وہ کہ بعضی را در کبر سن بملازمتہ رسیدہ
و بصحبت بعضی در ایام جوانی مشرف گردیدہ و در تاریخ
سنت و تعین و ثمانمایہ کہ ابتداء این نسخہ بدیع
نمودہ آن عزیزان رخت ہستی از دامگاہ (رق ۱۵ اب) فنا
بہ آرامگاہ بقا کشیدہ بودند

رق ۱۵ اب

از ان جملہ

مولانا شرف الدین علی یزدی

وچنین نوشتہ است کہ صاحب کمالی مولانا پیش اہل عالم مسلم است و در ویرانی

۱۔ برای تفصیل مہاک ریو دفترست مؤرخہ بریطانیہ - ج ۱ - ص ۱۴۳ - او وارد برون - تاریخ ادبیات
ایران - ج ۳ - ص ۳۶۲ : تذکرہ دولت شاہ - ص ۳۷۹ : حبیب السیر - ج ۳ - ص ۱۲۸ :
ہفت اقلیم زحلی ، وغیرہ کہ در ریو مذکور است ،

مولانا شرف یزدی در زمان شایر خ مرزا ابراہیم سلطان بن شایر خ در عراق و فارس مرز
فضلا و اکابر بودہ و ایشان را در حق وی اعتقاد ہی عظیم بود - کتاب ظفر نامہ بہر ماہیش ابراہیم سلطان
بقیہ تالیف آمد - اما ابراہیم سلطان در ۱۰۹۶ ھ متولد گشت - و در ۱۱۳۱ ھ وفات کرد جوان صالح و
صاحب خط بود [مہاک تذکرہ دولت شاہ و حبیب السیر]

شایخ میرزا والد فقیر با جماعت کثیر از فتنه حوادث روزگار گریخته جانب عراق می رفتند
 به تفت که مسکن مولانا است رسیدند اتفاقاً منزل نزدیک خانقاه مولانا واقع شده بود و
 چنانکه لعب و داب اطفال است جمعی کو دکان بجهت بازی بدان خانقاه در رفته، فقیر
 بدیشان همراه بودم، تخمیناً شش ساله بودم، مولانا بر یک رجه (۹) نشسته بود جهت
 آنکه کیفیت حال معلوم کند یکی از اطفال را طلبید، فقیر متوجه ملازمت شدم و سوال
 کرد، جواب مقبول اتفاق افتاد، تبسم نموده تخمین فرمود، پرسید که بکتاب رفته، گفتم
 آری، گفت تا کجا خوانده، گفتم بسوره تبارک رسیده ام، از برای فقیر فاتحه خواند، و چون
 از فاتحه فارغ شد والد فقیر با کلانتر بخدمت آمده نیازمندی بجای آوردند، آنچه از
 مصنفات او مشهورست شرح قصیده برده و شرح اسماء اللہ و تاریخ طغرنامه است،
 و فن معمارا او تدوین کرد، انجام عمل و مناظره [و] منتخب تصنیف اوست و مولانا
 در باب همت و کرم از تعریف مستغنی است، بعزای تبرک یک مطلع (رق ۱۶) او نوشته
 می شود

صوفی مباش منکر زندان می پست کاندر پیاله پر توی از عکس دوست هست

- ۱۴ تفت معنی نزد یزد، صاحب حبیب السیر می گوید "تفت یزد" در گزیده (ص ۶۴۲ عکس اردی) و دیگر کتب اکثر وارد
 می شود ۱۵ از خانقاه ظاهر مراد "مدرسه شرفیه" است که عمارت خودشان بود ۱۶ واقع (کذا)
 ۱۷ رجه = طنابی باشد که جامه و لنگی و چیزهای دیگر بر بالای آن اندازند و فریاد کنند (اندرج)
 ۱۸ فقر (کذا) ۱۹ صاحب حبیب السیر در مصنفات وی کتب ذیل را شماره می کند :-
 "حلی مطرز و منتخب آن در فن معمار و لغز و شرح قصیده برده و کتبه المراد در علم و فن الاعداد" ۲۰ اسماء اللہ
 (کذا) ۲۱ باب (کذا) ۲۲ نوسه (کذا) این دو بیت از همین قلم در مصنفات اقامه می شود :-
 بیخ است صد هزار تعلق ز نیک بد پیوسته در ذخیره که این نیک آن بدست
 وین طرفه نر که مردم کوته نظر کنند آن را خطاب است و این را خدا پرست

قبر مولانا در خانقاہ مذکورست

خواجہ اوجہ مستوفی

بلقب کدو و شہر ذات آواشت، یگانہ عصر خود بود و بیشتر علوم، فنون و ادب
بتخصیص علوم غریبہ، اماور فلکیات مشہور عالم بود، فقیر بصحبت اوجی رسید و التفات بسیار
داشت، شعر و دیوان ترتیب کرد و تصاید خوب دارد، این مطلع از دست مطلع
ای زبستان جمالت چشم بان را زین با زین
گشتہ بر ز گس ہو اداری چہ شمت فرض بین
این بیت را بنام سلطان صاحب قرآن مزین ساخته است
شاو باش ای دل کہ بر آسایہ رحمت فلکند
آفتابہ سمان سلطنت سلطان حسین
خواجہ ساکن سبزوار بود، قبرش ہما نجاست

۱۵ مولانا در ۱۸۵۸ء وفات کرد و در مدرسہ تشریفیہ کہ تعمیر خودشان بود مدفون گشت۔ عبارت از خانقاہ مذکور
ہمین مدرسہ است (ریو، برون)۔ صاحب بیب السیر اورین موقع مہو عظیم واقع شدہ کہ واقعہ وفات را
۱۶ بیان کن کند، خواجہ فخر الدین اوجہ مستوفی سبزواری در شعر و شاعری و علم نجوم و احکام و عطا و
انشاء و استیقا و طب و توارث سرآمد علم خویش بود۔ خواجہ در مطالعہ و جمع کتب اشتیاق ذراوان داشت چنانچہ
یک ہزار مجلد از فارسی و عربی و غیر ذلک جمع کردہ بود و بخط خویش اصلاح و مقابلہ کرد۔ ہر دو ہزار ہجرت
تصاید و مقطعات و غزلیات است۔ در ۱۸۶۹م بمہرشتاد و یک درگزشت [ہر کہ تذکرہ دولت شاہ
ص ۴۴۳: تفتی خلاصۃ الاشعار دسپندرگ ص ۱۹]، خزینہ گنج الہی (سپرنگر ص ۶۲)؛ آتشکدہ آذر [
۱۷ لقب کدو و شہر ذات (کذا)۔ کدود۔ چاہ دشوآب [اندر لاج]
۱۸ ترتیب (کذا)۔

مولانا عبد الوہابؒ

مردود الشمتد و ذوقنون بود و قاضی شہر مشہد، و رفن انشا نظیر داشت و در کتابہ قلعدہ
 علویہ، ارم ذات العمار التي لم یخلق مثلہا فی البلاد، نوشتہ است و طرفا و شعراء مشہد ہمہ
 [شاگرد] قاضی بودند، و از ان طرفا کی در صنعت مقلوب مستوی الفاظ "مراد می دارم"
 یافتہ بقاضی عرضہ کردہ، او باندک تاملی گفتہ "بر آید یارب"؛ و این جواب زیادہ از تعریف
 است، باسم سیف (ق ۱۲ اب)، این محمدا زوست معما
 جان از سر زلف تو و دل از سر زلفت جویندہ آب خضر و عمر درازند
 تیرش در مشہد است

خواجہ فضل اللہ ابواللیثیؒ

از اکابر سمرقند و از اولاد ابواللیث فقیہ بود شاگرد امیر سید شریف و سید سخطا خود

۱۵۰ سماک حبیب السیر - ج ۲ - جز ۳ - ص ۱۴۲ [طرفا و شعراء مشہد ہمہ قاضی بودند (کذا)] - نحو ترکیب
 "و مشہد شعراء و طرفا سی قاضی شاگرد ... الخ" - سماک حبیب السیر - ج ۲ - جز ۳ - ص ۱۶۰
 نگاہ ابواللیث، ضرین محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی در ۱۲۵۰ متولد شد - از اکابر علمای احناف بود - و معنی
 کتیبہ مدیہ - برنی از ان در کشف الطنون مذکور است - از انجملہ بستان العارفین و تمبیہ الغافلین شہرت تام دارند و در
 کشف الطنون است کہ بستان العارفین وی سہ نوع بود کبری وسطی و صغری و در بلاد عرب و روم صغری راجح و
 شرایع است - در سن وفاتش اختلاف بسیار است و اقرب آنست کہ در ۳۷۰ هجرت وفات کرد [سماک کشف الطنون -
 ج ۲ - ص ۱۵۰ - جز ۳ - ص ۱۰۶۴؛ نہرست بانگی پور - ج ۱۳ - عدد ۸۲۱؛ بر اکلمن - ج ۱ - ص ۱۹۶] سماک ابوالحسن

اجازت نامہ درس علوم از برای او نوشتہ بود، فقیر دو سالہ پیش او سبق خواندم، چندان التفات
داشت کہ فرزند می خواند و با وجود آنکہ اعلم علماء سمرقند بود، بشعر و معانی نیز میل می فرمود سہ
قد چون سرو تو جانست مرا بلکہ روان سویم ای سرو روان شو کہ خدا سازم جان
داین مہتا باسم حاکم ازوست!
چون بہشت آمد بفتح از روی باغ بلبش گرم شود یابد شکست
خواجہ در سمرقند بر حمت حق پیوست و در گتہ خانقاہ شش دفن کردند +

مولانا علاء الشاشی

دانستند بود و بخوش طبعی مردم اورا مسلم می داشتند، اہل سمرقند در فن سما اورا مولانا

راقیہ عاشقہ مدنی علی بن محمد بن علی المعروف بہ سید شریف البحر جانی۔ در سنت ۷۰۰ھ نوادہ مولانا علاء الشاشی
بعہر شاد شجاع در شیراز بودند و در دار الشفا شیراز بہ فرائض مدنی مشغول بودند۔ عینی کہ میر تقی میر کہ در شیراز
شیراز را سفین ساخت، میر سید شریف بہ ایبای وی سوی سمرقند منتقل شدند۔ میر معاصر مولانا۔ عبدالعزیز اعجازی
بودند۔ در بلدہ شیراز بہ دار بقا شناختہ صاحب تصانیف بسیار بودند۔ صاحب حبیب السیر۔ ج ۳ - ج ۳ -
ص ۶۹ - کشف القلوب - ج ۲ - ص ۲۱۶ - برا کلین - ج ۲ - ص ۲۱۶ : فہرست بانگی پر۔ ج ۱ - ص ۶۹ - ج ۱ -
رحمۃ اللہ علیہ (۵۳) سے ادزوی دکن (۱) تصحیح از روی نسخہ ترکی بہ

ص ۶۹ : صاحب تذکرہ دولت شاہ - ص ۳۶۶ : حبیب السیر - ج ۳ - ج ۳ - ص ۶۹ : صاحب فہرست بانگی پر۔ ج ۱ - ص ۶۹ - ج ۱ -
در ماوراء النہر کہ آن را چای بیکند و تا شکند ہم می گویند [برائے الفاہیس صاحب فہرست بانگی پر۔ ص ۶۹ - ج ۱ -

شرف الدین می دانستند و در محلی که فقیر بسم قندی رفتم پای او شکسته صاحب فرارش بود، بعبادت اورفتم، این معما که اسم علا ازان حاصل می شود، پیش نظر او داشتم ۵

و در باد از تو دور و زحمت پا و شمنت را بلا نصیب و عنا

بعد ازان که فقیر از پیش او بنامه آدم او حالت (ق ۱۱۱) مرا معلوم کرده و این معما که اسم فقیر از او حاصل می شود، بدست یکی از شاگردان خود بوثاق من فرستاده

چشم تو مرا دید و نقش سیر ندیدیم چون سیر به پیغم ز تو اینست امیدم

مولانا پنهان ضعف از عالم رفت و قبرش در سمرقند است

مولانا محمد بتادکانی

از خانقاه شیخ زین الدین بود و در شرح کمال او هر چه گویند زیاده ازان داشت، قصیده

برده را بخش کرده و بمنازل السایرین مقرب حضرت باری خواجه عبداللہ انصاری شرحی نوشته و هر گاه که بساط در آمدی، با وجود خرکانش موافق اصول نبود در مردم تاثیر کرده زنت می کردند این مطلع از مولانا است ۵

۱- مولانا شرف الدین یزدی که در علم معانی کائنات عصر و فرد و وحید بود - کما مرذکره، ۵ در محل که (کذا)

۲- مولانا شمس الدین محمد بتادکانی در ۸۹۱ هـ وفات کرد، در خیابان هرات مدفونست [مک حبیب السیر - ج ۳ -

جز ۳ - ص ۳۳۵] ۳- شیخ زین الدین ابوبکر الخوانی - متوفی ۸۳۵ هـ [مک نفحات الانس (خطی)، حبیب السیر -

ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۲۶] ۴- منازل السایرین به لغت تازی است که از مقامات ارتقائیه تصوف بحث می

کند و برده بواب مشتمل است - از تصانیف خواجه عبداللہ بن محمد بن احمد بن جعفر بن منصور بن مست بن زید بن خالد

انصاری المعروف به خواجه عبداللہ انصاریت (متوفی ۸۵۱ هـ) [مک نهشت بانکی پور - ج ۱۳ - عدد ۸۳۱ :

پو - ج ۱ - ص ۲۳۳ : بر اکمن - ج ۱ - ص ۲۳۳]

آنانکہ بحر قامت سروت نگرانند گراست بگوئی ہمہ کوتہ نظر انند
در شہر ہرات از عالم رفت و قبرش در خیابانست

شیخ صدر الدین رواسی

ہم از خلفاء شیخ زین الدین است، شیخ بسیار زیبا جمال و ارجمند و در او، معارف
و حقائق دلپسند بود، فقیر بمجلس شریف اورسیدم، گاہی بتظم نیز اشتغال می نمود، این مطلع
از دست مطلع

زہی از عارضت چشم مرا نور ہمیشہ از جمالت چشم بد دور
در شہر ہرات از عالم رفت و نعش او بولایت (ق) اب، شتخان بردند و آنجا دفونست، ق، اب

میر حیدر مجذوب

در بیرون در خوش بسر مزار فخر نامی ساکن بود، در جوانی علوم ظاہر تکمیل کرده بود کہ جذبہ
باورسید، چنانکہ عقلش زایل گردید اما گاہی بحال خود آمدہ با علما بحثی می کرد کہ ہمہ او را مسلم

۱۔ خیابان از بلوکات ہرات است۔ در زمانہ قدیم آن را کوی خدایگان می گفتند [ترک رک رو ضات الجنات فی اوصاف
مدینہ ہرات رخطی کلیہ پنجاب، ق ۲۳] ۲۔ صدر الدین رواسی الکاشفی متوفی ۷۵۰ھ [ترک تذکرہ دولت شاہ -
ص ۲۳۶: حبیب السیر - ج ۳ - جز ۲ - ص ۱۹۷] ۳۔ شتخان یا شتخان شہری متوسط در خراسان - در
توابع خاموشان و امیورد [ترک نزہۃ القلوب ص ۱۵۰: لیستریج - ص ۳۹۴] ۴۔ در خوش (کذا) - شیخ در خوش:
در وازہ خوش تاشید امیر فخر نامی - نسخہ ترکی ۵۔ در خوش از ابواب مدینہ ہرات است [روضات الجنات فی اوصاف
مدینہ ہرات رخطی کلیہ پنجاب] یا قوت و معجم البدان می گوید - در خوش "باب من ابواب مدینہ ہرات تذب الیہ کما و معنادہ الباب الیہ
و ہو بعد ذلک لان الامر بہین جارین رأیتہ بہذہ النصفۃ" ۶۔ در ترکی ۷۔ فخر نامی "تکس (کذا)

می داشتند؛ باز در عین گفت و گوی معقل چنان بجنون می کشید که همه پریشان می گفت و گاهی شعر می گفت و در نظمش ابیات غریب واقع می شد و این بیت در وقت جنون گفته شد

لب و رخسار آن مه با چه ماند چو قندی بر برج وانه وانه
مزارش در همان مویضت

مولانا محمد عرب^۱

مرد دانشمند بود، و با غش ضبط کرد و دایم ب مردم خیر سلطنت خود می گفت تا آنکه راست یار و روغ او را بدین ملزم ساختند که از فائده او اسلحه بسیار بیرون آمد، چون عمر گذرانیده بود پادشاه زمان^۲ از او درگذرانید، اما حکم اخراج شد بطرف سیستان رفت و باز بهمان سر سخن آمد

۱- در محله در خوش بهرات ۲۵ [مرکز حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۶۲]
در حبیب السیر حکایت ضبط سلطنت وی به لباس دیگر آمده - گویند چون میرزا بابر بوی التفات نمی کرد، پیوسته بسخران فرمیده نقش محبت میرزا علاء الدوله بر صحیفه خاطر مردم می گذاشت، بلکه مردم را بسلطنت وی دعوت می نمود و از متابعت میرزا بابر منع می نمود، در سن ۸۶۰ سید عبداللہ نامی از جانب رستمان در شیوه سپاهیان به دار السلطنه بهرات رسید و با جناب مولوی در هوا داری میرزا علاء الدوله هم داستان گردید، مقارن آن حال داروغخان بهرات شخصی را گرفته پیش میرزا بابر آوردند که بطریق تجسس از نزد میرزا علاء الدوله آمده بود و بخدمت مولانا محمد عرب رسید عبداللہ مکاتیب آورده بنا بران مرزا بابر سید را بلند خود فرستاد و جناب مولوی را ب سیستان گسیل کرده و جاسوسی را بکشتن جناب مولانا در سیستان در گذشت ذکرش در مطلع السعدین هم آمده
که بابر میرزا

و در قاعدہ بادشاہی خود شاہ نامہ گفته بود این بیت از ان جاست سے
بجز شاہ کسی محرم شاہ نیست ز احوال شہ جز شہ آگاہ نیست
در ملک سیستان فوت شد

میرفلسی

از سادات مشہد بود تا گاہ جذبہ یاد رسید و عقلش قصوری پیدا کرد (ق ۱۱۸) (ق ۱۱۸)
چنانکہ در انگشتہا خود حلقہا انداختہ پیوستہ با خود سخن می کرد، اما در محلی کہ ہوش داشت،
ابیات خوب گفتہ، این بیت بسیار می خواند کہ سے
بلائی مرگ و اندوہ قیامت چو چنبر ساخت ما را نخل قامت
این تخلص او مشہور است سے

خلق گوید مفلسی دیوانہ شد لاجرم دیوانگی از مفلسی ست
حضرت میر در شرح حالات میر مفلسی فرمودہ اند کہ در محل ہشیاری ابیات خوب گفتہ ولی
ابیات خود ننویشتہ، در جواب غزل امیر خسرو سے شراب خورده و ناستہ روی خواب
زودہ ہ ہزار طہنہ خوبی بر آفتاب زودہ، این چند بیت از و شہرت دارد سے
خطت کہ در چین حسن بقی و تاب زودہ ز سبزہ بافتہ چتری بر آفتاب زودہ
غرق و نمیدہ برویش ز خوابش بر جا نگار من بدو خسارہ گلاب زودہ
چہ وہ لقیست کہ محبوب دلنوا از بناز سری بر انوی عاشق نہادہ خواب زودہ
این غزل اول بار مشکل گوی واقع شدہ سے

۱۱۱ سادات دکان ۱۱۲ زیادت از فخری — در نسخہ ترکی کہ پیش ازین افزودہ است، مزارعی
مشہد داخواجہ حضرت نگاریدا دور

ای رخ و زلف تو مرا میم کی و لام دو
 چشم مرا براد تو خون جگر نسرا گرفت
 در ره عشقت آن دو لب پای و دم زد آبله
 گفت بوسه از لبم نسیم و نقد چون بری
 وز رخ و زلف تو مرا صبح کی و شام دو
 دیدہ من بیابہ من بادہ کی و جام دو
 ہست مرادین سفر گام کی و کام دو
 گفت اب اگر گرم کنی نقد کی و وام دو
 گدای مفلسی گدای خویش خویشیم گاہ گدای مفلسی
 دولت خواجگی نگر بندہ کی و نام دو

(رق ۱۸ اب)

مولانا عبد القہارؒ

از خوش طبعان شہر ہرات بود، دانشمندی داشت، اما خیال مولانا بہ کمیاء گری
 کشیدہ، در آن کار بسیار چیز ضایع کرد و ہیچ کار نتوانست ساخت، اما ابیات خوب دارد
 و در تلخیص امیر خسرو این مطلع ازوست کہ ہے
 شکم آمد آنچہ بردلہا خدنگ یار کرد، تیرا بر غیر خورد و بردل من کار کرد
 قبرش در خیابان در جوار مولانا فخرست، مطلع امیر خسرو اینست ہے
 دوش شمع از تازی من نالہ بسیار کرد
 طاہرا سوز درونم و ردل او کار کرد

۱۵ بوسہ دکذا،

۱۶ مولانا شریف الدین عبد القہار - برادر اکبر مولانا عبد الرزاق مصنف مطلع السعدین است، در
 فن سیاق و انشاء شعر مہارت داشت - بشرف گزاردن حج مشرف و معزز گردید، در ۸۶۹ھ در ہرات
 از عالم رحلت نمود، در مزار شیخ بہاؤ الدین عمر [مکہ حبیب السیر ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۷۱] مدفون شد -

[مکہ حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۷]

۱۷ کمیاء گری دکذا،

امیر بادگار

سیفی تخلص می کرد، واز امیر زاوگان اصل خراسان بود، واز غایت فناوی تکلفی کہ داشت بجزوی کہ از مستقلاتش حاصل می شد گوشه قناعت گرفته طریق ملازمت را گذاشت، و شعرا همیشه در مجلس او بودند و از ایشان ہیچ چیز دریغ نمی داشت، مطلع خوب دارد و از ان جمله است نظم

برتنت پیرامن نازک ز تحریک نسیم
ہست چون نوکیبہ ز زنده بر بالا نسیم

و این مطلع ہم از دست مطلع

سرومن سبزیست شیرین راست همچو نیشکر
چون بہ بالای قباہ برگ نی بستد کمر
(رق ۱۹) مزارش در سرپل است

ق ۱۹

۱۰ امیر بادگار بیگ سیفی خراسانی، از جمله امیرزاوگان حضرت صاحبقرانی و شاہرنخی بود و جد او امیر جهان ملک، امیر بزرگ امیر تیمور بود، امیر سیفی بر وزگار شاہرخ سلطان امارت موروث را بقتل مکتب مبدل ساخت و بعد با بر سلطان گوشه خمول نشست و بہ حیات مسکت راضی شد، این مطلع اورا است

۱۱ آدمی ای شمع و مجلس را چو گلشن ساختی
پای بر چشم نہادی، خانہ روشن ساختی

امیر سیفی، غیر سیفی عروضی بخاری است کہ معاصر جامی بود و ذکرش در حبیب السیر [ص ۲۴] -

ص ۲۴۱] آمد، وفاتش در سن ۶۸۷ واقع شد [تقی خلاصۃ الاشعار (سپہ نگار ص ۲۰)] [نیز ہر اک تذکرہ

دولت شاہ ص ۳۷۰ - خزینہ گنج الہی (سپہ نگار ص ۷۹) وغیرہ]

۱۲ بالاقبا (کذا)

۱۳ سرپل - شہری ست و خراسان - براہنہ انبار یا انبیر عملت شد [بیستہ بیچ - ص ۲۴۶] بابر در

سنہ ۹۰۶ بر ہمین مقام ہزیمت خورد [مرک باہر نامہ (از مجاہد بیورج) ص ۱۸، ۶۵، ۱۳۷، ۱۳۱، ۱۲۸]

مولانا طوطی

از ولایت تڑشیز بود در ملازمت بابر میرزا تربیت یافت جوان خوش شکل و خوش خلق
 بود، و در قصیدہ [بہ] تتبع مولانا کاتبی می گفت و قصیدہ موعظہ او را رسہ پنجم عقل اقبالیم
 سیدہ گنج ز راست و ولی چو در نگری، از دہاء ہفت سرت، نیک جواب گفتہ است سہ
 جہان کہ حجرہ شش طاق و خانہ دو درت ز چار رکن بساطش فعان الحدرت
 غزلش ہم خوب بود، این مطلع از دست سہ
 گوشہ بیخانہ از لعل روان گنج صفاست شکل چنگ از بہر دفع او دہان از دہاست
 در جوانی فوت شد و تاریخ وفاتش در ذکر آذری گفتہ شد

مولانا ویسی

کاتبی مشہور بود، اما شعر ہم می گفت و با وجود آنکہ سادہ و گول بود، چنانکہ فقیر بلکہ
 اکثر پارہان تعجب کردہ می گفتند، ایا، او بدین سادگی نظم چین می گوید

مولانا طوطی از تڑشیز بود در قہستان، من توابع ہشت، در ملازمت میرزا ابوالقاسم بابر میرزا می بود
 و قصاید غرا در مدح او گفتہ، مرد ظریف و نکو منظر بود، در علم طب ہم وقوفی داشت در سہرات در ۳۸۶۶ وفات
 کرد و این تاریخ از لفظ "خروس" برمی آید و از نتائج طبع امیر نظام الدین علی شیر مصنف این کتاب است، و
 اینکہ در تذکرہ دولت شاہ سنہ وفاتش ۸۶۷ھ آمدہ، درست نیت، بوقت رحلت غزلی گفتہ وصیت
 نمود تا آن را بر قبر او کتابت کنند - این بیت از ان جملہ است سہ

وقت آنست کہ از دام ہوس باز رہد طوطی روح ز بیداد نفس باز رہد

[ہک تذکرہ دولت شاہ - ص ۴۶۴، حبیب السیر ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۷۳: ہفت اقلیم ز خطی، لیسریخ

غزلہاں بد نیست، دیوان ہم وارو، و این مطلع از دست ۵
رقم بہ سیر باغ و طواف بنفشہ زار آرزو ہر بنفشہ مرا بوی زلف یار
سفر اختیار کرد و دوران بہ منزل آخرت رسید،

مولانا ساغریؒ

از ولایت ساغرست، در سلک شعراء شہر بہارت بود، و بقدر جمعیتی وارد اماں ساکش
غالب بود، در محلی کہ حضرت مخدومی (رق ۱۹ ب) نور اعزیت مکتبہ نمود و سی شاغری اظہار
آن کردند کہ در ملازمت باشند، اما در وقت رفتن ویسی بہانہ کرد کہ دراز گوشش تدارم و

در نقیہ حاشیہ ص ۶۱ [۳۵۲] وغیرہ ۵ حاشیہ: ولا ۵

ساہنگ بارانم کند آن تند خو در جنگہا اشکم بگویش می پرد چون سیل با خود سنگہا

۵ ویسی ہر وی - در معیت ساغری ہر وی (کہ ذکرش متصل است) عزم کعبہ نمود، الا در قبل از ارتحال
ویسی بہانہ ساخت و رو باز پس کرد [سہاک ذکر ساغری خزینہ گنج الہی (سپرنگر ۸۶)]

۵ حاشیہ ص ۶۱) معاصر مولانا جامی بود و در خدمت مولانا عبدالرحمن جامی تقرب تمام داشت و ایشان
گاہ گاہ با وی مطابقت می کردند، وقتی این دو بیت در حق وی گفتند :-

ساغری می گفت وز دان معسانی برده اند ہر کجا در شعر من یک معنی خوش دیدہ اند

دیدم اکثر شعر ہائش را یکی معنی نداشت راست می گفت آنکہ معنی ہائش را در دیدہ اند

این ابیات شہرت گرفت، چون بر ساغری خواندند، متغیر گشت و پیش مولانا جامی آمدہ گاہ آغاز کرد، ایشان جواب
دادند کہ ما گفتیم کہ "شاغری می گفت" کاتبان و نظریان اورا بتصحیف "ساغری" مانتہ من چکنم، سہاک سفینہ
خوشگو (خطی کلبیہ پنجاب) ج ۲ - ق ۱ ب: خزینہ گنج الہی (سپرنگر ۸۶) [۵ ساغری معلوم نہ شد کہ این
ولایت کجاست ۵ نور الدین عبدالرحمن جامی،

ساغری ہم بہانہ پر انگینت کہ ہر دو از دولت آن سفر محروم ماندند امیر ششم شہسپائی این قطعہ از برای ایشان گفت ۵

ویسی و ساغری بعزم حرم گشتہ بودند ہر دو نشان سفری
 بیک ازان راہ ہر دو وا ماندند آن یک از بی خری و این ز خری
 مولانا ساغری گرچہ بد شعر بود این مطلع او نیک افتادہ است ۵
 چشم و ربار من و ابر بہارست یکی نالہ زار من و صوت ہزارست یکی
 و این مطلع نیز از زنگین واقع شدہ ۵
 تا شنیدیم کہ توان لعل ترا جان گفتن آتشخی در دلم افتاد کہ نتوان گفتن

مولانا فصیح رومیؒ

دانستند بود، و بلازمت جوکی میرزا قیام می نمود، و کتابہ عمارات جوکی میرزا ہمہ اشعار
 اوست، قصیدہ مصنیع خواجہ سلمان را تتبع کردہ، و عجز خود را حال بد نگفتہ، و جواب مخزن
 اسرار شیخ گفتہ، و این بیت در نگاہ داشتن رازست ۵
 ہر نفسی گر بہ کسی بشنود بی شک ازو ہم نفسی بشنود

۱۵ تذکرہ اش در مجلس سوم ہمین کتاب مسطور است کما سیجی ۲۵ در یاد دگذا،

۳۵ غالباً از معاصران مولانا جامی بود، و در سفینہ خوشگو بضمین ذکر مولانا جامی مذکور است کہ مولانا رومی نام شاعر
 مرد بہ شعر و سادہ بود، و اخو کہ مردم، روزی مولانا جامی را برای طعام بخانہ خویش طلبید و التماس نمود کہ البتہ
 برای من چیزی بنویسند کہ بآن منشور نامہ در عزیزان فخر و مباہات کنم، مولانا براعات خاطر دی این رقعہ
 نوشتند "مولانا رومی فقیر را بجنور خود طلبیدہ مشرف ساخت و بخواندان و اشعار دلپذیر خود نواخت، پایہ شعرش

از ان بلند تر است کہ در تنگنای وزن بہ گنجد و کہ تواند کہ آن را بمیزان طبع بسجد [سہاک سفینہ خوشگو (خطی ج ۲)]

۲۵ مولانا نظامی گنجوی

قبر مولانا در شہر بہارت است

شیخ کمال ترقی

بغایت خوش طبع و زیبا بود، اکثر غزلیاں خواجہ حافظ نمٹس کریدہ و از جملہ ظرفاء متعین

(دق ۱۲۰) خراسان بود، فقیر بدین ادب بسیار آرزو داشتیم و ملاقات این نوع واقع (دق ۱۲۰) شد کہ فقیر در زمان سلطان ابوسعید میرزا در مشہد غریب و بیمار در گوشہ بقعہ افتادہ بودم، روزی در ایام وقفہ کہ از اطراف عالم مردم بطواف حضرت امام آمدہ مشرف می شدند، جمعی جوانان موالی و شش بطریق سیرورین بقعہ کہ فقیر بودم در آمدند، و ہر چہ بر دیوار ہا نوشتہ بود خواندند، بر سر یک بیت بحث کردند، اما آنکہ بزرگ تر بود آن جماعت را ملزم کرد، فقیر در ضعف حال از جانب آن جماعت سخن گفتم، ایشان اورا گفتند، این جوان بیمار ہم سخنی می گوید، او خود شیخ کمال بودہ کہ بزیارت آمدہ بود، بر سر بالین فقیر آمد و بحث و در بیان اندخت، جواب گفتم، از سخن خود برگشتہ مرا تحسین کرد و احوال تفحص نمود، اتفاقاً او ہم تعریف فقیر شنیدہ بود و ہوس دیدن داشت، چون اطلاع یافت خوش وقت شد و بر سر بالین فقیر نشست و در اثناء سخن این معامش کہ قلب حاصل می شد خواندہ

آنی کہ در ہوای سز زلف پاراست از سر گذشت اول و در آخرش بہت

در سر این سخنہا گذشت، چون شیخ بمنزل خود رفت تبرکات فرستاد و تا این جا بود ایم

تشریف می آورد، و آشنائی این نوع واقع شد، (دق ۲۰ ب) شیخ بہ گفت و از کہ (دق ۲۰ ب) باز آمدہ در تربت فوت شد و تربت اش نجاست و پدر مشارالہیہ حافظ نام داشت و شیخ و ایم

۱۵ [ساک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۷] ۱۶ [از ۱۵۵ تا ۳ - ۱۸۷۲] [ساک حبیب السیر

ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۶] ۱۷ گذشت دکان ۱۸ تربت عیدری دیار (دیار) در قہستان [ساک

یستریج ص ۳۵۶]

از غایت خوش طبعی قطعها مطایبه آمیز از برای اومی گفته و این قطعه از انجم است سه
 تا که حافظ طیب تربیت شد همه مردند از که و مه او
 موش و ز شربتش فناد و پرد مرگ موش است شربت به او
 و این قطعه دیگر از ورت سه

نزد حافظ سپاسی آمد رخت بکشاد و پیش او نشست
 پس حافظ بگفت از سرورد که سرم درونی کند پیوسته
 حافظش داد شربت بعلاج شربتش خورد و رخت را بر بست

در ویش متعور سبزواری

مرد در ویش و پرهنر کار و متقاض بود و اکثر ایام بصیام می گذرانید عرض تصنیف
 کرده و قصیده مصنوع گفته، مطلعش اینست سه

بس دویدم در هوای وصل یار کسی ندیدم آشنای اصل کار
 صنعت تصحیح پاکیزه واقع شده، این رباعی از ورت که رباعیه
 موجود چو فوره خود نتوان کرد بسیار حدیث نیک و بد نتوان کرد
 ایجاد چوبی قبول ممکن نبود آنرا که قبول کرد رد نتوان کرد
 در ویش در مابین چهل و پنجاه از عالم رفت مزارش در جوار خواجه طاق است

مولانا محمد معتمانی

مرد ظریف بود، اشعار و سیال و سایر منتقعات امیر خسرو را کسی بیشتر از و جمع

سه مولانا شمس الدین محمد معتمانی - سالها فرائض عبادت نزد سلطان ابوالقاسم بابر انجام می داد و در ملازمت

نساختہ دوران وقت در علم معما پیر جوانان ظریف شہر بود و مردم اورا پیر معمانی می گفتند
باسم یوسف این معما از دست : معما ۵

مراہوای سفر بود پیش ازین در سر چو صورت تو بدیدم نماز راه سفر
قبرش در شہر ہرات است

سید کمال کجولی

ساکن بلخ بود و سیاحت بسیار کردہ بود و کم جانی باشد کہ او نرسیدہ ، و در حالت او
محل تعجبست ، مشہور چنین است کہ پانصد ہزار بیت دارد و یک قصیدہ کہ ہزار بیت
از ان استخراج می توان کرد آنچه فقیر دیدم در فوت خواجہ ابونصر مرثیہ گفت کہ چند مصرع
ایمانش تاریخ فوت خواجہ بود و چند بیت دیگر مستغرق تاریخ کہ ہمیشہ فتور راہ نیافتہ
بود ، در واقع این کار را از سوق بشر بیرونست ، گویند عطار در اسطر کہ کردہ بود ، این مطلع
از دست ۵

ای روشنی از نور خست دیدہ جان را بر خاک نشاندست قدرت سروران

رقبہ حاشیہ ص ۶۲) میرزا سلطان ابوسعید نیز اعتبار تمام داشت ، جینی کہ سلطان ابوسعید اورا بہ تبلیغ
رسالت نزد حاکم شیراز فرستاد ، امیر حسن بیگ اورا مقید ساخت و بعد از زمانہ دراز اورا بخش
کرد و در ہرات نزد سلطان حسین بیقر آمد ۔ در آخر العمر بشرف گزاردن حج ہم مشرف شد [تذکرہ دولت شاہ
ص ۲۰۸ : حبیب السیر ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۹]

حاشیہ ص ۶۵) [ماک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۴] خواجہ حافظ الدین ابونصر
پارسا (متوفی ۵۸۱ھ) [ماک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۴۲] ،
تغ مستغرق - ہمہ را از رسندہ (فرہنگ اندراج) ،

عمرش از نو گدشته بود و قبرش در بلخ بجوار مزار امیر سرخ است

خواجہ موید مہینہ

از نصیر ماہ حضرت شیخ قدس سرہ بود، علوم ظاہر را تکمیل کرده بود و مجالس اولیاء
 (رق ۲۱ ب) گرم و پر شور واقع می شد و سماع خواجہ بسیار موثر بود و سلاطین (رق ۲۱ ب) تعظیم خواجہ
 را مرعی می داشتند، این مطلع از وست کہ مطلع

از مہ روی تو آئینہ جان ساختہ اند ^{۳۵} و اندران آئینہ ولہا نگران ساختہ اند
 [خواجہ موید دیوانہ] نظمش روان و سلیس بود، از پریشانی دماغ دعوی سلطنت کرد و در سرہان رفت این
 مطلع در جواب حافظ از وست ۳۵

چشم داریم ازان شمع سعادت پر تو کہ جہان ترا بدد روشنی از سر تو

۳۵ [ہاک جیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۸] ۳۵ شیخ ابو سعید ابو الخیر

۳۵ در نسخہ ترکی چنین آمدہ است :

”خواجہ موید دیوانہ

ہم حضرت شیخ اولادی دین اوزی آشفنتہ دماغ کشی ایہی اما نظمی روان و سلیس واقع بولور
 ایردی سلطنت دعواسی مار ایردی ہمول ایش دستیکا انی ضلیع قیلدی یار بو مطلع خواجہ حافظ جو ابیلر
 اینک دور کیم ۳۵

چشم داریم ازان شمع سعادت پر تو

کہ جہان را بدد روشنی از سر تو

گویا انی تلف ہلغاندا سونکا کین تا پیلادی یار کہ بریر دا قویغار ییلار

[ہاک جیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۷]

موسوی

میر عباد مشہدی موسوی تخلص می کرد، جوانی خوش محاورہ و خوش خلق و خوش
طبع بود، در فن معما ہارت تمام داشت و شعرا و مشہد ہمہ قدمستہ اور می کردند،
و ہر چہ او می گفت بسمع رضا و اطاعت می شنیدند، در جواب شیخ کمال این بیت
از دست ۵

گوی چہنت را کہ تا جز با خیال نمی ما صورت دیگر نیاید و ز فکر گفتیم پنجم
مطلع غزل خواجہ کمال اینست ۵
یار گفت از خیر ای نشان از فکر گفتیم پنجم
و نامی در تہذیب و تمدن ای گار گفتیم پنجم

شاہ بدیشان

علی تخلص می کرد، بسیار خوش طبع و مؤمن و پر سیرکار بود و چندین سال
بود کہ سلطنت بدیشان از فرماندان او بخاندان دیگر منتقل شدہ بود، عاقبت سلطان
ابوسعید میرزا آن مملکت تصرف کرد، این مطلع شاہ بدیشان است ۵
ما بسواد تو ترک جان و سر تو ہمیکہ کام جان ہر دم از دست پرتو تو ہمیکہ
مشار الیہ گویا در دست ما مان و در تہذیب شاہ بدیشان است ۵
است،

۱۵ شیخ کمال مجندی،

۱۶ در شاہ شاہ رخشاہ بدیشان است ۵

۱۷ مراد دکنان

این لعل

عجب بادشاهزاده خوش طبع و خوش باش بود و چیزها خوب از و نقل می کنند،
 این مطلع از و نقل می کنند
 ای ز لعل آتشیت در دل گلنارزار غیر دل بردن ندارد این دل مکارکار
 او نیز مقتول قاتل پدر شد

مولانا یوسف شاه

کاتب تخلص می کرد و در فن کتابت مرد متعین بود و خود را از زمره ظرفانی دانست
 این مطلع از دست
 ای جداگشته که دوری ز برهمنفسان مابین شهر بدین روز و تو در شهر کسان
 مزارش در شهر هرات است

یعنی از دست ابوسعید سلطان مقتول شد،
 در نسخه ترکی افزوده است:

مولانا عبید الصمد بدخشی

هم بدخشانندین دور سلطان ابوسعید مرزا زمانی داهریکا نگدی پادشاه انکا اوز تاریخن
 بو یوردی شنوی کوی ابروی مصنف کشتی ابروی بریتی وایتجین خیال قلبی قافیہ فی غلط قلبی
 ابروی فقرانی واقف قبلیغج فی الحال متنبل بولدی واطہارمنت داریتق ہم قیلدی و بوالیش
 انگ ہلمہ ضرار اسدالرشنا یق غم بسیب بولدی طوی تریفید اگویند لارد کردا و ایننگ
 شنوی سیدین دور کیم سه زماہی بیامہوی تاماہ بود سر آواز شان ذکر اللہ بود
 قیرینی دیلار کہ کوہستاند اور

خواجہ ابواسحق

ولد خواجہ موید مہنتہ بود، طالب علم و خوش طبع بود و اما بد خوئی و تکبر ہم داشت
این مطلع از دست کہ ۵

کشید از دست ما صحراء خار و دامن گلها بصر، قیامت دست او امن صحرا

سید کاظمی

مرد خوش باش و سبک روح، طبعش بہزل مایل بود و از حضرت بادشاہ بخواجہ
جہان برسالت رفت و در محل آمدن در عراق ماند و در شیراز فوت شد و در سپاہی
گری شہرت تمام داشت، نظمش روان واقع می شد و قصایدش در رنگ قصاید
بابا سودائی می افتاد، این مطلع از دست کہ مطلع

شکر خدا کہ قاضی شہرہری نیم (ق ۱۲) در سبک آدمی صفتا تم خری نیم

مولانا محمد معانی

مرد ظریف بود، خدمت اکابر رسیدہ و منظور نظر گردیدہ بود و در زمان
میرزا صدر معظم شد و بعد از ان در مجلس سلطان مقبول و مقبول و در ایام کشت
خود در شیراز بر سر تربت خواجہ حافظ گن بساخت و بابر میرزا را آنجا ضیافت کرد
اما یکی از خوش طبعان شیراز کہ از نظر میرزا اقتدایین شعر را نوشت کہ ۵
اگر چه جملہ اوقات شہر غایت کرد خدایش خیر دید آنکہ این عمارت کرد

۱۵ مولانا شمس الدین محمد معانی [مہاک عبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۹: تذکرہ دولت شاہ ص ۳۰۸]

میرزا اختیاری و سید سید علی میرزا با کمال کرم و در آخر حیات خود ہمراہ کوچک میرزا بدولت
 فتح مشرف شد و آنجا از عالم نقل کرو، بنام درویش این معما از دست
 چون بتایم روی از دست نام دوست عالی ر روی درویش نام اوست

خواجہ حضرت شاہ استرآبادی

مرد خوش طبع و خوش معاورد بود و خط نسخ تعلیق تقلید مولانا جعفر کرد و نیک نوشت
 و شعر را نیز نیک می گفت و در برابر لیلی و مجنون نید و زینب نام مثنوی گفته، این بیت
 از توحید آن کتابت ہے

ای چہرہ کشای ہر جمیلی نام تو شفای ہر عیالی
 زن مطلع ہم از دست مطلع

سایات ہر جا کہ افتد بر زمین گل برودہ (رقی ۱۲۲) نہ گل تنہا کہ ستر اسرگل و شکرود
 قیث در استرآباد و بروی مسجد جامع است

مولانا حاجی نجومی

مولانا حاجی نجومی بہر گل با گل بود، ہزل آمیز قطعہ ہا می گفت، این مطلع از و خوب

۱۵۰۰ حاشیہ و تفسیر در زمین کتاب می آید، ۱۵۰۰ خواجہ حسن خضر شاہ [نویسندہ] [نویسندہ]

۱۵۰۰ مولانا خضر ترمذی - سرآمد کتاب و رئیس الکاتبین دربار شاہزادہ بایسنقر [ماہک تذکرہ خوشنویسان ص ۲۵ -

۱۵۰۰ ۲۳ و غیرہ و جیب البیروج ۲۳ - جز ۳ - ص ۱۵۰]

۱۵۰۰ زیادہ در نسخہ حرکی باب = "بار میرزا مشہد دافت بولغان میل اول شہر غریب و خستہ یقیب اسروی قمر

تحریرین تقلید صحفہ تاریخی او مطلع اینک دور کیم

واقع شدہ ہے

باغیچہ آمد بیا جانا کہ قربانت شوم ہرچو چشم گو سفند کشتہ حیرانت شوم

[مولانا چمنان گفرتہ باشد کہ میر نوشتہ، اما در میان مردم چین مشہور است ع

عید قربانت وی خواہم کہ قربانت شوم آ

مولانا مسعود قمی

از کلانتران آن ولایتست و در محلی کہ از عراق بخراسان آمد شنوی او پختہ و غزاش

روان بود، اکثر ابیاتش رنگین می افتاد، سلطان صاحب قران تاریخ خود را بہ فرمود و

دوازده ہزار بیت گفت و یوسف وزینجا و مناظرہ شمس و قمر نیز گفتہ و نیک واقع شدہ

این مطلع از دست ہے

بنی تو چون در گریہ خوابم تو برد خواب می بیستم کہ آہم می برد

ہے

مشتاقم و دورم غم جان کاہم از دست مشتاقتران دور ترند آہم از دست

این مطلع در رقمہ نوشتہ بود و دیوان او در بیان مردم بہت، در شہر بہارت فوت شدہ از

۱۰ حیرانت گذار، ۱۱ زیادہ از فخری، ۱۲ قاضی مسعود قمی، از بعد از عمید مراد بہ

زمان خاقان منصور از وطن ہلوف بہارت آمد ملازمت امیر نظام الدین علی شیر افغانی کرد و چون در غم

اشعار بہارت داشت، حضرت خاقانی غم احوال بستہ مال خود را بوی رجوع کرد و نواجہ دیوان بہ نزدیک

بدو ہزار بیت در سہلک بیان آورد، ۱۳ یوسف وزینجا و مناظرہ شمس و قمر نیز از جملہ مستندات

اوست صاحب دیوان است [سہک حبیب السیر - ج ۱۲ - جز ۳ - ص ۳۳۳]

در جوار پیر سیصد ساله است،

حافظ پاری

بنایت خوش طبع و خوش صحبت و شیرین کلام بود، بیشتر اوقات تلاوت (رق ۲۳ ب) قرآن می کرد و علم قرأت را خوب می دانست و در باب موعظت و انصاف، این مطلع ازوست

گرم بر سر هزار آید بلا شایسته آنم که هستم بدترین خلق و خور انیک می دانم
و در مدرسه اخلاصیه جامع نهاده مزارش بسر کویچه صفا اتفاق افتاد

مولانا قنبری

از نیشاپور، در نظم چالاک بود و ابیانش خالی از چاشنی نبود، در مدح بابر میرزا این مطلع ازوست

این گهر باهین که در دریا را خضر کرده اند زین مشاعل آتش خورین که خون بر کرده اند

مولانا خسروی

مرد دعوی دار و بزرگ منش و تندخوی بود، گاهی که شعر خواست خواند و در کلام خود چنان ادغامی کرد که کس را مجال دخل نمی ماند، ضرورتاً تحسین بایست کرد، این مطلع

مولانا قنبری زهتاب، مرد عامی بود، اما قصاید خوبی گفت، اور مشهد و دقتی به هرات بسر برد، در مدح سلطان بابر

قصاید آید از گفت، [سک تذکره دولت شاهه ص ۴۶۵: هفت اقلیم دخطی]، خزینه گنج الہی (سیرنگ ص ۸۳)

مولانا خسروی ہری منقوی مشہور [تقی خلاصۃ الشعراء (سیرنگ ص ۲۰)]

ازوست کہ مطلع

زلزل یار وندانی گرفتہ حیاتی یافتہ جانی گرفتہ

مولانا زین

سبز واری الاصل بود، طبع دلپذیر داشت، اگرچہ عالی بود، اما اشعارش خالی از چاشنی نبود، با امیرشاهی بسیار صحبت داشته بود و بغزل گفتن میل می کرد، این مطلع ازوست کہ مطلع صنوبر تازہ خدمتگاری سروت جدا مانده شدہ دیوانہ ژولیدہ موسرور ہوا مانده

مولانا ولی قاسم

ملازم آستان با بر میرزا بود، خیر و دلیری بی حیا، اما بد شعری (ق ۱۲۲) در میان (ق ۱۲۲)

۱۱۱ تقی خلاصۃ الاشعار (سپزنگر ص ۳۰) ۱۱۲ دولت شاہ می گوید "از جملہ شعری سبطان محمد بایسنقر بودہ، بعد از وفاتش از ملک عراق بایل خراسان شد اساک تذکرہ دولت شاہ - ص ۳۶۹ : خزینہ گنج الہی (سپزنگر ص ۸۷) ۱۱۳ این اشعار برعاشیہ غالباً از مولانا خسروی است : " ولہ

روزی کہ آن خود شیدوش کاکل پریشان می کند
از شک روی ماہ را صد گونه افشان می کند
ماہ رویت آن چنان خوبت و در دور قمر
کافقاب از مہر ماروی تو می بازو نظر
چنان خوبت ماہ عارض و چاہ ز خدا نگر
ولہ کہ یوسف بتدا گردید و ہمیں قہار نش
چون دولت آن نیست کہ در پای تو میرم
ولہ ہر جا کہ بیم بہ منتی تو میرم
آب چشم خویش را رسوای مردم کرده است
ولہ فی دود ہر سوئی وانم کرا گم کرده است
سریت عشق و پردہ ہستی حجاب او
ولہ کہ بخت حسن و جملہ عالم خراب او
باغ بہشت را کل روزی تو آسب داد
ولہ کون زندہ در زندہ تو آسب داد

سخنوران شہرتی تمام داشت و در محلی کہ پیر بلاق میرزا شعراء ہرات را بشیر از برد او ہم در میان
آن بود و این مطلع از خوب و نادر واقع شدہ

نیم ملول کہ کارم نگو نہ شد بد شد شود شود نشود گو مشو چہ خواهد شد

اور شیر از فوت شد و قبرش آنجا است، در جواب سلطان محمود میرزا این مطلع

در گوش ما کش تو کہ این لعل نادر است کین چشم خون گرفته ازین داناہا پر است

زین مطلع نیز از دست کہ

در یاد لیم و ہمت ما فارغ از دست گردست ماتمی ست ولی چشم ما پرست

مولانا والہ

خالی از اشفتگی نبود و از لفظ بردہ تمہی شدند و اشعار ابدا می کرد، مردم او را این بہت

تشریح می دادند، وقتی کہ بابر میرزا در مشہد بود قصیدہ گفت، بروی قضا آراستہ، و بیستی کہ باسم

مردوح آراستہ بود، ایست

شاه ابو القاسم کہ شد در دور او خوش تر ز خسلد

مشہد سلطان علی موسی رضا آراستہ

دقیقہ حاشیہ ۷۳) بر حاشیہ صفحہ مذکور این اشعار غالباً از مولانا زینی منسوب است

از بسکہ چشم دارم کان مہ ز در بر آید از جاجہم چونانکہ او از بر آید

خدا مان رفت آن سرو آزاد ولہ در از رفت جان من دہ یاد

حاشیہ ۷۴) لہ فرزند میرزا جهان شاہ متوفی ۱۰۳۰ھ لہ شعر دکدا

لہ در نسخہ ترکی بہ عبارت باین تو سبب نیست، لہ [سرا کہ حبیب السیر - ج ۲ - ص ۱۹۲]

لہ و الہی سمرقندی [خزینہ گنج الہی رسپرنگ ص ۷۸]

مولانا حرمی

از شہر سمرقند بود، طالب علمی ہم داشت، این مطلع ترکی از دست ہے
 نچہ بیغلای شمع دیک ہجر تیکدایاریم کچہ لار آہ کیم گویدوردی داغ انتظاریم کچہ لار
 [مصرع آخر را چنان گفته کہ میر نوشتہ، اما اگر چنین باشد تجنیس می شود کہ آہ کیم گوید
 لودی داغ ہجر یاریم کچہ لار] (رق ۲۲ ب)

رق ۲۲ ب

[مولانا ترخانی

اند خورین ایردی سپاہ لبق صورتیدہ یور و ایردی حضرت مخدومی نور اینک
 اول شعری جوابیداکیم ہے
 ہی نہ مشکین طرہ ات برہرولی بندوگر دشتہ جان را بہرموی تو پیوند دگر
 بیویت اینک شعریدین دور کیم ہے
 مرغ دل پرگندم از سینہ بریان ساختم تا شکم پیش سگت ہر غلطہ پرگندی دگر
 بعضی مخادیم سمرقند و ابندکانو شکانداتر کچہ شعر ایقان دور مطلعی بودور کیم ہے
 تو شکالی بنداحرہ بولدوم اولسری دیوانہ سی کوک سرفانوس دور اول شمع من پروانہ سی

مولانا عشقی

از شہر ہرات بود و قصیدہ را پختہ می گفت و در فرستہ تی کہ سلطان ابوسعید میرزا

لے زیادت از فخری،

۷۵ تذکرہ مولانا ترخانی در لطایف نامہ نیست۔ از نسخہ ترکی بت نقل کردہ شد۔

آق سزای را تمام کرد و بہت کتاب از آن بشعر و شعر فرمود، او خوب گفت، و این مطلع در
تعمیرت عمارت از دستند

ای منتظری کہ طاق چو پروی دلبرست از خاک برگرفته دارای کشورست

مولانا عبدالوہاب اسفندی

مرد ابدال و ش و خوش طبع بود و صاحب منصب تھا و سبزوار بود، و در جواب دریای
ابرار امیر خسرو، این مطلع از دست ہے
این کہن اوراق گردون کش ز انجم زیورست کہتہ تار تخی بسی شاہان انجم لشکر است
در استر اباد فوت شد،

خواجہ یوسف برہان

از اشراف نیک حضرت شیخ الاسلامی احمد جامی قدس سرہ بود و در طریق فقر و فنا
سلوک می کرد و رسم تجرید و انقطاع سلوک می داشت و صاحب طریق اہل طریق بود و بیشتر
بشعر خود موسیقی می بست و عمل اصفہان را بدین مطلع خوب بست ہے
رسید موسم شنای و ذوق و عیش و طرب اگر گدا بمراد دل رسد چه عجب
در جام از عالم رخت و مزارش در حظیرہ شیخ است

۱۱۹۸ [از مصنفاتش رسلی مشتمل بر فنائات اکابر سلف در میان

مردم مشہور است، ۱۱۹۸ [از مصنفاتش رسلی مشتمل بر فنائات اکابر سلف در میان

۱۱۹۸ [از مصنفاتش رسلی مشتمل بر فنائات اکابر سلف در میان

و غیرہ، ۱۱۹۸ [از مصنفاتش رسلی مشتمل بر فنائات اکابر سلف در میان

مولانا مشرقی

از مشہد بود و بصنعت کاسہ گرمی مشغولی می نمود و دروشی اختیار کرده بخدمت میر محمد سوم

رسید و از خدمت بعضی عزیزان دیگر مستفید گردید و در شکایت روزگار غزلی وارودق ۱۲۵ (رقی ۱۲۵)

این بیت از ان غزل است

از چیت سرخ پنجه مرجان و پای بط گر خون بجای آب روان نیست در بحر

مولانا ہوائی

برادر مولانا مشرقی بود، از نقاشی بقدر وقوفی داشت، فی الجملہ کتابت ہم می کرد،

ظرفائی گفتند، اشعار خود بدول کشیدہ و ترتیب کرده بمردم می دید، تا در شہر شہرت یابد

و ہر گاہ بوی این معنی اظہار می کردند، خندہ و ہزل بر می گذراتید، این مطلع از وست سے

بہ گرد کوئی تو با صد نیاز می کردم نگاہ می کنم از دور و باز می کردم

این مطلع نیز از وی خوانندہ

زلف بریدہ را چہ کنی نارتاز بخش سری بعا شفقان سپید روزگار بخش

در شہر ہرات فوت شد و سزا بخش در جوار خواجہ چہل گزلیت

مولانا قبولی

مرو فقیر بود و در بازار چہ ہر دن مکت [] دینی داشت نگاہ می کرد و در غزل

۱۷ [ماک خزینہ کچ الہی رسپہ نگرس دہ] ۱۷ [] ڈکڑش در سین کتاب در محاسن اولی می آید کہ مکتب غزلیت

۱۸ [رسپہ نگرس ۸۲] ۱۸ [] مکتب نام دیدار از ہر بندہ ہر ہفت از کتبات اولی می آید کہ مکتب غزلیت

نزد فقیر آمدند که شب گذشته مولانا قبولی ما را طلبیده وصیت کرد که از عالم می روم و برای تکفین و تجهیز چیزی ندارم، صبح دیوان مرا پیش فلان یعنی فقیر برید و نیاز مرا بدورسانید و التماس نمائید که مرا در گورستان سادات مفرح بجا دفن کنند، چون صبح خبر گرفتیم از عالم رفته بود و ما بجهت وصیت دیوانش را آوردیم و این فقیر بی مقدار وصیتش بجای آورد، و دیوانش را (ق ۲۵ ب) بکشاد، این تخلص آمد که

(ق ۲۵ ب)

اگر قبول تو یایم قبولیم ورنه بهر دو کون چو من ناقبول نتوان یافت

مولانا محمد امین

این بلخ بود و از بسیار سادگی با سرتی زد، اکثر اوقات در حواشی نویسنده مانی گشت و لفظ دلیرم را هفت تین تین گفت پیش با بر میرزا آورد مستحسن افتاد، این بیت را که
ای سیاه چشم خطائی مرغ جان را با تو انس و ز سپه چشمان دیگر، همچو آب و لب سرم
میرزا یاد گرفته و دایم می خواند، مولانا در استرا با و از عالم نقل کرده است

مولانا سعیدی

از مشهد بوده کاسه گرمی می کرده، این مطلع ذوقائین از دست
ته بهر قطع هستی حیلده از صد جای انگیزم که تا یک لحظه با آن دلیر خود رای آمیزم
فقیر را این بیت از مطلع خوشتر می آید

(حاشیه حاشیه ص ۸۸) باندر چرخ چاوشش در بجای یازار ملک دا، که در متن نوشته است، بعدش در اصل ترکی

عبارتی است که ترجمه اش افتاده است از نسخه موجوده که بر قیاس عبارت ترکی افزوده شد

(حاشیه ص ۸۸) سه نیار (کذا) سه نسخه ترکی و: معروض در بجای مفرح، سه برعاشیه این بیت مرقوم است

شبہ بنشین و چندانی شراب بی حساب ہم وہ کہ نتوانم کہ تار و ز حساب از جای بر خیزم
در شہر ہرات فوت شد

مولانا رغون

بصنعت تخیمہ دوزی منسوب بود و از سایر نظمہا بمعجا بیشتر میل می کرد این معما
باسم محمود از دست سے
ای ز جام حق سرخوش سوی مخوری بہین زانکہ اشک خویش را پیوستہ وار در جبین

مولانا صدر کاتب

مرد آشفتنہ روزگار و بیشتر اوقات خود را صرف خدمت اترک می کرد و اگر لوندی
میشد بق ۱۲۶) نہ از خط و نہ از شعر یاد می آورد، و شراب اورا چنان مغلوب
ساختہ بود کہ [بہ] بیج کار اختیار نہ داشت، این مطلع از دست سے
ہرگز دل مارا بغمی شاد نکردی کشتی دگران را در ایا د نکردی
در شہر ہرات فوت شد

مولانا اپازی

دیداری عجیب و اطواری غریب داشت، سخنانش خواہ نظم و خواہ نثر مقدمہ مخمق
احوال و اوضاع اورا ازین بیت کہ برای خود گفته، معلوم می توان کرد سے

(بقیہ حاشیہ ص ۷۸) گلہارہ ز رویت مرا بر سر حرار کردست قبر پوشش مرا ز نشان بہار سے سعید نونہ ترکی با
(حاشیہ ص ۷۹) سے غنیمہ (گدا) سے نہ است (گدا) سے دینہ ترکی با تذکرہ اش معقل تر آمدہ

چادر شب خود رنگ گس وید ایازی نہ جامہ و نہ کرتہ و نہ موزہ نمازی

مولانا ایلسی

شاعر کم بضاعتی بود، اورا بدین متہم می داشتند کہ اشعار مردم بنام خود می خواند،
از ان جملہ این مطلع است سے

گر چہ می جوید دلم و دایم وصال یار را یار می جوید بر غم من دل اغیار را
این بیت از ہر کہ گوید باش محل مضائقہ نیست

مولانا محمد آملی

مرد ظریف و نازک بود و بخدمت مولانا شرف الدین علی یزدی رسیدہ و منظور
نظر گردیدہ، طبع او از نظمہا میل بہ جامی داشت، این معما باسم یونان از دست سے
نخواہم داد از خوبان گلچہر کہ خواہانم بمہ رویان بی مہر
پسرش نیز شاعر است بحل خود گفتہ شود، مدفن مولانا در نیشاپور است

درویش نازکی

از آدمی زاوگان مالک خراسان است (دق ۲۶ ب) و پدرش مدت حکومت شہر
کرد، اما او بخود ترک سپاہی گری دادہ بود بطور درویشی و تمد پوشی در مشہد گوشہ اختیار
کرود، این مطلع از دست کہ مطلع
منم کہ نیت مرا جز ہجام باوہ تنفاخر
بدار ساتی گلچہرہ کاسہا پڑا پرلہ

لے نوز ترکی بہ "سرہر"

مولانا کوثری

از بخارا بود بسیار خوش صحبت و شیریں گوی و مقبول بود، گویند روزی در حجره خود طبع می کرده یکی از موالی در آید، ہمہ در زیر دیگ نهادہ، مولانا گفتہ بکاسن طبع بدو مکن کہ می سوزی، این مطلع از دست کہ مطلع

در خیال پست خندان آن با دام چشم چشمه خونیت چشم ما کہ دارد نام چشم در شهرات فوت شد، قبرش در خیابانت،

سید مسلمی

اسفرائینی، مرد ابدال و ش بود، اما طبع خوب داشت، این مطلع از دست ه خال او نقد دلم از دیدہ روشن کشید، همچو وزدی کو متاع خانہ از روزن کشید

مولانا یاری

مرد طالب علم بود و در خانقاه ملک حجره داشت و دایم بعبا مشغولی می کرد، این

۱۰ ماشیہ : اشعار، ولہ ۱۰

ہرگز م بر وصل آن خود کام نبود دست رس
روم از پیش مردم چون رسد مشکین غزال من
تو دل جمع (ماشیہ مقطوع) ولہ
ما ہمین دہ عشق او بدنائی واریم و بس
ولہ کہ تعمیر نیابد تا کہ از تنبہ حال من

۱۱ اسفرائی رکنہ، - نسخہ ترکی بہ - اسفرین اینق الخ ۱۲ نسخہ ترکی بہ افزوده، تقریب اسفرین دادور
۱۳ نسخہ ترکی بہ = بجای یاری "نظام" دارد،

معجاباسم اسحق ازوست ۵
سخاوان طایر بخشنده دانہ کہ از اقبال دارد آشیانہ

[مولانا پارسی]

وزیر تازہ بود، اما در ویش سیرت و آزادہ بود، پچہتم او ضعف طاری (ق ۱۲۷)
شدہ نابینا شد، این مطلع ازوست ۵
کسم نشان سر موی از ان دہان ندید چنان ملولم ازین غم کہ کس نشان ندید

مولانا محمد مجلہ

از شوخ طبعان خراسان بود، اما بہزل خباثت بسیار داشت و از مردم شہر کم
کس مانده کہ بنظم یا نثر با او مطایبہ نکرده، این معجاباسم چردہ ازوست ۵
خری برگشتہ پالان سوی دہ تاخت چراگاہ دہ از گاو ان سپرداخت

مولانا محمد نعمت آبادی

در خدمت پہلوان محمد ابو سعید سلمہ اللہ تعالیٰ می بود، ہمیشہ پیش نمازی آن بقعہ
بدو تعلق داشت و چون ہمیشہ در مجلس پہلوان اہل شعر و معما حاضر بودند، او نیز بجمعاً عشق
پیدا کرد و پہلوان اورا ببعضی ظرفا سفارش نمود کہ در اندک مدت معنائیک آموخت و

۱۵ نسخہ ترکی بہ: سخن دان طایر بخشندہ الخ ۱۶ نسخہ ترکی بہ افزودہ: قبری گویا کہ خیابانہ دور ۱۷ از اصل

اسم شاعر افتادہ بود، از نسخہ ترکی بہ افزودہ شد ۱۸ "چنان بہ تنگم" نسخہ ترکی بہ ۱۹ نسخہ ترکی بہ افزودہ: پنجوا

عالم دین اونی و قبری اندادور ۲۰ نسخہ ترکی بہ افزودہ "قبری ہری دادور"

خوب گفت، اما ہم ہر ان ایام اور اقصا رسید، این معما با ہم کا کا از دست کہ معما
آنچه کردی بر دل از سید او گریا و آرمش
گویم از باکوہ، جان، من بفریاد آرمش

سید عبدالحق استرآبادی

جو ان خوش طبع و خوش محاورہ و خوش خلق بود و از ان عمل کہ قاضی ولایت
خوجان بعد از زمان بر شہوت خری داد و منسوب قضا گرفت، این قصہ گفت قطعات
ہی گشت و در شہر شخصی از خوجان کہ قاضی شود بعد از اسٹیٹ می شد
بر شہوت خری داد است قضا راق، اب، اگر خرمی بود، قاضی می شد

مولانا میر قمری

وہ سمرقندی بود، دکان صوفی داشت و ہمیشہ فرخا آنگان میں اندر، مورخ خور را
از استادان خیل می دانست، او در باب شکایت این مطلع از دست
نیست، آئین محبت کردن از بار ہی گاہ، دست می کردم از ان بار ہی گاہ
خطائی تخلص می کرد و در سمرقند فوت شد

مولانا جاویدی

مشرف صابون خانہ سمرقند بود، خوش انویس بود، دست میرانی نسیم کرده این

لہ نسخہ ترکیبہ: "کارر گاہ کورستان پیدا مدون دور" لہ نسخہ ترکیبہ: "کارر گاہ کورستان پیدا مدون دور"
دور" لہ نسخہ ترکیبہ: "کارر گاہ کورستان پیدا مدون دور" لہ نسخہ ترکیبہ: "کارر گاہ کورستان پیدا مدون دور"

بیت از انجاست

فلک بسکہ در موکبش تاخستہ بہر ماہ نعلی بینداختہ

قبرش در سمرقند است

مولانا جوہری

ہم از سمرقند بود و تجیاطی می کرد، طبعش نیک بود و بدیہہ روان می گفت، ترجیح
بندی گفتہ، بندش اینت

گہ بسنگم زنی و گاہ ہمشت بازی بازی مرا بخوابی کشت
و این مطلع تیر از دست

من کہ عمری ہوس پیروی دل کردم عمر بگذشت و ندانم کہ چہ حاصل کردم

حلوانی

نیز از سمرقند بود، طبع شگفتہ داشت، در ایام شباب فوت شد، بجهت آن سخنش
کتر شہرت گرفت، این مطلع از دست کہ

ز اہد قبلہ ما ابروی دلدار اولی تو مسجد کہ ترا روی بدیوار اولی
قبرش در سمرقند است

مولانا ریاضی

ہم از سمرقند بود، متعجب و متکبر و بدخلق بود، بعضی رق ۱۲۸، غزلہایش نیک

۱۲۸۶

۱۵ [ساک ہفت اقلیم (خطی)] = نسخہ ترکی بہ "جوہری" را بر "خاوری" مقدم داشتہ ۱۵ [ساک تذکرہ دولتشاہ

می افتاد و این مطلع از دست کہ ۵

ستاره ایست کہ در گوش آن ہلال ابرو ز روی حسن بخورشیدی زند پہلو
چون در این مطلع کاف رابطی بایست، فقیر باو گفتم، اگر این نوع خوانند بہتر است
کہ نظم

ز روی حسن در گوش آن ہلال ابرو ستاره ایست کہ با ماہ میزند پہلو
از روی انصاف مسلم بایستی داشت، چہل بنیاد کرد فقیر ساکت شایم

صفائی

جو ان سادہ بود، اما بصحبت جوانان سادہ رو شغف تمام داشت، از جملہ چیز ہای
کہ منافی طبع سادہ او بود، از وزانیہ (۶) می شد، این بیت از دست ۵
می نماید گاہ چو کان نعل شبرنگش بچشم چون مہ نوکز نظر سازد مردم غائبش
در سمرقند فوت شد

مولانا یوسف

بدیعی تخلص می کرد، با مولانا عصفائی می بود و اگر چہ در اوائل جہت سفر سن در شمر

(بقیہ حاشیہ ص ۸۴) ص ۴۷۳ [زیادہ در نسخہ ترکیب "قبری اوزرکی دادور" ص ۱۱۱] ہفت اقلیم (خطی)؛ حبیب السیر - ج ۳ - جزم - ص ۳۴۲ [

(بقیہ حاشیہ ص ۸۵) ۵ نسخہ ترکیب زیادہ: "اوز یاران لاری کما شتیار سمرقند داوت بوای"

۵ شغف (کذا) ۵ از ولایت اندجان بود و در سفر سن از انجا بسمرقند رفت و آغاز کتب نماییل نمود

پہا ازان بہرات آمد در علم مریض و منبایع و بدایع شمری و فن معانی و قوف ایل داشت "مثنوی ص ۱۹۰" در

خامی داشت، آخر خوب شد، و بشهرت آمد، بسیار صلاحیت کسب کرد و بواسطه عجبی
که داشت شوخ زبان او را یوسف صدقانی می گفتند و او بسیار متغیری شد، اما مرد
خوش صحبت بود و عروسی را نیک می دانست و اکثر صنعت شعری را نیک می گفت
این بیت از دست که

و مقصود جوان کج بحرین شد صوفی که بحر لای [در بیت از چشمه هر چشم گزایش

رساله معما نوشت و در آن فن کار با (ق ۲۸ ب) بسیار بود، باسم منصور این معما از دست

مرزبان شد منور خاند چشم که آمد دوست در کاشانه چشم

در سرخس فوشت شد و قبرش در خانقاه شیخ لقمان است

مولانا خاکی

از خدای خواجه کوسوی بود و در پیشی نام داشت، این مطلع از دست

نیازمند تویم ای بنام پرورده ترا زمانه عجب و لنواز پرورده

مولانا لطفی علیه الرحمه

یک کلام زبان نود بود، در شعر ترکی و فارسی نظیر داشت، اما [در نظم ترکی

راقیه ها شیر صفت ترن کذا [سکک حبیب السیر - ج ۳ - جزء ۳ - ص ۳۳۶] نسخه ترکی ب - یوسف شاه بدیعی

(حاشیه ص ۸۶) ۵۰ شیخ لقمان پرورده [در حبیب السیر از عقایدی بخاین بود، برای تفصیل احوال ناکر نفحات

الانس و خطی، صنعت اقلیم و خطی، اندکرة الاولیاء ۵۰ در حبیب السیر - و نسخه ترکی ب این بیت افزوده: -

گر بدین آید و بنوا گویشد بود منزگیم فی زلال خضر باید فی دم روح اللیم

۵۰ [سکک حبیب السیر - ج ۳ - جزء ۳ - ص ۱۹۹]

شہرت اور بسیارست و دیوان او مشہور، مطالع متعذر الجواب دارو، ازلان جملہ سے
 ناز و کلوک اچھو پلچہ پون پارگیوئی اوز حدینی یلیب بلیہ بین اوتسور ورتوئی
 یکی دیگر اینست کہ ۵

سیدی الی دلیرم منی اشفتہ ساخ دین سالدی کتند بونیو مہ ایکی غولاج دین
 بیشتر قصاید استنادان قاری گوی راجواب کردند و بیچ کدام این مطلع راجواب
 نتوانتند گفت ۵

ای زلف شب مثلت سایہ پرور آفتاب شام زلفت راجبای ماہ در پر آفتاب
 در محل رحلت مطلعی گفت و فرست غزل کردن نیافت، وصیت کرد کہ حضرت مخدومی نورا
 غزلی کند و در دیوان خود نویسید، ایشان نیز وصیت بجای آورده غزل تمام کردند و ثبت
 (ق ۱۲۹) دیوان خود کردند و مطلع آن غزل اینست ۵

رق ۱۲۹

گر کار دل عاشق با کافر چین افتد بہ زانکہ بہ بد قوی بی رحم چنین افتد
 مولانا در ایام جوانی بعد از آنکہ تکمیل علوم ظاہر کردہ، خدمت مولانا شہاب الدین حیا بنی رفتہ
 طریق صوفیہ را نیز مسلوک داشت، قبرش در شہر ہرات در وہ کبارست

یقیننی

شعر ترکی و فارسی می گفت، و شعرش بتا بود و از ابیات ترکی خود این را بہ یاد
 تمام بیخواند ۵

آہ کیم حاتمہ میتم یا و نادان ایلمکدین داد فریاد اول بفازی فنی جان ایلمکدین

لے عاشقیہ: " وہ ۵

ترا در دیدہ جا کردم کہ از مردم نہان باشی چہ دانستم کہ آنجا ہم میان مردمان باشی

اما در فارسی او این مطلع بد واقع نشده
 صبحی که دم بپهر نزد یکنفس توئی
 نخلی که بر نخورد از دیو بیچکس توئی
 قیام آورده دو برادرانت

مولانا اتائی

در قیام الاسلام بلخ می بود و از اولاد اسماعیل آنا بود، مرد درویش و خوش طبع
 و بنسب بود و شعرش در میان اترک آن ملک شهرت تمام داشت، این مطلع ترکی از دست
 ۵۰ اول عثم کهیم سو قراغیدار پر یک دل تورور غایت ناز و کله قیدین سو بیلده پیتسه بولور

مولانا مقیمی

از شهر هرات بود و از اصطلاحات صوفیه وقت داشت، چون ترکی گوی بود،
 موافق اصطلاح این طایفه ترجیح گفت: ترجیح
 سنسین اصلی وجود هر موجود سنسین اوزکا وجود غم نه وجود

مولانا کمال

از کوه صاف بود (ق ۲۹ ب)، نظم ترکی می گفت و شعرش در میان مردم همان نواحی
 شهرت تمام داشت و این مطلع ترکی از دست ۵۰
 ایرینتیک قلیدور نیشکرای جان بی یا غلیق کل داعی یوزونک بنده سیدور توئی یا غلیق

۱۰۰ حاشیه: حلقه زلف نگارم زیر زلف تابدار هست چون کوب خشنده در شبهای تار

۱۰۰ نسخه ترکی با افزوده: "قبری کوه صاف دادور"

مولانا لطفیؒ

معلوم تھا، اما بسیار طبع خوش داشتہ، این بیت ترکی از دست کہ ہے
 آثار کہ تا مانسک شکرے پسر کا یقماں ہو سج آثار ناماری
 اگر چه ترکاتہ است اما شوخ طبعی قابل می شود

مولانا سکاکی

از ماوراء النہر بود، اہل سمرقند اور اہل بابر معتقد بودند و بی نہایت تعریف می کنند،
 اما در محلی کہ فقیر در سمرقند بودم ہر چند تفحص نمودم کہ از نتائج طبع او چیزی معلوم کنم چنانکہ
 تعریف کنند پیدا نشد، اما از ہمہ جوانی کہ عاجز نشدند، سخن ایشان این بود کہ ہمہ ابیات
 خوب مولانا لطفی از دست کہ بنام خود کرده است، اما در ماوراء النہر امثال این سخنان
 مکار بہ بی مزہ است، این مطلع بمولانا سکاکی اسناد می کنند
 فی نازنے بو شپوہ دورای جلوہ کوزو کہ ستوخ شنگ کبک درسی طاؤس والیق ابستہ بو رقارہ دنگس

مولانا حاجی محمدیؒ

از آدمی زاوگان شہر سمرقند است، اگر چه در بعضی ادقارت از دجیر بلوخریب سوری
 اما این بیت از و خوب واقع شدہ ہے
 اوختتانی قامتیکغہ سنوبرنی بانغان بیچارہ پلما وکیہ الف دین یتاقنی

۱۰ "لف" در نسخہ ترکی بآ ۱۱ نسخہ ترکی بآ افزودہ "قبی معلوم ایماکس دا دور"
 ۱۲ نسخہ ترکی بآ "مرحاحے سوغدی"

نور سعید بیگ

از خوارزم بود و قوت و لطافت طبع از اشعارش معلوم می شود، این مطلع از دست ۵
 ما را درین دیار توئی و لنواز و بس و ایریم از تو گوشه چشمی نیاز و بس
 قبرش در مرو در جوار خواجه یوسف همدانیت

پهلوان حسین دیوانه

دیوانه تخلص می کرد، فی الواقع مرد ابدان و ش بود، زندگی و نامرادی هم داشت
 خالی از لطافت طبع نبود، این مطلع از دست ۵
 طوبی مثال سروی و شمشاد قیامتی من نصف قیامت تو چو گویم قیامتی
 در قریب مقبول شد

مولانا صالحی

از ولایت باخرز بود، بیشتر نثری می گفت، در تعریف خودی این بیت از نثری

پهلوان حسن در نسخه ترکی به ۵۵ مقبول گذارده است، خواجه علاء الدین علی الصالحی در ابتدا در حال با مر
 وزارت سلطان حسین بیقرار رسید اما چون بر بجزین و در عیال با خلم و نغمه ای با نثری داشت، مزاج میر علی شیرازی از او منحصر
 گشت، در آن اوقات خواجه این بیت نوشت: ما بزرگه شود معرکه ضربت شمشیر به معلوم شود قوت بازوی علی سیر
 این معنی سبب از دیادگدورت شد و بفرمان سلطانی معاقب و معاتب گشته شش سال در زندان بماند خواجه صالحی در مدت
 حبس آنرا اوقات را به کسب فنای مصروف ساخت، قرآن پاک را حفظ کرد و کتب متداوله را بمطالع آور و از کتب صیرج هر چه

اوست ۷

بیوہ ہر کہ او دعویٰ می کند چه دعویٰ کہ بی معنی می کند

ترا نیوہ شیرین اوراست تلخ چو سیب سمرقند ایوای بلخ

وزیر بود، بسبب ظلم و بد نفسی بسیاست بادشاہ رسید، قبرش در رزہ است، این بیت

نیز از اوست ۷

تافراق تو من دلشدہ را پیش آمد بصدانندوہ و غم و درد و بلا پیش آمد

خواجہ مسیب

از صانعی عجیب تر و غریب تر بود و از غفلتی کہ داشت، بسما نان کمر بنظلمہا

۷ دراصل محذوف، از نسخہ ترکی بہ افزودہ شد

۸ این ابیات بر حاشیہ "۷" ولہ

دل اسیر عشق و جان در کج غم گشت تمام حیران کار خود عجب

چون بگوہ از دل پر درد رساندم نال بگرت نون من و از سنگ بر آید نال

شبہا بیاہ یار مرا شعلہا می آہ باشد بسا این شعلہا پیش پیش شاد

آنچہ غمدا نشود گوش تو فریاد منست و آنچہ ہرگز نوزد بر آید است یومانت

شمع اگر دعویٰ کن باروی بزم آرای او در طریق عشق بای سعادت مزاری او

چون کشتی تنغ ز شرم تو سر اندازم پیش چکنم پیش کشتی نیت مرا پیش از پیش

چو آید صورت آن ماہ عالمتاب در چشم نی آید تر شادنی تا سو کہ خواب در چشم

مغنی ساز کردی نغمہ و ہواختی مارا با تشہ این حضور خود مشرف ساختی مارا

ای ز جور تو دل افکار و بگر ریش مرا لطف فرما، یا عشق افکار نو بیست مرا

عجب بستہ بود کہ ناگاہ از دیوان فتنابی واسطہ موجب سیاست شد و مردم از شتر او خلاص
شدند این مطلع از دست سے

گذشت عمر و ز غفلت من آن چنان مستم زنی است کہ بیچ توبہ نکردم کہ باز نشکستم
قبرش در خانہ اوست ر

رق ۳۰

مولانا بلالی

ندیم پیشہ و شیرین گوی بود، این مطلع ترکی از دست کہ سے
جان کو نکلو منی صفا اوتی سلہ گوید و رود نگرہ
ایہ کہیم کول بولدوم من دین کو کل تنندور دو بکرہ

میر سعید کابلی

خالوی فقیرست، طبع خوب دارد، بنظم ترکی میں او بیشتر است، این تجنیس ترکی

از دست سے

ای محب لاریتسا کمرہ کریازہ میہز کل عاقیدا خماری یازہ بیہز
کرمن اولسام ترہم فنک تا شیخہ کشتہ پر شوخ ایروردیب یازہ بیہز

امیر علی کابلی

برادر میر سعید کابلی بود، غریبی تخلص می کرد، جوان خوش محاوره و خوش خلق و

سے نسخہ ترکی بت: "بلان" سے نسخہ ترکی ب افزوده: "ہری دانوت بولدی قبی خواجہ طاق کورستانیدادور"

خوش طبع بود و اکثر سازها خوب می نواخت و خطوط می نوشت و از علوم موسیقی خبردار
بود، پادشاه دربارہ او التفات بسیار داشت، این مطلع ترکی از دست مطلع

ورد و حالیم دین اگر فانسل اگر ایکا سین
ہج غم یوق کیم منگاسین دلیر و دلخواہ سین

این مطلع فارسی ہم از دست ہے

چشم بچار تو ہر دم ناتوانم می کند
لعل جان بخش تو جانا قصد جانم می کند
در سمرقند بمرتبہ شہادت رسید

در ویش بیگ

پہر میرزا علی ایکو تیمورست، نسبش خود ہر اہل عالم تلماسرت مع
”در حسب نیز از نسب کم نیست“

جوانی اسرت رقی ۱۳۱، محب و نسب آراستہ و صبعش بحدیہ نظم و نلوب چہ ستر این سنس
از دست ہے

ہر بین نفیر فقیری کہ آشتہ ستم است کہ آتش دل دوزخا و کوش قلم است

در بقیہ حاشیہ ۹۱) ۲۱) نسخہ ترکی بہ از بودہ ”سلطان ابوسید میرزا علی“

شہر دا دور“ ۲۲) نسخہ ترکی بہ ”مور علی“

در حاشیہ ص ۹۳) ۲۳) نسخہ ترکی بہ از بودہ ”سلطان صاحبقران خاں بیگدلت“ اختیار قلبیہ سمرقندہ و قانعاندا

افاسی فنک قاتلی انی ہم شہادت غم تیکوردی قوی معلوم ایراسن“ ۲۴) اودا کدان“ ۲۵) این بیت در نسخہ

ترکی بہ بانفاظ و گیر آمدہ ۲۶) ”ہر بین نفیر فقیری کہ آشتہ ستم است“ کہ آتش دل دوزخا و کوش قلم است

میرزا بیگ

در انسانیت و اخلاق خویش یگانہ سمرقند و خراسان، بوی و در سپاہی گری سر آمد
چابک سواران، و ہنرش از نقود معانی غنی و طبیعتش ازین تعریف مستغنی بود، این بیت
ترکی از دست نظم

کوز و نک نہ یلا قرا بولوب دور کیم جانعہ قرا بلا بولوب دور
ذوالقافیتین است و قافیہاش طرز و نكس وقع شدہ، جواب گفتن پیش فقیر از محال است،
اگرچہ بر زبان او امثال این ابیات بسیاری گذشت، اما او ہرگز پروا نمی کرد و ہر جای
مے نوشت، ولی این مطلع او را فقیر تمام کردہ در دیوان خود نوشتم، مرقعش در سمرقند، در
مدتہ امیر احمد حاجی است،

امیر سید حسین اردشیر

..... بدین فقیر ہمشایہ پدر بود و در میان ترک و تازی یک اردن نامترکس

دقیقہ حاشیہ ص ۹۳) نسخہ ترکی بہ افزودہ: ابنای سنش دا انداق کشی یوق ایردی حیف نور حیفا، اندن ہم تاش

کتتہ پوروشیدا صنایع بولغاندر اراسد آلف بولدی جون فنا سیدلا بیغ غرق بولدی قبری متعین ایماس،

دعاشیہ ص ۹۴) ذوالقافیتس (کذا) ہ ہر ربان (کذا) ، گشت (کذا)

۹۴ نسخہ ترکی بہ "محفوظہ سہدا" احمد حاجی بیک سلمہ الد مدرسہ سید متعین مدفن، لاہیا دور مکانی روضہ

جنان درو صیفہ فردوس اعلیٰ و امکان بوسون" - امیر احمد حاجی "در زمان سلطان حسین بیازرا، ایالت ہرات و

بعد از ان سمرقند تعلق بہ او داشت [سفینہ خوشگو (خطی) ج ۲ - ق ۱۵ اب : حبیب السیر - ج ۳ -

ندیدیم، طبعش در تصوف خوب بود و در ایام جوانی علم ظاہر را اکتساب نمود و ہر چند سلاطین و در حضور ترتیبیت اوشدند اچنتاب کرد، اما سلطان صاحب قران از غایت لطف بامور سلطنت و خل واد و ترتیبیت (ق ۳۱ ب) کلی کرد چون با لطیف جانب فقر میل داشت عاقبت (ق ۳۱ ب) قدم بہمان وادی نہادہ در خدمت مولانا محمد بتا و کانی چندین اربعین نشست و مقاصد معنوی بسیار حاصل کرد و در ایام رندی و ناقش میان زندان خرابات بود و در ان کار کسی ازو بہتر اقدام نمود این قطارہ در ان فرصت گفتہ بود، بیہوش

چہ خوش باشد صبوحی با دلارام
بالب از قرح در دم کشیدن
چو غتچہ ہر دو در یک پیرن تنگ
بہم پچیدن و در ہم کشیدن

۱۰ فقیر (کذا)

۱۱ حال ہی بر نسخہ ترکی بہ مفصل تر آرد " اما آقوی داغیدا بو ترکیچہ بیت ہم اینک دور کیم:
الہی نور غرقانین لوکل کا بر صفا بر کیسل کہ خصیان ظلمتی السہ خراب احوال حیرانرور

مبارک مرقدی ایان دو جوی واکارز گاہ یولیدا اوز اتاسی ظیہ سیدا کنیزی دا دور

مجلس سووم

ذکر لطایف مخاویبی کرده است که بعضی را بملازمت
می رسیده و بشرف قدم بعضی مشرف میگرویده

از انجمله آفتابی که زبان بارای عالم آر اینش مباحی و اهل زمان را شرف نامتناهی
یسرست و محیطی که از لطایف طبع گوهر زایش حبیب اهل دوران پر از لود لود مکتون و
در اظهرست

حضرت مخدومی شیخ الاسلامی مولانا عبدالرحمن جامی مدظلہ

است که تا جهان باشد تلخ خاطر انور آن حضرت از جهانیان کم نگردد و سر سرور جماعتی دین
مختصر مذکور می گردد و بهتر و مهتر گردد و بی که درین رساله مخقر مسطور می شود آن جناب است از

له سخ دکذا، له مولانا نور الدین عبدالرحمن الجامی بن نظام الدین احمد بن شمس الدین محمد الدمشقی الاصفهانی
در خیر و جام در ۸۱۴ هـ مؤلف گشت - در تصوف از خواجه عبید اللہ احرار (متوفی ۸۹۵ هـ) و شیخ سعد الدین کاشغری
(متوفی ۸۶۰ هـ) کسب فیض نمود، در اول حال، نزد سلطان ابوسعید می بود، اما بعد از قتل وی رجوع به سلطان حسین
بمقرر کرد و تا همین حیات آنجا بسر برد و با میر علی شیر مصنف این کتاب روابط مخلصانه و عقیدتمندانه داشت، باین
طور که چون جامی از دارقباہ منزل بقارحلت گزین شد، میر علی شیر جنازه وی را بدوشش خود برداشت، و فاتحش
در ۸۹۱ هـ واقع افتاد [برای تفصیل احوال مرک تذکره دولت شاه ص ۴۸۴: حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۲۲۴ -
روضه الصفا - ج ۴ - ص ۴۲: هفت اقلیم (خطی)، سعینه خوشگو - ج ۲ - قی (خطی)، نشر عشق (خطی)، آنگده

نوشتن اسم مبارک ایشان سراسر و دکش و صفحہ خاطر از نظم روح پرور ایشان (دق ۱۳۲) (ق ۳۲) مزین و منقش است و درین اوراق چند بیتی ثبت کردن مناسب نبود، ہر آئینہ بدین رباعی بدعا ختم می کند مر با عیبہ

یارب بمومعانی در سگ عمانی بود دانش و فضل و گوہری نیک کانی
 کیم ایلا و نینک آنی اہل عالم جانی عالم ایکنابو جانی سمت ارزانی
 [چون ابیات میرا گرچہ ترکی ست اما قریب الفہم است، امثال این رباعی یا ہیتی کہ باشد
 فارسی کردن لایق نبود]

امیر شہنشاہ

از مردم متعین ممالک خراسانست و از خردی باز آمار طبع و نمودارہ ذہن از و ظاہر

[تفسیر حاشیہ ص ۹۶] مجمع النسخا: ریو - ج ۲ - ص ۶۲۳: برون - تاریخ ادبیات ایران - ج ۳ - ص ۵۰۷

وغیرہ، با برنامہ ترجمہ انگلیسی بیورج، ص ۲۴۱، ۲۴۴، ۲۸۵، ۳۰۵، ۳۸۳، ۴۰۶، ۶۲۰ وغیرہ]

[حاشیہ ص ۹۷] لے تبت (کذا) لے در نسخہ ترکی ب افزودہ: "طیف بود و در کم خوابہ نمودہ تبا بادانی کیم بر قرآن

اول حضرت نینک مخصوص ملازی ابردی نظم دریدن بر پیت یلماس سارہ ہم نظم ایلماس و نثر لاریدین بر کتہ فہم تیماس

صلسہ ہم مقصود غہ موافق دیلماس بارک اللہ کمال قابلیت مونیجہ ہونمای" لے نظام الدین امیر شیخ احمد

در تصوف معتقد شیخ کمال الدین سین گذر کتابی بود، ملاسین و اعظاکاشتی: ابیای ہی انوار سینی: تالیف نمود

در با برنامہ اورا شیخ بیگ، گفتہ - صاحب دوامین ترکی و فارسی بود، و تالیفات ہم گفتہ، غالباً در ۱۱۹۰ء از عالم

فنا بہ دار بقاشتاقت [سراک با برنامہ ترجمہ انگلیسی بیورج، ص ۲۴۴: ۲۸۶: با برنامہ طبع، بی، ص ۱۱۰ -

تذکرہ دولت شاہ - ص ۵۰۹، سینہ خوشگو (خطی)، ج ۲ - ق ۵: ریو - ج ۲ - ص ۷۵۶]

و اخلاق حمیدہ و معاش پسندیدہ از اطوار او باہر بود، بحضرت سلطان ابو سعید میرزا افتادہ
 و ملازم مخصوص گشت و اشعار او شہرت یافت و حال از مدت بیت سال زیادہ است کہ
 در ملازمت سلطان صاحب قرآن بمناصب رفیع و مراتب اعلیٰ مشرف است، چنانچہ
 [در] ہمہ امور مالی و ملکی مشارالہیہ و معتمد الہیہ، و برتر بلوچہ امارت ساکن است و بمسند
 تقرب متمکن، و بیچ امر تا ملایم منسوب نیست و دین و دولت چنانکہ انتظام حالش درجہ
 جلال یافت، احوال نظمش نیز اوج جمال گرفت، این مطلع قصیدہ حمیدہ او خوب واقع
 شدہ ے

شکرای دل کہ دگر بار بصد زیب جمال (دق ۳۲) گردن شاہد عیدت در آغوش ہلال

(دق ۳۲ ب)

و این مطلع نیز از دست کہ مطلع

دل چو شکستہ مران عاشق حسہ حال را سنگ جفا چہ می زنی مرغ شکستہ بال را

در سبلی و مجنونس در صفت بیماری بیللی این بیت خوب واقع شدہ ے

گوی ذقنش ز حال گشتہ مانند سب سال گشتہ

احیانا بنظر ترکی میل می کند این مطلع ترکی از دست ے

زید اہلی تسبیح ویب حیران فالور او باش ارا رشتہ جمہمی کورہ قطرہ قطرہ باشش

چون [از] اول حال تا اکنون بدین فقیر التفات و اتحاد دارد، اگر زیادہ ازین تعریف

او کردہ میشود، تعریف خود کردہ، ازین سبب اختصار کرد،

مولانا سیفی

از بخارا است و از آنجا آمدہ اکثر متداولات دیدہ و در اثناء تحصیل بنظم مشغول می گردید

ے مولانا سیفی عروسی بخاری (متوفی نزد ۹۰۹ھ) از تربیت یافتگان میر علی شیر است۔ صاحب دیوان بود، و

و طریق مثل را بغایت خوب گفت و اشعارش مشہور شد، این مطلع از دستہ کہ سے
 دل و صف میان نازک جانان من گفتی تکو گفتی حدیثی از میان جان من گفتی
 و برای اہل صنعت و حرف نیز لطایف بسیار نظم کرده و در ان فن مختصر عسلیت و این بیت از ان
 جملہ است سے

بت پرداز آدم (۹) گو کبسان بسیار د ایچ بر حال من خستہ منے پرداز د

رسالہ معما نیز نوشتہ باسم قبول این معما از دست سے (دق ۱۳۳)

بسکہ دل ہر دم بسوی زلف جانان میشود تا دل خود جمع میازم پریشان می شود

مولانا در ہوشیاری بسیار جوان با حیا و ادب است اما در سرخوشی ماہیتہ دیگر بہانہ نیم رسوا می شود
 مدین اوقات بتوبہ موفق شد، امید است کہ باستقامت ہم موفق شود

مولانا آصفیؒ

پریش و رویوان وزارت پادشاہ زمان مہر زوہ و شہباز چن انکہ تعریفی کہ کردہ سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹) بشنوی میل کتر می نمود صاحب رسالہ در ادب و عرفی است تاک حبیب اللہ علیہ السلام

ص ۳۲۱ (۳۲۲) بہفت اقلیم خطی، بایرنامہ (انگلیسی) بیروت، ص ۲۸۹، پانچ خطی، ص ۲۸۹

ص ۵۲۵: سفینہ خوشگوار خطی، ج ۲ - ق ۱ ب ۱

(حاشیہ صفحہ ۹۹) منہر غزل دکا (۱) سے بکے دکا (۲) سے بحاشیہ این بیت ہمازہ سے

در حالت تکلم از نماز کن ترا ہانش بیک کھیت گو یاد غنچہ ہانش

۹۹ خواجہ آصفی بن خواجہ مقیم الدین نعمت اللہ تہستانی - شاگرد مولانا جامی بود مدتی در دست مدظال مرید

الزمان بسوق بیروا در سن وفاتش اختلاف بسیار است - از یک کہ در ۹۲۳ھ فوت کرد صاحب دیوان ۹۲۴ھ

و حافظه اش نیز خوبست اما نه طبع خویش و نه حافظه خود را کار می فرماید و اوقات خویش بر عتانی و خوشیتن آرای می فرساید، این نوع صفاتش بسیار است، اگر شرح شود بطویل می انجامد

ابیات نیک دارد، این مطلع از دوست ه

نریخت دردی می محبت زویر گذشتت

رسیده بود بلای ولی به خیر گذشت

این مطلع ترکی هم از دوست که ه

بوی بلار کوز دین اول آرام جان دین کور ماویم

انگی کوز دوم دین بمانیق کور دوم آندین کور ماویم

باسم بهمن این معما از دوست ه

ای برسم سمند تو سر باد سروران

افکنده سروران جهان را بسروران

انشاء اللہ یراه راست آید در تتبع غزل مخدومی که ه

خاست هر سو فتنه گوئی فتنه جوی من رسید

برسمند ناز ترک تند خوی من رسید

این مطلع نیز از دوست که ه

نازور سرچین در ابرو تند خوی من رسید (ق ۳۳) فتنه را سر کرده اینک فتنه جوی من رسید

دین غزل تتبع این بیت که ه

ز آسمان هر سنگ بیدادی که آید بر زمین

کر و بخت بد مدد کان بر سبوی من رسید

چنین گفته است که ه

هر طرف چندین سبوکش دارد این رخ خراب

زان میان سنگ ملامت بر سبوی من رسید

(لغیة حاشیه ص ۹۹) مصنف آنشکده یک شتوی در جواب مخزن اسرار نظامی بدو منسوب می کند

[ساک حبیب السیر ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۱۶ : هفت اقلیم (خطی)، سفینه خوشگو (خطی) - ج ۲ - ق ۱۰۱ :

خزینة گنج الہی در سپر نگر ص ۴۱) : ریاض الشعرا (خطی)، مجمع التفاسیر (خطی) : ریو - ج ۲ - ص ۶۵۱ : فهرست انگلی پو

ج ۲ - ص ۱۰۵ عدد ۲۱۹]

وہ جواب ابن مطلع کہ ہے

مجنون کہ گویہ ویدشت پر از خون آل کرد

سہر جا کہ رفت خانہ ییلی خیال کرد

ابن مطلع اور بغایت خوب افتادہ ہے

مجنون لباس کعبہ سیہ دید و حال کرد

گویا پلاس خانہ ییلی خیال کرد

ابن مطلع اور بغایت مشہورست ہے

ما باینہ برابر نکنیم آن رو را

حیف باشد کہ دین دائرہ داریم اورا

ابن مطلع نیز تتبع شاہی علیہ الرحمہ است ہے

بسی خود را در آب دیدہ چون ماہی وطن دیدم

کہ تا قلاب زلفش را بکام خویشترن دیدم

مطلع امیر شاہی اینست ہے

خوش آن شب کان مہر خسار و زلف پر شکن یرم

بہار غافلش را سہزہ بر گرد آسین دیدم

آگوشہ میدروایم این بیت می خواندہ ہے

بدین جان بلاکش کس نکر دست آنچہ من کردم

درین چشم سیہ و کس ندیدست آنچہ من دیدم

مولانا بنانی

از اوساط الناس است و مولدش از شہر بہارت و قباہ است و از تعلیم و تالیف

شد و رشد تمام کرد (ق ۳۴) از او در ہر طرف ساخت و تخط و خلق پیدا کرد کہ بہ کمال عظمت نیک

نوشت و بفن موسیقی میل نمود زود آموختہ شد کہ بہ ہر نیک تمنا رفت کہ در ادوار دو

سالہ نوشت اما بواسطہ عجب و تصور باطل در دل مردم مقبول نشد و طریق فقر اختیار کرد

لہ تیغ اذہا لک زیورۃ از نثری ہے مابین کمال عین شہابی بنانی بنیاد نمونہ نام اناہو و عامہ

وریاضتہا کشید و چون بی پر بود کاری بسر خود کرد فائزہ با و نرسید و از طعن مردم در پیری تنوانست
 بود بعراق رفت و دران دیار نیز اخبارش بہین طور آمد چون جوانست و مقبل و شکستگی و
 غربت دید امیدست کہ بنفس او ہم شکست رسیده باشد، بہر تقدیر این مطلع از دست کہ مطلع
 بسرہ ہر کہ سہ کرد چشم یار مرا بسان سرہ سہ کرد روزگار مرا

مولانا کامی

آراو بہ است و از خردی مولانا محمد بخشی تربیت نموده، تحصیل او بجای رسید کہ
 مولانا از عہدہ سبق او بیرون نتوانست آمد و در تربیت او رجوع فرمود بدانشمندی بزرگتر
 چون سعادت مند تحصیل بسیار کرد، حالا طالب علم نیک است واقعا جوان بتواضع و ادب
 شد و مولانا رافی الحقیقت فرزند است، این مطلع از دست کہ سہ

زیقہ حاشیہ ص ۱۱۱) فاضل بود۔ در غم شاگرد محمد عیسی بن عبید اللہ بود، در موسیقی و خط بہرہ وافر داشت، می گویند میان او و میر علی
 شیروانی، مخالفت بود و بہاء علیہ بنائی ترک برات و خراسان نموده، بعراق نزد سلطان یعقوب رفت، بعد چندی بنائی
 قصیدہ در مدح توانی ارتقا نموده پیش او فرستاد الا این ہم رسول دی راہ پیدا نہ کرد، بعد از ان بنائی از تریس او بہ
 ماوراء النہر شتافت، و این حکایت عالی از حقیقت نیست زیرا کہ انداز بیان میردین اوراق ہم مشعر برانست، صاحب
 دیوان و شہوی موسوم بباخ ارم بود، در ۹۱۵ھ بمقام سمرقند در قتل عام اسمعیل صفوی، کشتہ تیغ شد [ہماک جیلیر
 ج ۳ - ص ۳۲۲: ہفت اقلیم خطی، مجمع النقائس خطی، ریاض الشعراء خطی، خزائن عامرہ - نشر عشق خطی،
 فہرست بانکی پور - ج ۲ - ص ۹۴ و ما بعد - عدد ۲۱۵ و ما بعد: سفینہ خوشگو خطی، ج ۲ - ص ۲ - ق

۱۰ [ب]

۱۱ ترتیب (کرا)

کسی کہ او سر و دستار من چسپند دگر نہ باغ چرا دستہ چمن چسپند

(ق ۳۲ ب)

این معما باسم نعمان از دست ہے (ق ۳۲ ب)

گنگی داد از گلستان خودم یار کہ از برگش تو نام خود بدون آر

امید است کہ از مردم متعین شود

مولانا عالم

دانشمند ست و بدرس و افادہ مشغولی می نماید، طبخش نیز بشعر ملائمت دارد و روزی در سردیوان قصہ بخواجه مجدالدین محمد عرض کرد و موافق مدعا عرضہ داشت نیز بخواجه داد خواجہ کاغذ مولانا را از ہم بکشاد و باز ناخواندہ در ہم پیچید و جانب مخالفان رعایت کرد، مولانا این بیت در آن محل گفت ہے

کارا را خواجہ مجدالدین محمد پیچ کرد کاغذ را ناخواند آنروز و در ہم پیچ کرد

این مطلع ہم از دست ہے

۱۵ [ہک مجیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۲۹] نامش مولانا کمال الدین شاہ حسین کامی این بیات بر

عاشیہ :-

نگرہ امی دل گشتیم چون الفت مشکابا	کہ باشد کار د و ایشان گدای از دست
آب از گل عذار تو چون یاد می کند	ولہ
تا کہ اسی شوخ شمع بزم عم سازی مرا	ولہ
تغافل کہ نیست خبر ماہ میسر بان مرا	ولہ
نہی لب تو نگار کہ شکر ستانبا	ولہ
و کہ تاب لب من از برود افروخت	ولہ

آیم بسریراہت پیوستہ ہچو خامہ کردی نہ بہرم از خطای ماہ ہچو نامہ
 [این مطلع نیز در جواب حضرت مخدومی (چیت آن زلف سپہ پیش رخس کافروختہ است
 شہپر جبریل از برق تجلی سوختت) این بیت از دست و حضرت مخدومی تعریف کردہ اند و
 خوب واقع شدہ ہے

نیت گل گل عارضش کتابی از خجرت ہر طرف خلقتی بردیش چشم پر خون دوخت
 این سہ مطلع مشہور نیز از دست ہے

نالہ قانون چو من از نگرہ جادوی اوست نگر رفتی غمی برداشتی از روی جان من
 فگندی ای صبا برقع ز روی دستمان من گوشہ چشمی بحال ناتوانی داشتی [(رق ۱۳۵) (رق ۱۳۵)

مولانا حسن شاہ

از شعراء قدیم است و از زمان شاپرخ سلطان تا بدین فرخندہ زمان برای اکثر سلاطین و
 اکابر ہم مع و ہم مرثیہ گفتہ این مطلع از دست ہے
 از لب یک سخن بخواہم گفت سخن زان وہن بخواہم گفت
 ندیم شیوہ و طبعش بہزل دلیت اشعار او در بہزل بسیار مشہورست از انجملہ برای مطہر عودی کہ خراہ
 جہت نتایج نیک مردم بر خر خود جہانمیدہ باوزرئی دادند ہے
 مطہر ہست اسم بی مسمی نجس را کی مطہری توان گفت
 خمزش بر خر جہد او نہ رستماند پس او را گیدی خرمی توان گفت

۱۵ زیادہ از مخزی لک مولانا حسن شاہ بہزل در متنی (۹۰۵ء) [برای تفصیل احوالش مرک صیب الیر -

ج ۳ - جز ۲ - ص ۳۲۰ : ہفت اقلیم (خطی) وغیرہ]

لک بر حاشیہ این بیت از مولانا حسن شاہ ہے

ز غیرت سبختم چون با پدر شد آن پسر پیدا چو بودی گشتی از ہم چو نیسی بی پدر پیدا

مولانا شامی

از دامغان ست، بسیار تحصیل کردہ و متداولات را مکرر گزرا نیدہ، اما در اسامی
موالی ورنیامد، بعد از ان بطیب مشغول شد و اکثر کتب معتبر را دید ہم در سلاک اطبانہ
پیوست شعر را نیک می گفت ولیکن اطبانہ داشت کہ شعر خود بنویسد بر ہر تقدیر این مطلع

ازوست

دیدہ را گفتم کہ در رویش بگستاخی مبین گفت گستاخی نباشد عین مشتاقیت این

مولانا عبداللہ باقی

در خدمت مخدومی نورانی باشد بلکہ از خویشان نزدیک اوست (رق ۳۵ ب) و
از سایر اصناف شعر بمثنوی مایل ترست، اگرچہ در اوائل جوانی کہ شعبہ ایست از جنون
ناطمانی داشت، حالا اوقاتش مضبوط و مقالاتش مربوط معلوم می شود، و بجای نامزنیاز
زواہر مقابلہ سوزگداز جلوہ می دهد، و درین تاریخ کہ این رسالہ نوشتہ می شد از خمہ جواب

لہ مشتاق دکن، لہ مولانا عبداللہ باقی خواہر زادہ مولانا عبدالرحمن ہامی بود در سنو ۱۲۹۲ھ در کنگ
حبیب الہیر - ج ۳ - ص ۳۴۶ - جنت اقلیم دہلی، از جمع انفاس دہلی، آتشہ - نوع - نفسی - شہ - شمس
دہلی، - بانکی پور - ج ۲ - ص ۱۱۲ - مدد ۲۲۲ - وابہ - دیوبند - ص ۶۵۲ - سپرنگر ص ۴۲۱
سفینہ خوشگوار دہلی، ج ۲ - ق ۱۳] علاوہ بر معدنیاتی کہ درین جا در شمار آید - ایک مثنوی شہادت شامی بنام شاہ
آمین صفوی ہم بصورت نامتام ازوست

کہ نظر نامہ تیوری بنام قرنامہ یا تیور نامہ ہم شہادہ دارد

اہلی مجنون و خسر و شیرین و ہفت پیکر گفتم بود، و در مقابلہ اسکندر نامہ بنظم ظفر نامہ اشتغال
می نمود، و شعرش در میان مردم مشہور و رواجش نامقدورست، و رنعت این دو بیت

ازوست ۵

نبوت را توئی آن نامہ در مشت کہ از تعظیم دارو مہر بر پشت
در تعریف جنگ این بیت اورا ہم نمی خوانند ۵
قنادہ دران پہن دشت درشت سزنا ترا شیدہ چون خار پشت

مولانا درویش مشہدی

می گویند سقیہ و بد زبان بوزہ، و بعضی عزیزان را ہجو ہا بد کرده، ازو عجب نباشد
چرا کہ ہر چند گویند طرف بدی نیک می رود، فقیر ازو جنون و آشفتگیہا دیدیم، اما از ہجو
چیزی ظاہر نساخت و در سایر نظمہا یک نوع طبع دارد، این مطلع ازوست ۵
آنکہ از اہروی او دیدمہ عید اثری رفت سالی کہ ازان ماہ نیامد خیری

[آنچه حضرت میر از سفاہت و بد زبانی او فرمودہ، صد چندان است اما مردم اورا (ق ۱۳۶)]

بدین مطلع درویشانہ معاف می دارند ۵

اہلی شیوہ روزی کن این نفس سگ آسارا کہ از در ہا و ونان بہر نان خالص کن مارا [

مولانا خرمی

از آزادگان شہر بہرست است، اما از آذنی گری درواثری نیست و بسبب بد مزاجیہا

۵ ظفر نامہ تیموری بنام مہر نامہ یا تیمور نامہ ہم اشتہار دارد، ۵ زیادہ از فخری

خود در شہر نتوانست بود براق رشت و از انجا عزیمت مکہ و مدینہ و بیت المقدس کرد و در آن
 ممالک پیادہ بخدمت مقابر اکثر انبیاء و مشائخ رسیدہ بلکہ دو بار بدین سعادت مشرف و سرفراز
 گردیدہ اما بواسطہ مہی و ولتی کہ در ذات او بود چون باز آمد از اول بدین معنی و بدفعلی بیشتر نمود
 القصہ از مداحی او زبان عاجزست و باوجود ہمہ طرفگیہا شعر نیز می گوید و در آن فن کسی را
 پسند نمی کند این مطلع از دست ہے

آوازہ رخ گل تا باز بر نیامد در بوستان ز بلبل آواز بر نیامد

سید قاضی

از شیراز است اور صورت غالب ملی بجز اسماں آمد و بغایت نامراد و واجب
 الرعایہ نمود و این فقیر بعزیزان سفارش کرده در شفقت او کوشیدہ چندناکہ ممکن
 و مقدور بود در اندک فرصتی چیز ہا غریب از و سر بر زد عاقبت کارش آنجا رسید
 کہ اینجا معاش نتوانست کرد رخت بد معاشی بسر کند کشید چہ این معلوم شد کہ آنجا بعد
 خوبی اینجا است کار ہا از زیادہ از آنست کہ راق و سید شرح توان کرد باسی جز
 باشد این مطلع از دست کہ مطلع

و گو آن فصل شد کہ لاله ز شمع در گیرد گل ز نانا شرباب لاله در ہر ہنگام
 ز مولانا اثبات الدین حنفی کہ شرح احوالش در پیش ہم آفتہ نوازش کند کہ در ہر ہنگام
 خوانند کہ ہے

رسید آن دم کہ بلبل در چمن مستی نہ سر گیرد گل ز نانا شرباب لاله کہ این در ہر ہنگام ز سر گیرد

مولانا مقبلی

از ولایت تزنیز بود و مرد ندیم شیوه و حکمت و مجالس بمثال او نظیر آوردن مثال
و نظیر داشت، این مطلع از دست که سے
مختب می گفت وی از روی حال باوه ارزان شد کجائی زر حال

مولانا شوقی

از ولایت جیحیک است، طبیعتش خوب و صحبتش مرغوبست، این مطلع از دست
سے یا غیر دیدمت بسخن کشت آن مرا لب را چوبستی از سخن آسود جان مرا

درویش حسامی

در اصل خوارزم است این مطلع ترکی از دست سے

سے در آن ترکی بہ تذکرہ "سید قطب لکڑک سمرقندی" آمده کہ در ریاض نامریت سے حکمک (کذا) : نسخہ
ترکی بہ "جیحکتو" یا بلقان [ماک لیرتہ پڑے ص ۲۲۲] خورگکو و سفینہ خویش می گوید "از اکابر شعرائے یزد بوده
در عہد سلطان حسین میرزا ظہور یافتہ - تا دم مرگ بی نشاء عشق مجازی بود، خیلی طبع رسا داشت، با اکثر شعرائے
عصر معارضتہ ہوا شدتہ، غالب اوقایب ریاضی می گفت [ماک سفینہ دخلی، ج ۲ - ق ۱۸: ہفت اقلیم]،
۱. کتب سے در نسخہ ترکی بہ تذکرہ حسامی نیت - وقت حسامی قارا کئی در ۲۲۲ ہ قحاق اذناد لہک تقی خلاصتہ
اشعار (سہ پگہ - ص ۲۱) [۱]

یارب آوان کو نکالدم زلفوںک ابھرہ متلا قالدی ترجمہ قیل کہ منگدن یادوی واییدی سنگافالیدی

مولانا ضیاء تبریزی

مرد شیرین حرکات و مقبولست و از جہت جنتہ اش اصحاب را بسط پیر می شود و

از تبریز بہرہ آہ نش بسبب تحصیل بود (ق ۱۲۷) و در اثناء تحصیل بیشتر مشغولی کرد و چیز ہا را (ق ۱۲۷)

۱۵ بر حاشیہ این ابیات :-

من بیدل بکوی آن پری چند آنکہ منشم کسی نگرفت غیر از داغ عشق او سردستم

بسکہ اعضائیم کبود از سنگ آن سیرین براسکس نہی دانم منم یا تودہ خاکستر است

خسق جمع اند بتظارہ چشم ترا نا بروای اشک و بران معرکہ را از سر

ہمچونی در غم او چہرہ زردی دارم گر بنام عجبی نیست کہ دردی دارم

فغان ای دوستان کمان لعل شیرین را ہوں نا بگشت و بیچکس بر سر زید و زین

در بیابان غم ازہ نشنگی ام و او نجاست زخم تیغ تو کہ چہ برت ز دریای حیا ست

خیز ترا از کج عزت سوی آن بگردیم از بسوی ما نیاید با روی او در

مگر شراب دیدانہ گوششد آن طاق اسد اما نہی قلمت از این بیت من

در زیر حاشیہ آمدہ آن

حسامی را از شاہان مجازی نیست در آسماں چہ از پہای زندہ او ہم لشکری دارم

تالم آب کہ بیرون برود از دل غم را ہم ترا ہم اگر آب برہ مسلم را

۱۶ ضیاء تبریزی یا ارو و باوی از توفی ششم از مرگ توفی خلاصتہ الامتار و سپاگران و

کنج البی (سپرنگر ص ۱۰۰) : نشر عشق و غمی

غوب اور روی نمود و این مطلع از دست ہے
 خوش آن ساعت کہ آپ شعر من شمشیر کین با او
 باسم خلف این معمار ترکی از دست ہے
 ای درویش لار باوہ دین خالی بلوہ دور پور تنکر
 رقیان جملہ بگریزند و من مانم ہمین با او
 تا تو تعالیٰ نخواند دین بر گوشہ بزر گوشہ سیز

مولانا خلف تبریزی

از شیخ زادگان البقیہ است، خلق پسندیدہ و فہم و فراست بسرمد کمال رسیدہ بواسطہ
 تحصیل از مولد خود بیشتر خراسان آمد و حالا مصاحب بدیع الزمان میرزا است و باسم عبیدی
 این معما از دست ہے

صد شکر کہ وصل و دست واقع شد باز
 نور دل و آب دیدہ مانع شد باز
 خورشید بدیع ما اگر غائب بود
 طلع مددے نمود و طلوع شد باز

مولانا محوی

از آدمی زادگان خراسانست و طبع خوب دارد و بعضی اوقات خاطر خود را تحصیل
 نیز می آرد اما با او ہوس جوانی و مصاحبت یاران پریشان اورا آشفتنہ و بی سرو سامان

۱۱۰ ہیری دکدا، ۱۱۰ زادگان دکدا، ۱۱۰ البقیہ - نزد بخوان در آذربایجان [ساک لیستریج - ص ۱۶۷]

۱۱۰ "سوز" نسخہ ترکی ہے۔ غایب نسخہ ترکی ہے، ۱۱۰ مولانا محوی ہروی (منتوفی ۱۹۲۸ء)

[ساک تقی خلدی اللہ شعار (سپزنگر ص ۲۱): خزینہ گنج الہی (سپزنگر ص ۸۲)]

می سازو، این مطلع از دست مطلع
 دودی کہ از دل من در شام غم بر آید
 این مطلع نیز از دست کہ مطلع
 ترکیب تن خاکیم از لای شتر است
 جمیعت ما در قدم باوہ ثابت

مولانا زکسی

از ہری است و تجلص مذکور (ق ۳۲) نظم می گفت، آنرا بہ آہی تبدیل داو جہت (ق ۳۲) ب
 آنرا پرسیدہ شد، جواب نیک نتوانست گفت و ہر جا کہ اندک معنی باریکی می بیند بہ تصرف
 کردن عادت کردہ، انشاء اللہ چنانچہ تغیر تجلص کردہ تغیر آن عادت کند، این مطلع از دست
 ۵ بیاض صفحہ رخسار او از مہ فزون آمد
 کشتادوم فال مصحف سورہ یوسف برون آمد
 ۶ این مطلع ترکی ہم از دست ۵
 جان او لور خالی باحت زین لب خت انید
 حس اییش کیم تور بلور لور ہری تو شمار تو ز کا نید

مولانا سابی

از مردم نیک عراق است و در خراسان فقیہان بسیار کتب کردہ، اول شعر مشغولی کرد

۷ [ماک خزینہ گنج الہی اسپرنگ مس ۱۵] ہفتینہ نو غنوا الہی ۱ - ۲ - ۱۶ ب : ہفت اقلیم (خطی)، ملازنگی ز
 ولایت ابہر پنجمال نمیدہ و افعال پسندیدہ موصوف بود باطالی مشاظرہ با داشت و صاحب دیوان است زمین ۱۹۳۲
 ۸ بطلان (کذا)

و آخر بجا و خط کوشیده و اکثر سازها خوب نواخت و در موسیقی کارها نیک ساخت، هم سلامت
نفس وارد و هم سلامت طبع، این مطلع از دست ۵

چنان بصورت آن آفتاب حیرانم که تیغ اگر زدم چشمم خون نمپوشانم
باسم امان این معما از دست ۵

نگارم اشارت بلب می کند اگر دیده نامش طلب می کند

مولانا جنتی

از خراسانت، طبعش بد نیست، اما بیچاره عقل ندارد و هم خالع، این مطلع از دست
۵ مطلع

بہی خوردن چوساقی ساغر می را دهن پوشد، چه شد کانرا بسر پوش سواد چشم من پوشد

مولانا انوری^۲ (رق ۳۸ ب)

(رق ۳۸ ب)

از جانب بلخ است و چون اشفته مزاجت گاهی سودایش غالب می شود که مزاج او

در بقیه حاشیه ص ۱۱۱ در نسخه ترکی ب عبارت مابین، قوسین نیست، که [ساک نشر عشق و خلی] [تلاها

سایلی عراقی غیر سایی همدانی است که تذکره اش در مجمع النفایس آمده،

در حاشیه ص ۱۱۱، این ابیات بر حاشیه از سایی است: وله

گر پای کتشم از ره عشقت سلامت یارب که ازین ره ببرم سلامت

اشک گمگیمم که بر مرثکان پر خون آمده وله غنچه های تر بود که خار بیرون آمده

بهر شهری که چون من بیدلی دیوانه باشد وله حکایت های او مشهور هر کاشانه باشد

از قانون صحت منحرف می گردد، و باز بزمحت بسیار علاج می پذیرد، و این مطلع از دست ۵
ای زتاب می تراهر گونه بر رخسار گل سبز باغ جمالت اندک و بسیار گل ۵

مولانا سمری

پسر مولانا علی شہاب الدین است کہ ذکر لطایف او گذشت ۳ و ابدال صفت جوانیت

این مطلع از دست ۵

بو و در دعوی با برویت مه نو نیز و تند دید چون خورشید کرد خود را کرد و غنہ (۱)

سید میرحاج

سید و طالب علم است، و همانا کہ الزام کرده کہ بیشتر قصیدہ گوید، احیانا غزل می گوید،

۵ این ابیات بر حاشیہ از نوی است : و لہ

چیزی کہ برم در ... (حاشیہ مقطوع)

تن زارم در آب وینہ می ماند بدان کاہی (حاشیہ مقطوع)

ہر طرف میرین خون دارم ز ہجران در ورون (حاشیہ مقطوع)

بیا کہ موسم گلشت باغ و باد و تابست (حاشیہ مقطوع)

۵ در نسخہ ترکیب اینجا تذکرہ مولانا قاضی ترشیزی آورده : ۳ گذشت گذشت (۱) ۵ گز و غنہ = ہم آمدہ

و جمع کردہ ۵ زماک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۲۲۱ : سفینہ خوشگو (خطی) ن ۲ - ق ۲ ب : ہفت اقلیم

خطی : دریا نشی اشعر (خطی) : خزائن عامہ - خلاصۃ الاشعار (سپزنگر ص ۲۱) : نوبت سنہ ۱۰۲۰ - ن ۱ - ص ۱۰۰ -

این مطلع از دست ۵

اگر در گوشه نغم دور از ان نازک بدن میرم
خللی در کار عشق آید همان روزی که من میرم

مولانا مانی

از مشہد است، جوانی صاحب جمال و ظریفست، و با وجود آنکہ پدر و برادرش در
کاسہ گری و نقاشی سرآمد استادان قلم رو خطا، و بشاگردی قبول ندارند، و ایشان را
بغلام و غلام بچگی قابل و مقبول نمی دانند، چون حسن جمال و کمال او بکمال است ہرچہ کند
از خوب می نماید، این مطلع از دست کہ ۵
چو در ریای غم و یوانہ سان با خود فتد جنگم گہی
در جنگم افتد سنگ و گہ سنگ افتد از جنگم

در بقیہ حاشیہ ص ۱۱۳ (عدد ۲۲۱ و غیرہ) سید قطب الدین الدبیبی کثر قصاید در مدح علی علیہ السلام می نوشت: تخلص در دیوان
قصاید میر حاج و در غزلیات السنی گور، قند، یعنی و بیون را منظوم کرده - یک نسخہ خطی در کتاب خانہ بانکی پور محفوظ
است. و فاش در ۹۲۳ م واقع شد - عند البعین السنی از گونا بادی (یا جنابا) بود اما صاحب ہفت اقلیم اورا بہ تون
منسوب می کند. ۵۵ قصہ دکدا

در حاشیہ ص ۱۱۴ (۵۵ مرم دندان) ۵۵ [ماک ہفت اقلیم خطی]: خزینہ گنج الہی (سپر گرس ۱۴) بسغینہ
نوشکو - خطی، ج ۲ - ق ۱۱

مولانا مانی مشہدی (یا لوسی) از منظوران ابو الحسن میرزا ابن سلطان حسین با بقر بود - بر حاشیہ بخط دیگر این الفاظ
مندرج است: "در خدمت محمد حسن میرزا اسر سلطان حسین میرزا کہ مشہور بکپک مرزا بود افتادہ از جملہ مقربان
شد و آخر در مشہد مقدسہ ہمراہ شہزادہ مذکور بہ دست اوز بکان بقتل رسید فی ۹۱۳ م"

[این مطلع نیز ازوست کہ رق ۳۸ ب) مطلع

بختہ تمکین یار در مقابل او چگونہ تازہ گرو و جراحیست دل ما

مولانا سلانی

در مسجد جامع ہرات خادم گنبد مکان است، طبع نیک و وارہ، این مطلع

ازوست مطلع

این پس از خون جگر کوز غمت حاصل من کہ بہر قشرہ کشاید گری از دل من

مولانا قاری

در خانقاہ جدید می باشد، مرد درویش و کم سخن ست، این مطلع

۱۰۔ در نحو ترکی بہ نیت ۱۰۰ پر حاشیہ این رباعی از مانی ست : " ولا
آنی کہ نہال گمشدن جان منی آنی کہ بر رخ شمع شبستان منی

آنی کہ چو خاطرم پریشان گزود جمعیت خاطر پریشان منی "

۱۱۔ مولانا شاہ محمد ابن حسن شاہ - در ہرات از کارا بریشم زندگانی بسر فرمود، کفریہ

گنج النہاں سپرنگر - ص ۷۹، نشر عشق و خطی ما

۱۲۔ [مراک عبیب الیہ - ج ۳ - جز ۳ - ص ۲۰۰، سہیل نوری، خطی، ص ۱۰۰]

نشر عشق و خطی، منتخب التوارث بر ایونی - ص ۷۰، سہیل نوری، خطی، ص ۱۰۰

و جیبہ الدین - خوشگو در سفینہ اورا عبد الواحد فارغی می گوید، اورینٹل کالج لاہور، ص ۱۰۰

زیادہ بود، ہر دو با اتفاق در ہندوستان آمدند، در سلسلہ وفات یافتند، اورغنی - ص ۱۰۰

وارد، صاحب نشر عشق آورده کہ فارغی عم زین الدین خوانی بود، و ہر دو شان - آئینہ مآذون

گردیدند - این ابیات بیش بہا مقبول بین اعرام و انجمن است

از بسکه آن جفا و آزار می نماید اندک تر تخم او بسیار می نماید

مولانا حبیب الدین

از جمله جوانان خوش طبع است که حالا در رسیده اند و کاتب نیک است
و از مائمه اصناف شعر طبعش به جا ملازم ترست ، با سم زین از دست
چشم نگهت گل را که ز دلخ من مست مشت خوشبوی ز مشک سر زلفت پیوست

مولانا شهباب

در خالقه مولانا نظام می باشد نحو و رسال است و بهما شغل تمام دارد
این سما با هم جای از دست

آنها که کنند دیده چون ابر بهار یابند یقین ورو وصال و لدار
در واکه ز آب ویره مجروح تو مرد بی روی تو ای ماه لقا آخر کار

مولانا ابوطاهر

از ولایت بهشتان است و جهت تحصیل شهر است آمده در مدرسه فقیر سبقت می خواند

در تقیه حاشیه شالی عمری که زان به وصل تو ام بهره مند بود ننمود آن قدر که توان گفت چند بود
انقصه در خرقه بهر شد شمار عمر مرایه وصال که داند که چند بود
اغیار دوش پیش تو بودند و فانی از دورها بر آتش حرمان سپند بود
رشته جمعیت ای یاران همدم گسید در پریشانی پریشانیت از هم گسید

(حاشیه ملاک) ای حکم (کتاب)

رقم ۲۹

این معما با اسم آدم از دست سه (رق ۱۳۹) عاشقان راول زمجرانش پس فریاد کرد تا که آمد از سفر آن ماه و دو بهاست او کرد

مولانا مشرقی

از مشهور است، جوان خوش طبع است، این مطلع از دست سه ترک من هرگز که جا و خندان زمین کرده، غایت زمین را چه صورتی خسانه زمین کرده، مشاراً الیه بغایت نا ابالی بوی تعیین و نوند بود، این مطلع هم از دست سه گیم دل بشکند که ساغر عیشم از دست افتد، میا و آدمی را شکسته و برکت افتد

مولانا وفائی

هم از مشهور است، این مطلع از دست سه کاش پیوسته بود آئینه پیش نظرش تا نظر جانب اغیار نمیشد و گرشش

مولانا حبیب

هم از مشهور است، طبع نیک دارد، این مطلع از دست سه چگویم حال دل با نمدنوق از پروردم، چه آثار صحبت ناما بهت از چه پروردم

مولانا قمرانی

از مشهور است، این مطلع از دست سه

له شکر و کمال، سه کت ازین کج الی، سه کت ازین کج الی، سه کت ازین کج الی
له و قالی کمال

خانہ دل مہر شد از داغ آن قاتل مرا تا پس از مردن بماند مہر او در دل مرا
این بحر و قافہ را خواجہ آصفی چنین گفته ہے

قاتل من چشم می بست در دم سہل مرا تا بماند خست دیدار او در دل مرا

مولانا فتاویٰ

ہم از مشہد است و خط نسخ تعلیق را نیک می نویسند، این مطلع از دست ہے
رق ۳۹ ب) من تولیدہ مویبا عقل از ان بیگانگی دارم کہ در عشق پی روی ۳۹ ب) روی سزویانگی دارم

مولانا الطفی ثنائی

از شعر ادظراف و نیک مشہد است، این مطلع او نیک مشہور است ہے
شد چو مہمان من آن شمع شب افزوز مشب کاش تا روز قیامت نشود روز امشب

مولانا عیاش الدین محمد

ہم از مشہد است و در اسم بابل این معما از دست ہے
مرا مہر می تا مہر بیان کرد نمی گردد جدا از دل زمانی

مولانا عبد اللطیف

ہم از مشہد است، و در چہار دہ سالگی این معما را گفته، و معلوم نیست کہ ہرگز
مثل این چیزی واقع شدہ باشد ہے
عاشق گریبان ز کج ہجر دور گلخن گریخت سپید ہر سوز گل و در ہوا اشک از چہرہ ریخت

مولانا سیالپی

از خراشٹار ولایت جوین است، مردوروش و کم سخن است، و این مطلع ازوست کہ ہ

مراوردیدہ نیک آمدقضاء کوه و ہامون ہم غم فریاد من دارم بلاء عشق مجنون ہم

مولانا داعی

از نواحی بلخ است، و در کسوت نمد پوشان می گروید، اما اگر چہ نامی سستنا، طبیعتش از لطافت عالی نیت، و این مطلع ازوست ہ

دلانتوان حریف اہل تقوی جاودان بودن بردردی کشتان ہم چند روزی می توان بودن بہ کمان گری مشہور است، و خود را بن معانی شہرت دادہ، ولی معانی کہ بکار آید از واستماع نیفتاد، این مطلع نیز ازوست ہ

تا بزلف تو سرد آوردم سر بدیوانگی بر آوردم

رق ۱۰۰ مولانا مشرفی

فرزند شہر ہرات است و مشرف قوشخانہ میرزا بود و بدان مناسبت مشرفی تخلص می کند، این مطلع ازوست ہ

گوہر اشک شمارہ یاری کردم شادم از دانشی خویش کہ کاری کردم

۱۔ نام قلعہ ایست نزد جہارم یا جہروم در ولایت فاریاب، تمام خواندہ با کردہ می باشد۔
 ۲۔ خارشاد یا خارشار یا خراشار [ماک یسترینج - ص ۲۵۴] ۳۔ خراشہ یا خراشہ
 ۴۔ این بیت برعکس از مشرفی است : و ملا

مولانا صلی

از مشہد است و حال دوران شاعر و خوش طبع اوست ، خطوط نسخ تعلیق را نیک می نویسد ، این مطلع اوست سه

چو بطفایش بدیم بنودم اہل دین را کہ شود بلاء جاہا بشتما سپردم این را

مولانا کوثری

از شہر بہرات است و از خردی باز قابلیت نظم در طبع اوست اما مشغولی نمی کند و این بدولت خواجہ آصفی است ، این مطلع از اوست سه

محتسب گرند باشد ویر را دروا کند بہر رندان بادہ از زیر زمین پیدا کند

مولانا ہلالی

از مردم ترک است و حافظہ اش خوب است و طبعش نیز برابر حافظہ اوست

دقیقہ حاشیہ ص ۱۱۹ ، ترک ترکش بنزدن در برقبای کل داشت ماہ نور تو سنن بر خاک رہ پامال داشت
ولہ دوستان ہر گز شبی در کوی او نسکن کنید مشت خاک از پیش گیرید یاد من کنسید

(حاشیہ ص ۱۱۹) رید (کذا) ۱۲ [ساک حبیب الیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۵۰ : ہفت اقلیم

خطی) : بیاض الشعرا - خزائن عامرہ - نشر عشق (خطی) - آتشکدہ - مجمع الفصحا - مجمع النفاس (خطی) -

باہر نامہ (ترجمہ بیورج) - ص ۲۹۰ - بانگی پور - ج ۲ - ص ۱۲۳ - عدد ۲۲۸ : ریو - ج ۲ - ص ۶۵۶ :

سپرنگر - ص ۴۲۴ : اندیا آفس - عدد ۲۲۶ - ۱۴۲۹ وغیرہ] مولانا بدر الدین ہلالی استرآبادی - می

گویند ، در ابتدای کادہ شعر ناقص می گفت ، ازین سبب میرغلی شیراز و برنجید - پس از زانہ باز بخدمت

میر حاضر شد و اکنون عدا حیت پیدا کردہ بود - میر بر و نوازش ہا فرمود - یعنی کہ عبداللہ خان از تک

خیال سبق دارو، امیدست کہ توفیق یابد، این مطلع از دست ہ
 چنان از پانگتند امروزم آن رفتار و قامت ہم کہ فردا بر تخیرم بلکه فردا قیامت ہم
 [ظاہر] دعاء حضرت میرقبول افتادہ کہ مشاعر الیہ بعد دعاء خود رسید و در شعر بہمہ
 اسلوب بہارت تمام پیدا کرد و نادر زمان خود گردید و دیوان جمع ساخت و
 چندین مثنوی گفت، یکی بیلی و مجنون و دیگری (ق ۴۰ ب) شاہ و درویش و
 دیگر صفات العاشقین، از بیلی مجنونش این دو بیت در تعریف بیلی است ہ
 پاکیزہ تی چو نقرہ خام نازک بدنی چو مغز بادام
 چشمش زاعنی نشسته در باغ ابدوی سیاہ او پر زارغ
 در کتاب شاہ و درویش این بیت در صفت تیر انداختن شاہ گفته ہ
 استخوان را اگر نشان کردی پیر را مغز استخوان کردی

در تصیہ حاشیہ ص ۱۲) ہرات را مفتوح ساخت، ہلالی در مدح خان قصیدہ انشاد کرد۔ خان
 را این قصیدہ خیلے خوش آمد۔ و ہلالی را بجز رکاب بنواخت۔ این امر باعث حب و مابقانی لنگ
 و مولانا شمس الدین قہستانی گردید۔ با میای ہردو، بنا بر الزام رفض، ہلالی کشتہ تیغ ستم گردید۔
 این واقعہ بقول بعض در ۹۳۶ھ و بقول جماعتی از اصحاب سیر، در ۹۳۹ھ، یوقوع پیوست۔
 ظہیر الدین بابر، در تزویجات خود، او را شاعر سست می گوید۔ مولانا ہلالی، در مثنوی شاہ و درویش،
 عاشق را درویش و معشوق را شاہ قرار دادہ۔ با بر این معنی را لایق تحسین و آفرین، منی پیدا کردہ
 می گوید، این تخیل خبیلم کردہ و ناپسندیدہ است بہت اینکه مولانا ہلالی "بکہت مصلحت مثنوی خود یک جوانی
 بادشاہ را بسایر بی ادبی کردہ است" سپہ نگار آن را مثنوی پر از معارف تقویٰ قرار دادہ و
 رپو (فہست نگار موزن بریطانیہ، آن را معرا از حقیقت می گوید۔

روایت تزویجات، ہلالی حافظہ قوی داشت و او را کمیناً چہل ہزار بیت حفظ بود،

دعاشیہ ص ۱۲) سہ زیادت از فخری،

و در صفات العاشقین در نابینائی و پیر شدن نه لیا در فراق یوسف گفته است
 غم پیری سمن بر سنبلیش ریخت ز آسب خزان برگ گلش ریخت
 سیه بادام او از جور ایام شد از عین سفیدی مفرز بادام
 و مثل این ابیات خوب او بسیار است، اما اینها همه نیست، و آنچه می بایست [

مولانا دوست محمد

در شهر هرات از محله مرعنی است و در شعر و معما طبع او بسیار خوب است، این
 مطلع ازوست است

بلاست از تو بدل هر زمان جفای دگر جفا که بردگی می کنی بلائی دگر
 این معما با سم آصفی ازوست است
 هر سحر باد در مدیوی ازان گلزارم مین دل سوخته بر باد صبا بیدارم

مولانا صبحی

از خوش طبعان رشید خراسان است، این مطلع ازوست است
 کسی که صفحه روی تو در نظر دارد کی از مطالعه خواهد که چشم بردارد

رقم اول، مولانا قبولی

رقم اول

قندزی، بسبب تحصیل بطرف خراسان آمد، مرد فقیر است، اما دماغ او عالی
 از پریشانی نیست، این مطلع ازوست است
 خانه ای عاقل چه کار آید من دیوانه را چون نمیدانم من دیوانه راه خانه را

له مسب دکذا، له خوش دکذا، له بسب دکذا،

مولانا جانی

از ولایت خورجانی است و اول ریحانی تخلص می کرد و بمناسبت مولدش تخلص جانی داده شد، یک نوع طبع دارد این مطلع از دست ه
تاجلوه کرد خط او لب یار سبز سرخ آتش علم زد از دل افکار سبز و سرخ

مولانا آفتی

از مشہد است و بخلو آگری نسوب می دارند، این مطلع از دست ه
خدا کند خیال تو ہر زمانم شاد کہ از وصال تو گروم جدا خدا کند

مولانا زلالی

از ہری است و پدرش مرد درویش است و غزل فرشی می کند، چون
گاہی از چشمہ و ہنس زلال نظم ظاہری شود، زلالی تخلص داده شد، این مطلع از دست ه مطلع
لیلی عذاری می رسد و امن کشان در خون من دیگر ندانم چون شود حال دل مجنون سن

سید نقیبی

مردیت، بمناسبت امیر عبدالقادر نقیب تخلص نقیبی کرد، این مطلع از دست
دیدہ ام تا شدہ از ماد رخ یار خدا دل جدا خون شدہ و دیدہ خونبار جدا

سہ خورزان عند الباقوت "جیل بیاب ہمدان" و حب بیان نزہت القلوب پنج رسالت از

قصر حنف قیس تا خورزان، و چہار فرسنگ از و تا سد آباد از تاک نزہت القلوب سہ رسالت

سہ ظاہر این زلالی عزیز زلالی خوانساری است سہ نقیبی در کندان

امیرباشمی

رق ۲۱ ب) کیونست گری مشهورست، طالب علمی ہم دارد و رق ۲۱ ب) این مطلع از دست خوشتم زانرو کہ تیرش در دل ناشاد جا دارد کہ خواهد یاد کرد از من خدنگ خود چو یاد آرد

مولانا صاحب

از ولایت کیود جامه است، طبع خوب دارد و شطرنج غایبانہ را نیک می داند اما از چون چاشنی دارد این مطلع از دست مطلع دوستان تا کی بگویش منعم از رفتن کنسید ترک رفتن چون نخواهم کرد ترک من کنسید معمارا ہم خوب می گوید و ہم خوب می کشاید، این معما با سم پاینده از دست س ای شاه حسن از دل جبرج هر کسی بیند سپاه بی سرو پا هر طرف بسی

مولانا بابلی

از ولایت اسفر این است، او ہم از چون خالی نیست، اما طبعش نیک است این مطلع از دست که سه بہت در سینه پیکان سنگارہ من جان ز دل تنگ ز جان این دل خون خوارہ من

منبع: منبہت کاری، آنچه از زروسیم بردستہ شمشیر و دستانہ و کاند کو بند (فرہنگ استاد راج) است کیود جامہ ولایتی بود و رنگ ما زندان، در مکر کہ ہی تیمور خراب شد، حاصل آنجا برستم و انگور و غار بسیار بود و ساک نزد ہتہ القلوب ص ۱۰۰ (میرتربیح ۳۷۵) [۳۷۵] عالی (کذا) بابلی (متوفی ۶۹۳) ساک قفقازی خلد منہ الشعارہ (سپزگرہ ص ۲۱)

مولانا قوسی

بسیار قابلیت دارد، و نود و سپاہی گری میل تمام دارد و دعوی بہادری نیز
 می کند این مطلع از دست مطلع
 چو بر من وقت جان بازی لباس خوشین پوشد کسی خواهم کہ روز مرگ پر تابوت من پوشد

مولانا قوسی

بیشتر اوقات در مشہدی باشد، مروا شفته روزگار و لوندست این مطلع
 از دست کہ مطلع
 ولم پیشوا شد از امر و عزیز است بی بی توانی همیشه پیشوا است

مولانا وواغی

در سخن بر سر ہزار شیخ (ق ۴۲) نقیہ قدس سرہ می باشد و گوی با مردم و دنیا و
 اندک سودا و معاملہ حیرت مرایش می کند این مطلع از دست کہ
 جستم آن زمین را بالا چسبہ غیب خندید و گشت آن مہ جانی کہ نرسد بہ

مولانا قوسی

بنو اتی او بہ درختند کہ بان می باشند و در شعر بسیار چاشنی و در بیان بسیار
 لہ سخن رکذا - شو رنگ بتا " داعی " منونی شدہ از مرگ تقی مولانا و اشعار دیگر
 شہ شیخ افغان پرندہ کہ ذکر سخن گذشت
 شہ سخن رکذا

ماہ من امشب بنور خویش این کاشانہ را ساز روشن، ورنہ آتش میزیم این خانہ را

مولانا مجنونؒ

از مشہد ست و طبعش در غایت شوخیت، و چپ نویس و خوش خط مثل او کم بودہ است بلکہ نبودہ، ذاتش نیز مقبول اقتادہ این مطلع از دست ہ بو عظمیروم و زار زار می گریم بدین بہانہ ز ہجران یار می گریم

۱۔ این بیت بر حاشیہ ہ

تا گم نکند ببل نالان رہ گلزار گچ ساخت علم جامہ خود بر سر ہر خانہ

۲۔ [تذکرہ خوشنویسان - ص ۴۹ - مجالس المؤمنین : حبیب السیر - ج ۲ - جز ۲ - ص ۳۵۰] -

میر علی اکائب ہروی المتخلص بہ مجنون، شاگرد سلطان علی مشہدی بود، در عربی و فارسی و شعر و خط تمام

داشت - چندی در بخارا سکونت کرد - ہمراہ عبداللہ خان اوزبک بسیاری ماند و گویند بہ استاد ہی پسرش

مومن خان سمرقندی داشت - شاعری مثال بود، این اشعار از دست ہ

چشم صا و زلف دال و قد الف طرہ لام است و دہان میم مراد

بکک استاد ازل زین پنج حرف عدالم بر روی جان مانہاد

عمری از مشق دو تا بود قدم همچون چنگ تا کہ خط من بچارہ بدین قانون شد

طالب من ہمہ شاہان جهان اند و مرا در بخارا جگر از بہر معیشت خون شد

سخت از غفہ درونم چہ کنم چون سازم کہ مرانیت ازین شہر ہی بیرون شد

خوشنویسان جهان ساعز عشرت نوشتند ساعز عیش مرا بین کہ سر سرخون شد

حسن خط بہر خلاصی ز جنون می جستم وہ کہ خط سلسلہ پای من مجنون شد

شاعر نادر سخن و ساحرم در فن خط نیز بسی ماہرم

نیق میحازہ و نم می چکد آب حیات از قلم می چکد

مولانا ملک

از ولایت باختر دست^۱ و خود را از اولاد ملک روزن می خوانند و ملک نیز بدان مناسبت تخلص می کند، و آنانکه با او مطایبه دارند ملک گاو پیم می گویند، تا مدت سی سال نظم بر زبان او جاری نشد، بشعر میل کرد و اشتغال نمود، این مطلع از دست^۲

صدقہ گزینی و محبت روایت باو حدیث و عشق تو اینها حکایت^۳
[این مطلع مشہور نیز از دست^۴

دقیقہ حاشیہ ص ۱۲۶

چند دروادی خطی کتی ای دل تگ و پوی
بشو این نکته و چون من بشین فارغ بال
ہنج چیز است کہ تا جمع نگردد باہم
ہست خطا شدن نزد خرد امر محال
قوت دست و وقوفی ز خط و دقت طبع
لماقت محنت و اسباب کتابت کمال
گر ازین تیغ قصور است یکی راحت
ندید فائدہ گرسچی نمائی صد سال
حافظ ہدایت حسین در حاشیہ ذیل تذکرہ خوشنویسان می گوید "در تذکرہ شمع انجمن میر علی کاتب مجنون
را معاصر جامی گفته و در مرآت العالم مذکور است کہ وفاتش تقریباً در ۹۲۲ واقع بوده و از مصنفات
او دو کتاب یکی المسمی برسم الخط و دیگر المسمی بخط و سواد در کتاب خانہ برٹش میوزیم موجود است"
نسخہ یوسف زلیخا جامی بخط میر علی کاتب در موزہ لاہور است

د حاشیہ ص ۱۲۷) ۱۲۷ باختر (کذا) ۱۲۷ سب (کذا) ۱۲۷ زیادہ در نسخہ ترکی ب: "مشہد
دین دور خواجہ علی زین الدین کم اول بر دام تعین کشتی و خانقاہی ہم بار اینک اولادی دین دور طبع
نینک ملایتی معاد افنی تعریف قیل فوجہ بار احمد اسمیغہ بو اینک دو کیم سے بجانبی کہ دلم را رقیب می خواهد
نخواہد آمد و روی حبیب می خواهد" ۱۲۷ زیادہ از فخری

در چمن صبح به پوی تو گذاری کردم روی گل دیدم و فسریاد هزاری کردم

آتش زده عارض آن سرو زوا ترا تا آب دید دیدہ صاحب نظران را

(رق ۲۲ ب) شب نفاق تو روز مرا سپید دارد ز روز من همه کس را خدا نگه دارد

این سخن و ذوق را که خواجه حافظ گفته رسد مژدع سبز فلک، دیدم و داس مہ نو

بادم از گشته خوش آمد و هنگام ورود اکثر تهنیت کرده اند و مولانا بنامی چنین گفته

می کنم جامه خود در ره می خانه گرو که مرا جام می کہند به از جام نو

امیر محمد صالح چنین گفته کہ

شب عیدم بقدر کرد اشارت مہ نو من و میخانه و گرجان گرو و جامہ گرو

مولانا جلال الدین

از اولاد خواجه علی بن ابی طالب است کہ یکی از مردم متعین مشہد است، و طبعش بجا

چند آنکہ تعریفش کند بہت، با سہم احمد بن محمد از دست

بجائی کہ دلم را رقیب می خواهد نخواہد آمد و روی حبیب می خواهد

مولانا موسوی

خود را بشرف منسوب ساخته پیش مردم شعر باری خواند، اما پیش آنانکہ احوال او خیر دارند

مقررت، کہ طبع خواجه نظم نیست، و بدین طایفہ زوادہ بنام خود شعری فریاد، این مطلع ازان

سالہ متوفی ۹۲۱ھ [تہذیب الشعراء سپرنگر ص ۲۲]، نیز با برنامہ بیورج سن ۱۸۵۰ھ مصنف

شبیانی نامہ

سہ این بیت بر حاشیہ

ہر گاہ کہ خواہم یک نظر آن روی زینا بنگم از ہم چشمہ بر آن ازل بعد جا بستم

جملہ است سے

جام شراب را سررندان حباب شد بسیار سرکہ در سر جام شراب شد

مولانا امینی

پسر محمد علی امین است کہ در مجلس دوم ذکر از گذشتہ جوان پسندیدہ و در نظم طبعش
ماہم، این مطلع از دوست : مطلع

یار در سلسلہ نماز و عتایم دارد (ق ۱۲۲) باز دیوانگی عشق خسرا بجم دارد (ق ۱۲۳)

مولانا محمد طالب

بچہ ن سفت جوانیت، طالب علمی نیز دارد، اما بشطرنج بسیار مشغولت، گاہی
بعجا مشغولی می کند، با اسم محمد امین معما از دوست سے

ندارم جز دو زلفت یار و غمخوار مرانی یار و بی غمخوار گذار

مولانا زبیر کی

از خوش طبعان شہر است، ولی نفسش بزم صحرای مناسبت دارد سے
در راقہ عشق سنا سے بنما نوشته است در کوبہ و دشت لاله جگر گوشہ

مولانا وحیدتی

یکدیگر نظمی دارد و عالی از عالی نیست، این مطلع از دوست سے
کشتہ امینی حال از آن عالی کہ بر سار است آفرین بر سانی کین نقطہ پر کار است

مولانا نوریؒ

از جانب مروست، طبعش غریب طلب و مشکل پندست، این مطلع از ورت کہ ۵
بنگ نرم کن ای چرخ استخوان مرا مبار خنہ کند تیغ دلستان مرا

مولانا زمانیؒ

پسر مولانا محمد آملی است کہ در مجلس دوم ذکر او کرده شد، وفاتی تخلص می کرد، از روی
التماس بزمانی تغییر داده شد، چرا کہ ملازم بدیع الزمان میرزا بود و ہم امیر احمد حاجی و اشعارش
ہم مشہورست و دیوان نیز دارد آنکہ بامردم کلان شریک شدن مناسب حال او نبود این
مطلع از ورت کہ ۵

دق ۲۳ ب، دق ۲۳ ب، آب دیدہ کم ہرگز نشد سوز دل زارم گمہ کر خاک تسکین یابد این سوزی کہ من دارم

مولانا سوسیؒ

مرد آزادہ مجردست، وقید ندارد، و اکثر اوقات در مدرسہ عالیہ گوہر شاد بیگم می باشد
و بی فائدہ ب مردم مصاحبت نمی کند، و ترود زیادتی بخود راہ نمی دہد، امید کہ ہمہ را این دولت
نسیب باشد این مطلع از ورت مطلع
مجردان کہ ز قید زمان آزادند نہ صید گشتہ بدام کسے، نہ صیادند

۱۵ نوری مروی (متوفی ۱۰۹۳ھ)؛ [ہرک خلاصۃ الاشعار (سپہ نگار ص ۲۱)] ۱۵ ہرک نشر عشق (خطی)
امیر احمد حاجی در زمان سلطنت حسین بیگرا، تمام ایالت ہرات در ورت داشت۔ در عہد ظہار شاہ در سنہ ۱۰۹۳ھ
در گذشت، ۱۵ ایات برعاشیہ مقطوع گشتہ،

مولانا ہلاکیؒ

از شہر ہرات است، و از غایت استغنا [و] فقر ب مردم ترک و ارباب جاہ
اختلاط نمی کند، و بنا مراد می مشغول است، و در ملازمت مخدومی نوراً بزیارت مکہ
نیز مشرف شدہ، زہی موفق بندہ کہ اوست گاہی نظم می گوید، این مطلع از دست ۱
بی غمت دم نمی تو انم زدو دم بنیم نمی تو انم زدو
[این مطلع نیز از دست ۱

دہن تنگ تو و غنچہ تر ہر دو یکی است اشک گلگون من و خون جگر ہر دو یکی است]

مولانا غباری

اکثر اوقات در سرکار استرآباد و جوین و بحرآباد می باشد، و مرد فقیر است، این
مطلع از دست کہ ۱

شب کہ می انتم بہ پہلوی سگ آن و لفرود خواب و چشم نمی آید زشتادی تا بروز
[این مطلع نیز از حضرت امیر نیشتر ۱

وی چو پیش آمد براه آن دلبر غنامرا من ز شرم اورا ندیدم، اورا استغنا مرا
خط غبار خوب می نوشت، و بدان سبب رق ۴۴۷ غباری تخلص می کرد، و در موسیقی
مہارت تمام داشت، در آخر عمر ویانہ شد، و با وجود جنون در غزال^۱ نقلی است و شہت

۱ [مہرک خزینہ کبج الہی دسپندر ۱، ۱۰۱] ۲ [مہرک خزینہ کبج الہی دسپندر ۱، ۱۰۱]

۳ [مہرک خزینہ کبج الہی دسپندر ۱، ۱۰۱] ۴ [مہرک خزینہ کبج الہی دسپندر ۱، ۱۰۱]

۵ [مہرک خزینہ کبج الہی دسپندر ۱، ۱۰۱]

۶ [مہرک خزینہ کبج الہی دسپندر ۱، ۱۰۱]

گرفت و این بیت میان خانه بود
بی خبر بودم زوی سنگ جفا تا که مرا
از برای دیدن خود ساختی آگه مرا

مولانا ریاضی

از ولایت زاوه است، و مرد مبدل الاحوال و قاضی آنجا بود، منافی منصب
فقا از و کار با صاور شد، و معزول گردید، و قید و مصاور با کشید، و بسی زحمت با
با رسید، گاهی و عظمی گفت، و بر سر منبر شعر می خواند، و وجد و حال می کرد، و
می گریت، و دست می افشاند، این مطلع اوست
ملک شسته باب خضر اگر دامن من بودی هنوزم دست دور از دامن جانان من بودی

[مولانا طاهری]

از استرآباد است، طبع بد ندارد، این مطلع از دست
خوشم بعشق و گرم روز و روزگاری نیست مرا به نیک و بد روزگار کاری نیست

سید حزینی

هم از استرآباد است، طبع خوب دارد، این مطلع از دست

این بیت بر حاشیه از مولانا غباری است :

درز مندی را که داغ گلرخی بر جان بود بهر شستن آب گرم از دیده پر خون بود

[سماک حبیب الیبر - ج ۳ - جزء ۳ - ص ۳۴۲] از مشاهیر شعرای خراسان بود، نظم فتوحات و حالات

سلطان حسین بیقر اشتغال می نمود - الا معلوم نشد که تکمیل پیوست یا نه چند گاه بقفاد ولایت زاوه سرفرازی

داشت، اما بواسطه شکایت کلمانزان معزول شد. زاوه، در قهستان نزد ترشیز [سماک لیتریج ص ۳۵۶]

وادی ہجران کہ نبود غیر درد و غم در و باخیال او فراغت دارم از عالم در و
 [پوشیدہ نماںد کہ مشائخ الیہ سید حسن قاضی است کہ میزبتخلص یاد کرده این مطلع نیز از ایشانست
 سے تیان بہجرتو آسان وداع جهان کردن ولی وداع تو آسان نمی توان کردن]

(رق ۴۴ بی)

رق ۴۴) مولانا مہدی

ہم از استرا با دست ، و این مطلع از دست سے
 ساقی نبود بی ادبی با عجب از ما با مردم مستقیم نیاید اوسبب از ما

مولانا طایفی (۹)

از زیارتگاہ است و این مطلع از دست کہ سے
 من کہ در خیل گمانش جا معین ستام از غبار آستانش دیدہ روشن سا ستام

میر لوند

مرد قلندر و جہان گشتہ است و عالی از فضلی نیت ، این مطلع از دست سے
 رخس را ماہ گفتم شہری از گفتار من پُر شد زوندانش سخن گفتم دہان من پر از در شد

سیدزادہ منشی

ابلوک و ش جو امیست ، اما طبعش چاشنی دارد ، این مطلع از دست سے
 یار بر حال من اغیار از فغان من گریست بر زن و بر حال من ہم دوست ہم دشمن گریست

لے زیادت از فخری ، لے ابوک یعنی مذفق و دو رنگ و زہنگ انداج ،

مولانا عاصمی

از آدی زاو پاء شہرست و طالب علم و نظم نیز می گوید، این مطلع ازوست سے
چون آتشم نہ بچر تو بر سر زند علم سازم روان چو شمع ز گرداب و دیدہ نم آ

مولانا طاہری

از شہر ہراتت و بکفش فروشی مشہور و از خودی باز نظم می گفت، چون بزرگتر شد
در طبعش چاشنی طاہر گشت و این مطلع ازوست سے

دل کہ صد پر کالہ شد از زخم جادوی توام من بیکدل نے بعد دل عاشق روی توام
آدین اوقات در محلی کہ بندہ بترتیب فارسی این رسالہ مشغول بودم، مشارکہ الیہ کتابت می کرد
و حالاً نیز وجہ معاش او از مکر کتابت است، این مطلع ازوست سے (ق ۴۵)

آفت بہر عشق چو بر ابروان نہساد تیری برای کشتن من در کسان نہاد
این مطلع نیز ازوست سے

گفتم بہ ازین فکر من بیدل و دین کن در خندہ شد و گفت کہ فکری بہ ازین کن
دیوان مغزل تمام کردہ این مطلع نیز ازوست سے
چو آب زندگی پیش بہت شرمندگی دارد نہان ماندہ ازین شرمندگی تا زندگی دارد آ

۱۵ از طایری استرآبادی تا مولانا طاہری ہروی در نسخہ ترکی بیتا نیت - طاہر از یادت از فخری ست

۱۶ زیادت از فخری - طاہری دیباچہ طاہری، متوفی ۱۲۶۱ھ [مرآة نقی خلاصۃ الاشعار (سپرنگ ص ۲۲) ۱۷ این دکنان

۱۸ بر حاشیہ: "ولہ" : طاہری راست سے

۱۹ رفت و گزرد دل بگاہی ز جان می پرسمش بسکہ دارم بی خودی از این و آن می پرسمش

مولانا مجتوبی

ترکی گوی است، و در قبة الاسلام بلخ بر سر نزار خواجه عکاشه کتابت می کند، این
مطلع ترکی ازوست سے

ماہ تا بانم ایستی قلندی با عزیزینی کباب آئی ایدی ایمدی حرارت دین بولوبدور افتاب

مولانا ہمدی

مشہدیت، بصنعت کاسہ گری منسوب، این مطلع ازوست سے
بی غمت ماتم و غمی وارم ماتمی وجہ ماتمی دارم

مولانا نجمی

ہم از مشہد است و جامہ بافی می کند، این مطلع ازوست سے
سرم آن بہ کہ ز سودای تو در پا باشد چون نہ پییم سرانت کہ سر ما باشد

مولانا صفائی

از شغرائیت کہ حالا پیدا شدہ، این مطلع ازوست سے
بسکہ در سر ہو کس روی تو دارد دیدہ پشت سونی من و روی تو دارد دیدہ

مولانا صفائی

از شیخ زادگان کوه صاف است و در نظم متین حافظی نماید و این مطلع ازوست سے

بقیہ حاشیہ ص ۱۳۴ ولہ :

تراورد دیدہ جا کردم کہ از مردم نہان باشی، چہ دانستم کہ آنجا ہم میان مردمان باشی

ق ۲۵ ب سماقیاسر خوشتم و باوہ صانم داری (ق ۲۵ ب) گر گنم سر خوشی آن بہ کہ معانم داری

[فغانی]

میر سعید گویندہ ، فغانی تخلص می کند ، در مجلدی و نقوش پری و قوت تمام دارد ، واقعاً
ہمز مند بی مثل است ، اما خوش طبعی اورا پریشان می سازد ، این مطلع از دست سے
ومی وصال تو از عمر جاودان خوشتر بیاد وصل تو خوش بودم این زبان خوشتر

مولانا ابو علی

دیوانہ وار می گردد ، اگر دیوانہ نمی بود ابو علی تخلص نمی کرد ، این مطلع از دست سے
خلقی براہ عشق تو آسودہ می روند عاشق منم دگر ہمہ پیہودہ می روند

مولانا شہنشی

از ولایات طبرستان و در علم ادوار صاحب وقوف و تصنیف نیک دارد ، این
مطلع از دست سے

این نہ داغیت کہ بر سینہ سوزان من است مہر عشقیت کہ از بہر تو بر جان منت

مولانا ہراتی

مولدش از تخلص معلوم است ، طبعش بد نیست ، این مطلع از دست سے
در کنند تو نہ ہر بی سر و پا اقامت است این بلائیت کہ در گردن ما افتاد است

مولانا اہلی

[از ولایت ترشیز است ، طبعش خالی از چاشنی نیست ، این مطلع از وست سے

ورش افغان من از چشم تلایک خواب برد خرم مر از طوفان سر شکم آب برو

این مطلع مخدومی نور ارتبج کرده سے

سرفکندم و در بہت یعنی کہ خاک پاست این بگذری فارغ بن یعنی چه استغناست این

از شعر بسیار مردم گفتند (رق ۱۴۶) از ان جملہ مولانا ہلالی گفته است : نظم

(رق ۱۴۶)

۱۵ [رک بہت اقلیم (خطی) - سفینہ خوشگو (نہلی) - ج ۲ - ص ۱۹ : سپرنگر ص ۳۰۶ بایرنامہ

(ترجمہ بیورج) - ص ۲۹۰ - نشر عشق (خطی) - ج ۱ - ق ۱۶ ب - آتشکدہ - وغیرہ - نقلی خاصۃ اشعار

دسپرنگر ص ۲۱] ذکرش و نسخہ ترکی بہ نیست

مولانا اہلی ترشیزی غیر اہلی شیرازی و اہلی تورانی ست - در اول خان ' برای کفش و وزان شہومی گفت ' گویند

در عشق فریدون حسین میرزا بن سلطان حسین بیقر گرفتار بود تو و بقول بعضی عشق سلطان حسین بیقر ابتدا بودی

بعد از انقضای دولت سلطان حسین بیقر ' بہ مشہد و کاشان رفت و اوقات بعسرت و تنگی می گذرانید - در آخر کار

بہ تیریز رفت و از معلمی تیرگری یا تیراندازی وجہ معاش می نمود - در سن ۹۲ در گذشت ' صاحب سفینہ خوشگو

و غیرہ اسامی عظیم در بیان اہلی رو نموده کہ ' این شعرا مختلف کہ باسم اہلی موسوم بودند ، قیام آورده - خصوصاً از

اہلی شیرازی بودن از اہلی ترشیزی و علاء از همین قبیل در تذکرہ بسیار است

یک نسخہ خطی از دیوان اہلی ترشیزی در مکتبہ کتبہ چہرچوب محفوظ است - در کتاب ' تاریخ ادبیات ایران '

می گوید و یک دیوان عراق ہم باو منسوب می کند

تذکرہ دیوان اہلی خراسانی در ترشیزی این است : ۱۵

دو چشمہ : سخن آن من از کسانیکہ ہاکاہ تو با رہی باہی تو بہر کس تو بہر کس تو بہر کس

۱۵ ترشیزی در گذشت

مردم از درد و نگفتی درو مند ماست این درو مند ان رانمی پرسی چه استغناست این
 اما او دو مطلع نیک گفت و اینست ۵

می کستم درد و غمت 'وز چہرہ ام پیدا است این بر امید آنکہ گوئی ، درو مند ماست این
 سر نہ چشم مرا گفتی کہ خاک پاست این خاک پای تبت اما نور چشم ماست این [

مولانا زنگسی

نوشته کہ از جانب مروست و جوانی فقیرست این مطلع از دست ۵
 آن را کہ در عشق تو دیوانہ ساختہ مجنون صفت بگوشتہ میخانہ ساختہ
 زہلی مشار الیہ جوان فقیرست ، اما از مروست ، بملازمت میر دران دیار رسیدہ ، ظاہرا
 بدین دلیل نوشته کہ از مروست ، درین اوقات تحقیق نمودہ از شیخ زادگان اہرست ،
 جوان شکستہ است ، و اکثر ایام بروزہ و نماز قیام می نماید ، این مطلع از دست ۵
 ہر شب اسی دل گفت و گوی زلف جانان ہی کنی ، خود پریشانی و مارا ہم پریشان می کنی [

مولانا خضری

گویا مملوک کسی بودہ ، خواجہ اورا آزاد کردہ یا او خواجہ را خواجہ وار می کرد ، این
 مطلع از دست کہ ۵

عمرن بی رخت ای زیرہ جبین می گذرد حیف از اوقات شریفیم کہ چنین می گذرد

۱۵ "بر امید آنکہ گوئی درو ماست" (کذا ، - از دیوان ابی خراسانی دخطی) تصحیح شد ، ۱۵۲ لہک ہفت کلیم

دخطی) سفینہ خوشگو دخطی ، - ج ۲ - ق ۱۶ ب : تقی - خلاصۃ الاشعار (سپرنگر - ص ۲۲۲) - بروایت تقی ، زنگسی در ۹۳۴

در گذشت ، ۱۵ زیادت از خضری

مولانا باطنی

مروفقیر و ساوہ است و در بلخ می باشد و بقدم توکل بہ زیارت کہ معظمہ مشرف شد

این مطلع از دست ۵۵ (ق ۲۶ ب ۱)

بسکہ واری تنگدل ای غنچہ نختدان مرا جان ز دل آمد بتنگ و دل گرفت از جان مرا

رق ۲۶ ب ۱

مولانا فضل

از شہر بہارت است و در خودی نقاشی می کرد و نظمکی نیز می گفتند آخر خود

را شاعر تصور کرده نقاشی را بر طرف کرد و شاعر شد این مطلع از دست ۵۵

زادہ بہار خرقہ و زین شرب کن سیاہ نیر و غناء گفتن شرب کن

مولانا شوخی

ولد شیخ سعید لادہ است اگرچہ طبع نیکب نمیبہ او مشہور است و در ہند

نصیب نیت این مطلع از دست ۵۵

نیبہ و پیش کمال او نمیبہ لادہ ما

مولانا طہا پرتی

جوان و در پیش از سہ طہا پرتی کمالی است و از دست این مطلع از دست ۵۵

ساغر اودہ کہ زبان روشن از دست مرا

۵۵ ابیات بر ما شہید و نقل شد

نجمت ز کلمت معطلی کند

مولانا خلقی

از شہر ہرات، و طبعش و نظرہا بد نیست، این مطلع ازوست سے
ای سرو ناز و رول ما جانمی کنی جا میکنی ولی بدل ما نمی کنی

میر اسد اللہ

از سمنان بطالب علمی بشہر ہرات آمد، و در مدرسہ می بود و باز معاودت کرد، این
معا با ستم انس ازوست سے

ریزو از چشم تر اہل محبت متصل دق، آتش بجران او ناچار و اشک خون دل

تہذیب

امیر احمد اللہ

از بلخ تحصیل آمد و طبع نیک و دارو، این مطلع ازوست سے

و فی شب از غم او و رازان شہنشاہ عالم سوختی سالہا و روغندہ روز و سالم سوختی
با ستم پارسا این معا ازوست سے

سر با بکان و فرق اہل اوراک سر سر گشتہ زیر پامی او خاک

میر حسن مشہدی

ہم از مشہد، تحصیل ہرات آمد و مدرسہ اخلاصیہ ساکن است و طبع نیک دارو،
این معا با ستم لطف ازوست سے

شاد و از انم کہ یار، ناوک غم طرف دل نکلند از پی ہم

مولانا زاپری

ہم از مشہدست ، این مطلع از دست سے
مراسرویت و دل گزہ جاوہ چشم روشن ہم چو گل پاکیزہ رخ همچون صبا پاکیزہ دامن ہم

مولانا ضیائی

از خوش طبعان ولایت پیشاپورست ، این مطلع از دست سے
بخون عاشق امشب تشنه پیچم لعل سیریش مدد می ساقیا ترسم کہ از مستی برد خواہیش
نام مشاڑ الیہ میر نظام بود و کہ نگری می کرد ، این مطلع نیز از دست سے
سرمد را کہ بود منست خمیری ہمراہ کور باد آنکہ کند چشم بدان سرمد سیاه

مولانا عینی

از او بہ است و کتابت ہم می کند ، طبعش و نظمہا نیک است ، این مطلع
از دست سے

منم دور از مہ روی تو ہر شب تا نگر این سزای دار دل پر خون و بر سر چشم ترنگہ زین

مولانا ویش علی

اطوارش و قوتش طبع از این است ، معلوم می توان کرد ، این مطلع از دست

کہ سے

قیمت شیوہ بر مختار چو بنیاد کند سرور ایندہ خود سازد و آزاد کند

لہ نیشاوری کند

میر سہیلون

مرد سیاہ چروہ استیہ ہمانا انگلائی منویست ، این مطلع از دست و برین معنی
گواہی می دهد سے

غلام خوشترتم تواند ماہ رخساری سیاہ رویشی من کرو عاقبت کاری

مولانا درویش علی شماع

پدرش شمع زید بود ، اما بطیابست مشغولست و اطباء کی کہ درین کار مہارتی
واردند اور بسیار تعریف می کنند ، طبعش نیز خوبست ، اما بمعما بیشتر توجہ وارو ،
این معما یا سقم ولی از دست سے

ہندو ڈر لکھا اور زید کیشی گوش بگرفت و گفت درویشی
این مطلع نیز از دست سے

درویشان با از صاف می باشد حاصلی می خورم لای شراب و می شوم مست گلی

مولانا قلاشی

اطوار او تخلص مناسبت مردی است ، گویا بدین مناسبت این تخلص کرده ،
این مطلع از دست سے

آنگہ بر خوبان عالم بادشاہ دارو ترازی (۱۰۰۰) خواہم از چشم بد مردم نگہ وارو ترا

مولانا گدائی

از مشاہیر شعرائی ترکی گوی است ، و در زمان بابر میرزا شعر او شہرت گرفت این

ملکہ عدم رکنا ، گزشتہ رکنا

مطلع ترکی ازوست سے
 آہ کیم دیوانہ کو نکلم بتلا بولدی نیہ
 بوکو نکل نٹیک ایلکدن حالخہ بلا بولدی نیہ
 این مطلع نیز از مولانا ست سے
 دلبرش پینر ہر یک لک ہر بلا ی جان اللش
 کم اسنک دروی قاشید اوزید اولم چیری اللش

مولانا واحدی

مشہدیت وہم دران دیار می باشد، این مطلع ازوست سے
 تا ناز طرہ عنبر شکنی پیدا شد دل آوارہ مارا وطنی پیدا شد

مولانا معینی

از شیراز ست، و طبعش خالی از نازکی نیست، این مطلع ازوست سے
 از صد سخن بچیلہ کی گوش می کنی آن ہم نگفتہ کہ فراموش می کنی

استاد قلم محمد

کار و گرت و نظمش پختہ، این مطلع ازوست کے سے
 نسیم خلد و عمر خضر می بخش اگر دانی ہوا ای دشت گازر گاہ و آب جوی سلطانی

قاضی زاوہ

جوان خوش طبع است و فنوی را خوب می گوید، این مطلع ازوست سے

لہ این ابیات بر حاشیہ از واحدی ست :-

خواہم آن روز کہ پیر این جانان دوزند رشتہ جان مرا گرد گریبان دوزند

کہ گوید یہ مسریہ ملک خوبی بادشاہی را کہ بردن مالہ زاریت مسکین واد خواہی را
 از این بیستہ نیز در وصف قلعہ خانی از دست سے

یکی خارہ سنگی کشیدہ با وج
 چو خاری سنگین بر آوردہ موج
 رقی ۴۸ سیا چو البرز ہر پارہ سنگی بران
 سپہر منیعش پلنگی بران
 مثل گر کسی را دران رہ پدی
 اجل را از دست کوتہ پدی

رقی ۴۸ سیا

این مطلع ہم از دست سے

چو لالہ بادل پر داغ و حسرت زین چمن رفتہ
 تو ای شتخ کل رعنا بمان باقی کہ من رفتہ

مولانا کوہی

مناسب فن خود تخلص اختیار کردہ، این مطلع از دست سے

بی رخت ہر قطرہ خون بر سر مہنگان مرا
 مشعلی باشد فروزان در شب ہجران مرا

مولانا محنتی

از شعرای نوریسیدہ، این مطلع از دست سے

سحر چو روی خود آن ماہ در نقاب گرفت
 فغان ز شہر بر آمد کہ آفتاب گرفت

دیفیہ حاشیہ ص ۱۴۳) ولہ :- و ماد مغل اشک از چشم شکبار افتد بسان مردہ گر آب دریا بر کنار افتد

۱۴۵ [سفینہ خوشگو دخلی] - ج ۲ - ق ۱۰ ب ۱

دعاشیہ ص ۱۴۴) ۱۴۵ در نسخہ ترکی بیت نیست - ظاہر از یادت از مخزی ست ۱۴۵ در نسخہ ترکی بت بین طور آمدہ :

بی رخت ... الخ منقلی باشد فروزان در شب ہجران مرا

مولانا شگری

در رنگ مولانا طوسی مثل گوید و در ان اسلوب شعر زمین او خوب می رود و این

مطلع از دست سے

چون ز خط پریمت از مشک متن می گوی چند باها بسز زلفت سخن می گوی

[مولانا نور کمال]

از شعرار نیشاپورست، این مطلع از دست که سے

خندگش شده نخل گلزار دل نیامورده باری بسسز بار دل

مولانا حقیر می

نیز از شعرای بکیت که حالا بگوشته بیخانه و تنظیماری رسیده نو از پیام کتب و سری پرند

کشیه اند، جوان خوش طبع است و بسیار چاشنی دق، ۴۹۱ و ۱۰۰ و ۱۰۰ مولانا شگری پر است

است، این مطلع از دست سے

می روم در گوشه بیخانه جان خوشش کنم جام می می یا بید و شاد گوشتی کن

[مشارک الی محمدی نام داشته، ولد خواجہ خدایا و لغتای بود و اور معانی و کتب در دست

که مطلع

عالمی خواهم که نبود مردم عالم دور از انجمنی موم و کتب کتب در دست

این دو بیت ہم از دست سے

مزرع گیتی که سر سبزست تخم غم دورو جای آن دارو که زود آبی مسرور و

له و نسخ ترکی بیت له افاندر انجمنی

ہرچہ می آید بگفت جز مایہ اندوہ نیست
غیر جام می کہ پیدائیت نقش غم درو
این مطلع مشہور نیز از دست سے
کاشکی برگ خزانہ سوی او باد آورد
تازنگ زرد و آہ سرو من یاد آورد

مولانا سیری

ہم از شعر امر نازہ است و در زنگ مثل می گوید و ہنوز نظم او شہرت نیافتہ است
این مطلع از دست سے

شدم از یار جدا و پیدا افتادم
چہ بلا بود کہ از یار جدا افتادم

مولانا سعید

مولدش معلوم نیست، اما در طبعش بسیار خیال انگیزی ہست، این مطلع از دست
سہ برگ گل نیست کہ افتادہ بطرف چمن است
پنبہ داغ دل طبل خونین کفن است

خواجہ کلان برزاق

از مردم شہر مرآت است، این مطلع از دست سے

۱۵ این بیت بر حاشیہ غالباً از مولانا خفیری است :
سخر بزم تو بودی دیدہ کاشکی
پردہ ہی دیدہ بودی بادہ بلا کاشکی

۱۶ این ابیات بر حاشیہ غالباً از مولانا سیری است :
جان من غمگین اگر گردی بخاکم : قدم
زبان کہ دل را طوف گورستان کند فارغ ز غم

۱۷
مرنج گر دل من تیغ تو بجان طلبیہ
چرا کہ از ہمہ کس آب می توان طلبید

۱۸
ای کہ ہر دم ز نظر تیر بلا اندازی
چہ شدہ گر نظری جانب ما اندازی

انجم مشتمل آنکه ورین گنبد خضر است (دق ۲۹ ب) کز بہر تماشای رخت ویدہ حور است (دق ۲۹ ب)

خواجہ منصور

از ولایت جرجان است، از قوم بنگچی، فی الواقع در آن مردم کسی از وہتر نیست،
طبعش بغایت خوب است، این مطلع از دست سہ
پرودہ لالہ ہی دیدم و آغشته بکون یادیم آمد کہ مرا رفتہ ولایت از دست بردن

سلطان محمود

ولد خواجہ شمس الدین محمد بنگچی است و بخواجہ منصور خویشی دارد، و در علم نجوم
بسیار صاحب وقت است، این مطلع از دست سہ
شدوزمن سپید ہمہ از روزگارین کس را مباد روزمن و روزگارین

مولانا نظام

از استرآباد است، قصیدہ خوب فی گوید، این مطلع قصیدہ از دست سہ
بازگزار ختا از سیرہ تر پسید کرد کاربہ ان جهان شمس نہ رسید کرد

مولانا یاری

ہم از استرآباد است و در شہر بنگچی نشین است، مطلع از دست سہ

لہ زین بیت بر ما شبہ از مولانا سہ است
بہ پہلوی سنگش ہر شبہ فاکتہ کفر مسکن کہ میدانم چراغ من از انجانی شود روشن
لہ از آن حبیب الیہ . . . کہ زلفہ دکنا، کہ لہ از آن ہفت قصیدہ بزمی . . .

نخواہم پیش مرم ویدہ بر رخسار یار آفتد چو پیش آید نظر بر روی او بی اختیار آفتد

مولانا داعی

از استرا با دوست و دایم در خیال پیدا کردن معنی خاص است، این مطلع از دوست
کہ سہ
آن پری را کہ ز گلبرگ قباور بر اوست ہر طرف بند قباہیت کہ بال و پر اوست

بابا شوریہ

بقصہ خوانی مشہور است، و با اکثر خوش طبعان مصاحب طبعش تنیک (رق ۱۵۰) و در
رق ۱۵۰
بابا پری این بیت از شہوی از دوست سہ
قدم شد چون کمان و عمر چون شست جوانی ہمچو تیر از شست من جست

مولانا صوفی

استرا باوی، طبع خوب، دارو و انشاء او ہم نیک است، این مطلع از دوست کہ سہ
نیستند و ہر جہر تو ہم نفعت ز بیماری دل ترسم آزر وہ شود طبع قوا زاری دل

مولانا حمید

پسر مولانا عبدالوہاب است کہ مذکور شد، خالی از لطف طبعی نیست، اما مرد دیوانہ و خاکسار
ست، این مطلع از دوست کہ سہ

لہ این بیت بر حاشیہ از مولانا است :-

نہستم غمگین کہ با من التفات کمتر است کہ توام بی التفاتی التفاتی دیگر است

شب خاک تیرہ بستر ما بیدلان پس است چادر شب کشیدہ ما آسمان پس است

مولانا ہشتی

برادر حمید است امانہ طبع و نہ در اطوار ابا و مناسبتے ندارد، این مطلع از دست کہ ۵
شمع امشب ترک دعوی با رخ آن ماہ کن تیرہ کردی مجلس ما را سخن کوتاہ کن

مولانا فغانی

خویش نزدیک خواجہ افضل است و طبع پاکیزہ دارد، این مطلع از دست کہ ۵
ہر کہ چون صورت چین دیدہ بروی تو کشاد چشم دیگر ز ما شاعر تو بر ہم نہیں
[معلوم شد کہ مشارک الیہ خواجہ میرم است، و حضرت میرورین نسبتہ تخلص یاو کرده است،
فی الواقع ذوقتون عالم است، راق، دیب، و اشعار خوب دارد، و ماوہ تاریخ پیدا کردین
و گفتن مثل او کم است بلکہ حالانیتہ، اول تخلص فغانی می کرد و درین اوقات ضیا تخلص
می کند، این دو بیت و تاریخ فوت میر محمد یوسف از دست کہ ۵

پہون میر محمد شرف آل عبا از وہیہ فغانی سبوی دار اہلسنا
تاریخ شہادتش رقم کرد ضیا واللہ شہید ہدیہ سبوی الموقی

لک این بیت بر حاشیہ از مولانا تمید است :

کوہن در کوہ شیرین گفتی و گشتی تمیوش

ماہیم چون سبوی کز می جسد را قنارہ

۵۵ پاکیزہ دکان ۵۳ [ماک حبیب السیر ج ۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴] خواجہ غنیہ الدین میرم

بن خواجہ علاؤ الدین، بلاد ہند کہ خواجہ افضل الدین کہ ایرانی بود از جانب ماوراء النہر آمدن

ابراہیم یعنی در وقت ماں تصدق بود

ہنر و گیش آنکہ ہمہ مردم دروغ بدی گویند، اونیک می گوید، قصیدہٴ رویت "دروغ"
گفتہ، این مطلع آنست کہ

ز ہی جمال تو مرآت بی صفای دروغ ولت سیاہ چو آئینہ از جلا دروغ
این مطلع نیز از دست ہے

مردم نہ ہجو باز مرا چشم تر ہنوز یعنی نکر وہ ام ز تو قطع نظر ہنوز

مولانا مشاری

از استرآباد دست، درنگش در سرخی با خگر پارہ ماند، ظاہر اہمیان مناسبت این
تخلص اختیار کردہ، این مطلع از دست ہے

مدام پیشتر زین طاقت بی مہری جانان خدایا بزین آن نامہرین را مہرین گزان

مولانا فنائی پیرزی

سیدزادہ است، ہمراہ پیر بنیارت سا کہ مشرف شد، ظاہرش صفائی تمام دارد

(دق ۱۵۱) و طبعش نیز خوبست، این مطلع از دست ہے (دق ۱۵۱)

ہمیشہ روی بدیوار بود مجنون را کہ از رقیب پوشد مرثک گلگون را

مولانا محرمی

از مردم متعین استرآباد دست و عم خواجہ منصور دست، طالب علمی دار و جوان

فقیرست، این مطلع از دست ہے

مدام واعظا مانع بادہ نوشتن کند چہ خوش بود کہ می درکتد نموش کند

لہ زنگش دکذا، لہ بر حاشیہ این بیت از مولانا محرمی است :
درد نوشتان را ز صاف می نباشد حاصلی می کشم لای شراب و می شوم مست گلی

مولانا غیاثی

ہم از استرا با دست، و طبعش بسیار تصرف دارد، و ب پار کیفیت معلوم می شود
ازین مطلع او کہ ہے

در سر از لای تہ خم ہوسی بہت مرا سخت بدین کہ بان ہم نرسد دست مرا

مولانا والہی

عطارت، و فرزند شہر بہرات است، و بیرون در بس خوش می باشد، و بہد از دست
سلطان صاحب قران می رسد، این مطلع از دست کہ ہے
آن چشمہ حیات کہ یابند جان ازو جزایب حسرت ہم نبود و در وہان ازو

سید خجرتہ

از چیچک توست و برای تحصیل بشہر آمد ازو و تحصیل ترکہ کرد و روئی پہلا میرستاد
اشغال امر سپاہی گری آورد، این مطلع از دست کہ ہے
جد از یاد بجز درواشتیاق ندارم اہل بیاکہ و اگر طاقت ذوق ندارم

مولانا ناظری

از مشہد مقدس رضویہ است، جوان ب فہم است، و در غزیر قنداق تکان خورد
و این مطلع از دست ہے

می شود و قہر اگر خوراکم از بہرا و اقی اشہب و چنانکہ مشاہیر کہ در ان زمانہ

لہ طبعش نکند لہ چہم نکند از نشتہ ترکی بہ تسبیح کردہ شد

مولانا ذاتی

از جملہ خوش طبعانہست کہ حالاً نوپیدا شدہ، این مطلع از دست ۵
فی گرچہ دم ز زمزمہ زیر و بم زند در پیش ناله ام نتواند کہ دم زند

مجلس چهارم ذکر فضیلتی کرده است کہ بشعر مشہور و مباحی
نیوہ اند، و ایشان در لباس نظم لطایف ظاہر شدہ۔ از انجملہ

پہلوان محمد ابو سعید

مسلمہ اللہ کہ با نوع فضایل و کرم آراستہ، و بعلم ادوار و موسیقی بلکہ کجیج فنون پیراستہ
است بتخصیص و رفن کشتی کہ تا فلک لاجوردی برطل نقرہ ماہ از سر چشمہ خورشید میدان عرصہ
خاک را آب می زند، مثل او کسی قدم در معرکہ سرو پای برہنگان شکستہ گوش و شکستہ گوشان
سرو پای برہنہ تنیان پیش نہادہ و تا لواء فرزائیگی مہجہ نصر من اللہ مزین ساختہ، ہر کرا
کہ بر سر میدان دعوی او آدہ، اندامتہ و بیفتادہ و چون کمالات پہلوان عالم اظہر من
الشمس بر ہمہ عالمیان واضح است، زیادہ گستاخی زفت، این مطلع از دست ۵
گفتنش در عالم عشق تو کارم باغم است گفت خندان زیر لب غم نیت کار عالم است
حضرت میرلطایف پہلوان را علیحدہ کتابی نوشتہ است، بدین جہت درین اوراق
در اختصار کوشیدہ از ان تمایہ کی آن نوشتہ کہ پیش از جمعیت و حضور در بقعہ پریشان و
بی حضور سر بر بالین ضعیف داشتیم، و ہر روزہ پہلوان بر ترتیب نداد فقیر قیام می نمود، و

۵۱۵ اضافہ از مخزی

بدانچہ ممکن و مقدور بود توجہ و انہمام می فرمود، تا آنکہ سپاہ امراض از ممالک بدن قدم بیرون نہاد و باز دولت تندرستی کہ معموری شہرستان و جو دست دست داد، شبی غزلی ترکی تمام کردم و آن غزل نہ بیت بود و صباح پہلوان تشریف آوردہ از روی شفقت دست مرحمت بر سر و بازوی این ضعیف رسانیدہ کمال التفات اطہار کرد، بعد ازان برسبیل کسب ہوا بیرون رفت و باز آمد، و برجای خود نشست، خواستم غزلی کہ در شب گذشتہ گفتہ شدہ بود بخدمت پہلوان بگذرانم، بخود اندیشہ کردم کہ اول باعثی بر انگیزم و بعد ازان بروخوانم، پس بدان سبب از پہلوان پرسیدم کہ مدت مدیدست کہ از کار ہا و شتا چیزی استماع نیفتاودہ، درین اوقات ہرچہ واقع شدہ باشد التفات فرمایند کہ خاطر مشاقت جواب گفت کہ درین روز با یک غزلی حضرت می رسید، شبی صوتی بستہ شدہ، و از و شاقان خود کہ ہم زبان او بودند گروہی را طلبیدہ بنیاد کرد و مصرع اول را میان خانہ مصرع اول غزل فقیر بود چون ہنوز بکسی نخواندہ بودم گفتم توارد واقع شدہ، مصرع دوم را کہ خواند ہم از فقیر بود، تعجب کردم کہ یک مطلع توارد واقع شدن بسیار غریبت، القصہ آن غزل را (ق ۵۲ ب) بتمام خواند و بنوائی رسید، شبی خواند، بغایت متغیر و متاثر شدم، چون دگر مجال سخن نماند از مہر شعر سکوت ورزیدم، و در تخمین کار او کوشیدم، بعد از ساعتی ظاہر ساخت کہ غزل از شماست و بسیار خوب گفتہ اید، فقیر در محل بیرون رفتن خادمی از جیب بیرون آورد، فی الحال باز گرفتیم و بیرون رفتہ صوت بستم، عرض ازین حدیث آنست کہ ہر چند صفت پہلوان کنند زیادہ ازان است و مطلع غزل اینست ۵

ہر سان کوزنکا اول تو ماش دین تور ابرو ہر ساری سال سام نظر اول کن منکا منظور ابرو
 ورمعا چنان بودہ کہ در ہیتی کہ شاعر قصد معنائکرده او اسم استخراج می کردہ، مثل این مطلع خواجہ حافظ را کہ اسم علی بیرون آوردہ ۵

الایا ایہا الساقی اور کاساؤ ناولہا کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا
وازین مطلع امین بیرون آورده سے

حالیہ مصلحت وقت درن می پیغم کہ کشم رخت بمیخانہ و خوش بنشینم
وازین بریت اسم نفی دہ، حاصل کردہ سے

گنج زہر گر نبود کج قناعت باقیست آنکہ آن واد بشاہان بگدایان این داد
وازین مطلع شجاع بیرون آورده سے

درخت و بیتی بنشان کہ کام دل بہار آرد نہال و شمنی برکن کہ رنج بے شمار آرد
چون مذکور شد کہ در تعریف پہلوان (ق ۱۵۳) رسالہ علیحدہ نوشتہ اند زیادہ
ازین محل سخن نیوے

ق ۱۵۳

میر سربہ گشت

از مساوات واجب الاحترام ممالک ترکستانست، مرد خوش طبع و خوش صحبت و

۱۵ لقی (کذا) ۱۵ [سراک با برنامہ (ترجمہ بیروج) ص ۲۹۲] ۱۵ [سراک حبیب السیر - ج ۲ -
جز ۳ - ص ۳۲۸: با برنامہ (ترجمہ بیروج) ص ۲۸۰: ہفت اقلیم (خطی)] سید شمس الدین محمد، میر
سید سربہ گشت - با بر اورا منسید می گوید یعنی سید وضعی و جعلی - البتہ صاحب حبیب السیر اور اسید حقیقی
می گوید - و سبب اطلاق لقب سربہ گشت آن بود کہ میر در ایام جوانی بر کنگرہ سپری عاشق گشت و بطور قلندرانی در پس
آن پس در کوچہ و بازار "سربہ گشت" می گشت - بنا بران در میان امام بہ لقب "سربہ گشت" شہرت یافت امیر محسن
کہ دار و گفتار دیانوار فضائل معقوف بود، چون از ترکستان بدار السلطنہ رسید امیر علی شیر اورا بمنصب شیخی
و تولیت مزار شیخ اتمان پرنده مرفراز ساخت بعد چندی از سبابت بداندیشان معتوب گشت، اما بار دیگر منصب عہدات باو موفوف
شد چنانچہ با بر اورا منجماد و در سلطان حسین بیقر اشتہار کند - در ۱۸۹۸ء در گذشت، داستان امیر حمزہ منقوم باو منسوب
است، با بر می گوید "در مقابلہ قصد امیر حمزہ عمر خور را ضایع نموده، دور دراز دروغ قصہ بست، این امر مخالفت طبع و عقل
است [سراک ریو - ج ۲ - ص ۲۶۰]"

شیرین کلام و فصیح بیان است، امتی در خراسان بر مندر عالی صدارت متمکن شده و آخر از علوم بہت با اختیار خود ترک آن منصب داد و در ایام جوانی بعقل کنگر تعلق ورزیده از طریق صلاح و عافیت عنان تافتہ باز گردید و پیش صلوات جوار شد و این رباعی گفت ہے

آنانکہ پرستندہ خورشید و ما اند از پشتم تو در آرزوی یک نگہ اند
کنگر اگر اینست کہ من می بینم خوبان دگر بنگار تعلیم گہ اند

مولانا برہان الدینؒ

از بزرگ زادگان شہر ہرات است، و جوان دانشمند است، و بنام بابر میرزا رسالہ از معما نوشت موسوم بحواہر الاسما، این معما کہ از و شاہ بابر حاصل می شود از ان رسالہ است
۵ پس از بہار جوانی کشیم آہ بحسرت خزان عمر چو آخر رسید از پی غارت

مولانا مسعودؒ

از شیروان است، و بشہر خراسان جہت افادہ و استفادہ آمد و در مدرسہ عالیہ گوہر شاد بیگم می باشد، و ہر روز صد طالب علم نیک از و نفع می گیرند، بلکہ این طایفہ بچش وین

۱۵ [کعبیہ السیر - ج ۲ - جز ۲ - ص ۳۳۹] مولانا برہان الدین عطاء اللہ الرازی، ہونور علم و دانش

ممتاز بود - در سنہ ۹۰۰ھ از جہان فانی مد گذشت، [کعبیہ السیر - ج ۲ - ص ۳۳۹]

بہفت اقلیم و خطی، بابر نامہ (ترجمہ بیورج، ص ۲۱۲)

مولانا کمال الدین مسعود مشروانی - مد عالم و دانش بود - در مدرسہ گوہر شاد آنا مدرسہ تباثیہ،

اخلاصیہ مدرسہ کرد - شرح حکمت العین و بعضی دیگر مسائل با و منسوب اند - در سنہ ۹۰۰ھ از جہان فانی گذشت

پیری صد سالہ است، صاحب بہفت اقلیم مولانا مسعود، و مولانا کمال الدین، صاحب از او مختلف قرار دادہ

و این صحیح نیست

ایں سفر، او کربت غربت اختیار می نمایند و ریاضت سفر و وقفه مراحل (ق ۵۳ ب) منازل
پر خطر بخور راه داد بملازمت اومی آیند و این مطلع از دست ه

بسوز سیئه مستان برکت می ناب که نیست سوز مراسم سازگار غیر شراب

میر غیاث الدین عزیز

نقیب التقباء مشہر مقدس حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ التحیة و الثناءست
و در بیان تعریف او زبان تمام مرت ، این مطلع از دست ه
بازم از دست نبی و امان عصمت چاکشہ جز خیالش ہر چه بود از لوح خاطر پاک شد

استاد کمال

عودی ، مرد لطیف و خوش طبع بود ، و در عود مسلم زمان خود بود ، طبعش بشعر مایل
این مطلع از دست ه

ہمی خواہم ز دیدہ برخت آئینہ سازم ز مژگان بہر زلف عنبر بیت شائہ سازم

استاد علی کرمان

ہم عودی بود ، اما بغایت سفیہ و بد زبان بود ، مصنفات خوب دارد ، این
مطلع از دست ه

کاکلت را کہ بگرد سر او جان گردد بسر خود گذارش کہ پریشان گردد

لے تذکرہ شعرائی کہ ہا میں مولانا مسعود و حافظ شربی مذکورند ۔ در نسخہ ترکی بت نیست ۔ تذکرہ میر عطاء اللہ

نیشاپوری کہ در نسخہ ترکی بت مذکور است در لطائف نامہ نیست

خواندہ میر

فرزند میرخواند مورخ جوان بصلاحت است، و در فن تاریخ مہارت دارد
 این معما باسم تقی از ورت سے
 روی آن دلربای مہرگسل فتنہ باغالہاش گشت ای دل

حافظ شرتی

از مردم متعین خراسان بود، در خوش طبعی فرید زمانہ و یگانہ دوران بود، گویند
 روزی با بر میرزا از جانب بیابان رقص می آمد، نشاناک و حافظ با قرابہ شراب رقص
 ہمراہ بود، اتفاقاً مولانا زاوہ ابہری کہ مفتی زمان بود، او نیز بقدر کیفیتی داشتہ،
 چنانکہ میرزا و حافظ ہر دو برین معنی حاضر شدہ اند، میرزا حافظ فرمودہ کہ فرود آئی و
 کاسہ بدار، حافظ فرود آمدہ و کاسہ از مولانا زاوہ ابتدا کردہ، و این بیت را خواندہ سے
 در وور بادشاہ عطا بخش جرم پوش حافظ قرابہ کیش شد و صوفی پیالہ نوش
 میرزا حافظ تحسین و احسان کردہ، این معما باسم اللہ یارا از ورت سے

۱۵ [ماک ریونج ۱ - ص ۹۶ وغیرہ] ہفت اقلیم رخطی، مولانا غیاث الدین بن حام الدین المدقب
 بخواند اسیر، صاحب حبیب السیر - نبیرہ میرخواند مورخ شہیر صاحب روضۃ الصفات تاریخ قول
 در ۱۳۲۲ھ سوی ہندوستان شناخت نزد بارہ ہمایون مورخ عنایات خاندان گشت در ۱۳۲۲ھ
 بمقام گجرات جان بچوان آفرین سپرد - پیرش سید عبداللہ خان کبیر بود، خود میر
 صاحب تصانیف متعددہ بود از انجملہ خلافتہ الاخبار (۱۳۲۵ھ) - مکرم الحدائق (۱۳۲۵ھ)
 و شعور الوزراء (۱۳۱۵ھ) جلد ہفتم از روضۃ الصفاد (۱۳۲۹ھ) - حبیب السیر (۱۳۲۶ھ) و ہمایون
 نامہ (۱۳۲۱ھ) ۲۵ فرزند معنی نبیرہ

ہر چند کہ جان دل در جہروی انکار است چون نیک نگہ کردم حق بر طرف یار است

میر مرتاض

از خردی باز یکب علوم مشغول ست، و در اکثر علوم دانش مندر شدہ، و روز و شب کارش مطالعہ است، و بواسطہ آنکہ ہمیشہ بزد و تقوی سایم الدبر و قائم اللیل است و بر یافت توجہ تمام دارد موالی اورا میر مرتاض نام نہاوند، و حالابین لقب مشہور ست، در بحث بحاجش بسیار ست، مثلاً ہر کہ با او در یک مسئلہ بحث کند تا اورا ملزم نکند نمی گذارد، بلکہ ملزم نیز اگر شود دست از باز نمی وارد، و بدین سبب ظرفا و شوخ طبعان اورا "ولی شلدین" نیز نامند و در مرتبہ حریفش شرط نخست آنست کہ اگر حریفی بدستش رق ۵۴ پ، افتد دیگر از او خلاصی ندارد، ازین ترس حریفان از او گریزان شدہ نعوذ باللہ، اگر دو حریف باید یکی بازی میکند و دامن دیگری استوار نمی گیرد، کہ اگر یکی از ورش بر تافتہ اسپ بہزیمت بچہاند و امن دیگری در دست او بماند الفقہ بساط اورا مسلم شدہ، این مطلع از دست ہے

"تا نیاید سوی دل غیر از خیال دستان بر سرہ مردمان را چشم گشتہ ویدہ بان

مولانا حسین واعظ

کاشفی تخلص می کند، از ولایت سبزوار ست، مدینت کہ در شہر ہرات ساکن

۱۵ [ماک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۴۳ : با برنامہ (ترجمہ بیورج) - ص ۲۸۴]
 در علم و حکمت و ریاضی ممتاز بود - و مدرسہ اخلاصیہ و مدرسہ سلطانی بمنصب تدریس اشتغال داشت
 در مذہب تسنن نلو داشت - بنا بران از ہرات بہ قندھار رفت و در ہمان ولایت وفات یافت
 ۱۶ حریفان (کذا) ۱۷ نعوذ باللہ (کذا) ۱۸ کرد (کذا) ۱۹ [ماک حبیب السیر - ج ۳ - ص ۲۸۴ - صفت قلم
 (خطی) - ج ۱ - ص ۹ و شیبہ آ]

است خدمت مولانا بغایت ذوق و ہمت و پرکار واقع شدہ و کم فنی باشند کہ اور اوران
دغلی نباشد، خصوصاً وعظ و انشا و نجوم کہ حق اوست، و دریک ازینہا کارہا ع
مشہور و متعین وار و از مصنفاتش کی جواہر التفسیر است، کہ سورۃ البقرۃ
را یک مجلد نوشتہ کہ بقطع منصف عدد جزو نزو دیکست و با وجود این ہمہ خیر گویا
کی از شوخ طبعان این بیت را کہ

واعظان کین جلوہ بر محراب و منیر میکنند چون مخلوت میروند آن کار و گیر میکنند
نوشتہ و بر بالائی منیر نہاد است، و مولانا مطالعہ کردہ بغایت متغیر گشتہ، و سخنان
خارج مبحث بسیار گفتمند و مدتی از ان کلال و لال و عظمت گفتمند، باز کہ بر سہو
خود اطلاع یافتہ بر سر کار خود رفت و از آنجا کہ عرفان مولانا است این مقدار
منی باست، این مطلع از دست

سبز خط از مشک تر عالیہ بر من من سنبل تاب داود را بر گل نشتر من
[ذکر مولانا معین واعظ ازینجا افتادہ ہا کہ بہ نثر ترکیب]

میر خواجہ

ولد خواند شاہ است کہ بزرگ و دانشمند متعین قیۃ الاسلام بلخ بود، میر

(بقیہ حاشیہ ص ۱۵۸) (خطی) : ربو ج ۱ - ص ۹ وغیرہ [کمال الدین حسین بن علی المعروف بواعظ
کاشفی در بیہق سبزوار متولد گشت و نزد میر علی شیر سرفراز پیدا داشت - صاحب تصانیف بسیار است
جواہر التفسیر نفیۃ الامیر دست ۳، مواہب علیہ (۱۹۹۹) انوار سمعی (قبل از ۱۹۰۴) مخزن دانش
دست ۳ - روحۃ الشہداء دست ۲ - انلاق منی دست ۳ - فتوحات نامہ دست ۳
در وعظ و ارشاد، صفحت کماں داشت - مولانا فخر الدین علی فرزند وی صاحب تصانیف بود حسب
بیان حبیب السیر در ۱۹۲۹ء در گذشت و نزد ربو در ۱۹۱۰ء وفات یافت، ۱۰۰ در گذارنہ [ہا کہ]

در ایام جوانی تکمیل علوم کرد، و حالا با وجود کبر سن و علونیب و کثرت حسب که موجب
عجب و انانیت است آن مقداری تعین و فانی مشرب و خوش اخلاق واقع است که
زیاده بر آن متصور نیست، در فن انشاء و تاریخ بی مثل است، و حالا از ابتداء
آفرینش تا امروز تاریخی می نویسد که بآن لطافت و خوبی در چرخ تاریخ کسی ننوشتہ
انشاء اللہ که با تمام موفق گردد، و با وجود آنکه اکثر فنیدت که زیور انسانست در
گاهی تعریف عالم مبهوت و مسحیت نیز می کند، و در تتبع دریای ابرار این بیت
او خوب واقع شده است ۵

هر که دست از آب حیوان شست خضر وقت اوست
وانکه از ظلمات نفس آید برون اسکند درست

مولانا حمید الدین

خلف حضرت مولانا محمد بناد کانی قدس سره است، و آنچه کمال درویشی و
تعظیم و تواضع و حیا که صفت انسانیست و لذات اوست، و طبعش بغایت خوب
واقع شده، این مطلع از دست که ۵

در بقیه حاشیه ص ۱۵۹ ج ۱ - ص ۸۴: حبیب السیر - ج ۲ - جز ۲ - ص ۳۳۹: هفت اقلیم خطی،
در ذکر مشایخ بخارا [میرخواند محمد بن خاوند شاه سید برهان الدین بخاری ثم لخی] سماک حبیب السیر -
ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۹۸ [میرخواند محمد در ۹۰۳ درگذشت و در مرزا شیخ بهاؤ الدین نمرد فون
گردید، روضۃ الصغای او بین الانام مشهور است ۳ قبه الاسلام دکتا]

در حاشیه ص ۱۶۰ ۵ مراد از روضۃ الصفا ۵ متوشته دکتا ۵ مبهوت دکتا
۵ در نسخه ترکی ب نیست - ذکر مولانا شمس الدین محمد بناد کانی در اوراق سابق گذشت
[برای مولانا حمید الدین سماک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۳۵] در ۹۱۴

وقات یافت،

گہی زحمت ولی یادی توان کردن (ق ۵۵) ولی ز بہر خدا شاد میتوان کردن (ق ۵۵ ب)

میر کمال الدین حسین

خواہر زادہ امیر رفیع الدین حسین است، در خراسان تحصیل علوم کرده، و بعراق افتاد، و سلطان یعقوب اورا اعزاز و اکرام نمود، و قریہ بیابانک مبلغ صد ہزار دینار بود، بدو داد و بدان ہمہ غنیمت و امن ہمت برفتانند، و بازار و بیدار خراسان نمود، و اینجادرویشی اختیار کرد، و در خدمت ارشاد بانی لوزا مطبوع و مقبول شد، و بمنازل السائرین حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس سرہ شرح نویسد، و در محلی کہ اورا شیخ آن منزل ساختہ اند او بنیاد نوشتن کردہ و خطبہ آنرا بدین آیت ابتدا کردہ، رَبِّ انزِلْنی منزلاً مبادکاً و انت خیر المنزلین، و دیگر رسایل نیز در دست دارد، ہر کہ مطالعہ نماید، فضایل و کمالات میرزا معلوم می کند، میر بسیار خوش شکل و خوش طبع و بہمہ ہمز آراستہ است، و غیر آنکہ خود را بشیخی منسوب ساخت عیبی ندارد، این مطلع از دست ہے

ازین بلخ جوہان آراچہ سان ارم قدم بیزن کہ با شدر و نندش غلد برین باغ ارم بیرون

قاضی اختیار

جوان خوش طبع و خوش طور است، و زحلی کہ مولانا نظام الدین بر مستند قضائے متکلمین بود،

۱۵ [سک بیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۲۴۲] - مولانا کمال الدین حسین ابیوردی از متوفی ۱۰۹۲ھ

۱۵ اعزاز دکان، ۱۵ عبارت از مولانا عبدالرحمن بامی است ۱۵ [سک بیب السیر - ج ۳ -

جز ۳ - ص ۲۴۴]

قاضی اختیار الدین حسن بن قاضی نیاث الدین تربتی - در آخر زمان سلطان حسین بنہصب قنار رسید - در

۱۹۲۱ھ در گذشت - از معانیات او اقتباسات و مختارات اختیار معرفت است

در محکمہ قضا و تحریر سجلات و قبالات و مہمات شرع قیام می نمود و فقہ و عربیتش چند انکاء تعریف
 بق ۱۵۶، کندہست، (بق ۱۵۶) و در کار او هیچگونه عیبی نیست، و در محلی کہ حوض پای حصار با تمام می

رسید این تاریخ گفت

حوضی کہ چو خواہم از صفایش گویم صد بار دین باب حیوان شویم
 ہر چند کہ بہت منبعش چشمہ نضر تاریخ وی از سائنی کوثر جویم

مولانا بدخشی

از قریہ اشکیش است کہ در نواحی ولایت قندزست، در اول حال خیال تحصیل
 بسمت رفت، و آنجا سبق خواند، و بجانب ہرآ آمد، و در حینی کہ تحصیل او تکمیل می یافت
 از غایت خوش طبعی برای خاطر مصاحبان بوندی و زندگی افتاد و کارش در آن وادی عالی
 رسید کہ سرو پا بر مہنہ در کوچہ و بازار می گردید با بازار دی توفیق تو بہ نصیبش کرد و او را از بادویہ
 سرگردانی براہ راست آورد، حالا در میان اہل طبع بجمیت او کس نیست، و مقبول بادشاہ و
 گداست، و در فن معمار سالہ نوشتہ کہ در میان مردم مشہورست، و بغیر معمار دیگر نظمها و ادو این
 مطلع از دست

خیال خجرتش در دیدہ بی خواب می گردد چو آن ماہی کہ ہر سو در میان آب می گردد
 و این قطعہ نیز از دست کہ
 زبر و زیر گر شود عسالم ای بدخشی چہ غم کہ در گذرت
 این جہان ہمچو شیشہ ساعت ساعتی زبر و ساعتی زبرست

لہ زہاک جیب السیر - ج ۳ - جز ۲ - ص ۳۲۲: بار نامہ (ترجمہ بیورج) ص ۲۸۸، مولانا محمد بدخشی از اشکیش
 بود۔ بار می گوید ۶ از بدخشان نیست عجب است کہ بدخشی تخصص کردہ شاعر و در برابر شعرای مذکور نبود۔ در معمار سالہ نوشتہ
 معایش ہم خیلی خوب نیست "لہ اشکیش لہ عایت"

خواجہ آصفی ہم این رنگ نیک گفته دق ۵۶ ب ۵

نیست ہمزای کہ همچون شیشہ ساعت ہم سر بسر آورده یک ساعت ولی غالی گتم

میر حسین معالی

چندان اخلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ وارو کہ از شرح او زبان قاصرست و قلم زبان عاجز
و از حالش آثار ولایت پیدا و نمود از قنار و ذاتش ہویدارت ، گویتدگی از شاگردان او
چنانکہ و اب اطفال است در خواندن کاپی میکرد . میر بشخصی التماس نمود کہ پورا و را بگوئی
کہ او را بملامت نصیحت کن کہ چنان نسا زد کہ او را ازین اشارت معلوم شود کہ از نصیحت
ست و موجب طلال خاطر او گردد و عرض ازین حدیث آنت کہ میر حسین ازین نوع است
بسیار در وقت معمار در لطافت و نزاکت بجای رسانیدہ کہ زیادہ بر آن خیال نمیتوان کرد
و توان گفت کہ این گذر را بند کرده است ، این معما باسم ناصر از دست
شد بکونی روی آن شیخ پری و بش آفتاب کس ندید از خاک و باد و آب آفتاب

سید جعفر

پسر سید محمد نور بخش است و برادر شہ قاسم ، طبع خوب دارد ، اما پدرش حوی

۱۵ [ماک حبیب السیر ج ۲ جز ۳ - ص ۳۳۰ : بایر نامہ در ترجمہ بیرون ، ص ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲
ایوان ہند - ص ۲۲۳ و غیرہ : ہفت اقلیم (مخفی) : مولانا میر حسین معالی ، مرقی میر درد در سلسلہ
لطایف علم مشغول بود - در فن معما درجہ کمال داشت و یک رسالہ ہم درین فن دارد ، ص ۹۰۵ و ۹۰۶
۱۳۱ سال در گذشت صاحب ہفت اقلیم از مولانا جی ای این قول نقل کردہ کہ "اگر من می دانستم کہ میر
چنین شخصیتی در معما پیدا خواهد شد ہرگز فکرمی کردم" ۱۵ [ماک ہفت اقلیم (مخفی) : مولانا حسین
دعبلہ لہان ، ص ۳۱۳ : اومیل کالج میگزین فروری ۱۹۲۵ء : شیشہ نمونہ کونو و دہمی ، ص ۲۵ و ۲۶

مہدی گری کرد و بسیار ملامت و فتنہ بر سر خود آورد، و مدت چہل سال بر فوٹش گذشت،
بتوڑ سید برہمان عقیدہ است کہ پدرش مہدی بود، و با وجود این ہمہ خوبی این مطلع از دست

نقشہ از دست ۱۵۷

ترک من دست چو بر خنجر پیدا و برد نشنہ را فوق زلال نھرا تہ یاد برد

سید غیاث الدین

از سادات مشہد مقدس رہنویہ است و در غایت اہلیت و ولایت است،
مزاجش بہزل غالب واقع شدہ و در شوخ طبعی و فیلسوفی بی اختیار است و چون در
بشہ میرا صفریت غالب است سید شرف ہم می گفتند و بعضی میمون نیز تشبیہ می کنند این
مطلع از دست ۵

ومی از دست و تیا و انرستم بی معنائی کہ یکدم می پرستم
این بیت از سچو لیت کہ میر محمود تربتی برای او گفته ۵
میمون جمال ازرق نخس دنی دون رزل کر بہ منظر کم کاسہ ز بون

شیخ زاوہ پورانی

خلف شیخ ابوسعید پورانیست، و بدو صلب وارث و لایست و قابلیت او در آن
مرتبہ کہ خاطرش جانب خط میل می کرد، و راندک فرصت ہمہ خطوط را چنان بدست
آورد کہ استادان درسی سال آن چنان نوشتہ اند، این رباعی از دست کہ ۵

نہ گذشت از کذا، ۵ برای شیخ ابوسعید پورانیست سماک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۲۵:

متوفی ۹۲۱ھ

چون من لعم تو در جهان فردی نیست
خواهم غم و درد خویش را شرح دهم
دل سوخته نیاز پروردی نیست
لیکن چه کنم کہ بیج ہمدردی نیست

شیخ ابوالفضل

از اولاد حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر است، بغایت صالح و پاکیزہ روزگار است،
نظم نیک دارد، این مطلع از دوست سے (رق، ۵ پ)
مدتی شدگان پری پیکر نمی آید چشم
ساخت منزل در دل و دیگر نمی آید چشم

خواجہ یوسف

ولد خواجہ رکن الدین، ہم از اولاد شیخ است، طالب علم و خوش طبع است، این
مطلع از دوست سے
دل زارم کہ جادو زلف آن نامہربان دارد
گر از سودا پریشان حال باشی جانی دارو

خواجہ یحییٰ

برادر خواجہ عبداللہ مروارید بسیار قابلیت دارد، این مطلع از دوست سے
بدان شکر از ای ہمدم کہ نمی گوئی سخن باو
چہ باشد گریہوی شمشہ در حال مہر
این قطعہ نیز از دوست سے
نزد خویشان ز فقر و فاقہ مستال
باشی راضی بسنا و محنت خویش
زانکہ محنت کشیدہ می گذشت
نہت خویش بیکر تویت خویش

۱۔ شیخ دکن، ۲۔ سماک باہنامہ در ترمیم، ۳۔ شیخ ابوالفضل، ۴۔ شیخ ابوالفضل، ۵۔ شیخ ابوالفضل
نوشا و نظم، ۶۔ شیخ ابوالفضل، ۷۔ شیخ ابوالفضل، ۸۔ شیخ ابوالفضل، ۹۔ شیخ ابوالفضل، ۱۰۔ شیخ ابوالفضل

سید اسد اللہ

جوان خوش طبع است، این معما باسم گدا و این از دست سے
ای سر و خزانان ز کد این چینی توبہ؟ ہر جا کہ روی جلوہ کتان، جان منی تو

مولانا علی

از ولایت ترشیز است، و طبعش بجان نیکو مایل، این معما باسم ملک از دست سے
مکن عتاب برابر و گرہ مزین یارا کہ نیت تائب عتاب مہ رحمت مارا

مولانا صفی الدین

پسر مولانا حسین واعظ است و بغایت جوان درویش و در دامن دست و
رقیہ و در بار چہیت شرف ملازمت خواجہ عبید اللہ رقی (۱۵۸۰) از دار السلطنہ ہرات بدار لفتح سیرت
رفت، گویند آنجا بشرف قبول ممتاز و بسعادت ارشاد و تلقین سر فراز گشتہ باز بخراسان
آمد، طبعش خوبت و این منطوق از دست سے
بالبل لعل و خط نماییہ گون آمدہ عجب آراستہ از خانہ برون آمدہ

۱۔ [ساک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۴۱: خزینہ گنج الہی (سپہ نگار ص ۸۰-۸۳): ریو - ج ۱ - ص ۳۵۳:

بانکی پور فہرست ج ۸ - ص ۲۷: عدد ۶۶۵: وغیرہ] فخر الدین علی بن الحسین الاعظ الکاشفی المشہر بہ صفی
متوفی ۹۳۹ھ - صاحب تصانیف قریل بود رشتحات عین الحیات - مثنوی محمود و ایاز - الطائف الطوائف

۲۔ بغایت ۳۔ عبارت از خواجہ عبید اللہ احرار (متوفی ۸۹۳ھ) است و برای تفصیل احوال او

را کہ نفحات الانس (دخٹی): ریاض الشعر و غیرہ

۴۔ سعادت ارشاد و تلقین و سر فراز (کذا)

حافظ جلال الدین محمود

شیخ خاتقاہِ اخلاصیہ است، دوران مسجد جامع بامر خطابت و پیش نمازی
قیام می نماید، و حافظ محراب نوان است، و خط را نیک می نویسد و شعر و معانی
می فرماید، و این همه صلاحیت را زود کسب کرد، اما در محلی که بمدرسه اخلاصیہ آمد
ناموزینہا از سر میزد، حالانکہ اگر گاہی بغلط ہمان طریق مسلوک وارد عجب تبت
چرا کہ ہم شیخ است و ہم خطیب و ہم پیش نماز، این مطلع از دست
میخ اگر شنود یک تکلم از پیشش و گردن شرم نماید مجال دم زدش

مولانا نامی

از ولایت سبزوار است، و با نشا و خط تعلیق شہرت تمام دارد، اما اورا ہیچ منشی
پسند نمی کند، بتخصیص مولانا عبدالواسع، و خط تعلیق اورا ہیچ خوش نویس قبول
ندارد، حضرت شیخ عبداللہ دیوانہ و خواجہ غیاث الدین دیوار کہ نیز در مجلس حضرت
بادشاہ از روی ندبی بسیار مردم را تقلید کرد و در قیام ۵۸۸ ہجری کتب مولانا گفته کرد (ق ۸۵۸)
محل سخن گفتن ظاہر صابون می نماید کہ متغیر بہ اندر زبان او میزدن می رود و تکلمش
را چنان تقلید می کند کہ اہل ادراک آنرا بسیار تعریف می کنند، این مطلع از دست
آمد بخط نافہ زہی بی سرو پای غماز سیر باطن نا در بخٹای
بعضی گفته اند کہ این بیت جہت خواجہ دیوار گفته است

مولانا عبدالواسع

درفن انشا ماہر و نادر است و بغایت سبک روح، پیماناکہ نخفت و تہتک

۱۵ [ماہک حبیب السیر - ج ۲ - ہز ۲ - س ۳۳۰] مولانا کمال الدین عبدالواسع الہذلی

نیز می کند، هر گاه که طرف با او مطایبه می کنند او از روی اضطراب حرکات شیرین می کند، بر تنیه که سفاکت نیز می کند، دست از و بازمی دازد، چرا که موجب انبساط نیز می شود، و او را این منصب از دولت خواجه مجدالدین رسید، این مطلع از دست که ۵۱ کشفه چشم مستت در کمان پیوسته تیر ماه نوگشت از کمان پروانت گشته گیر

مولانا سلطان محمد

از نشان خستت، در شهر هرات نشو نمایافت، خوش صحبت و خوش محاوره جوانیت، صحبتش موجب بسط و تکلمش باعث نشاط است، خط را نیز بسیار نیک می نویسد، اگر چه در اوایل بواسطه آنکه موی سرش کمتر است هر گاه که از سر سخن می گفتند او بیار متغیر و مترومی شد، اما حالا وسعت مشربش بجای رسیده دق ۱۵۹، که در مجلس سر برسته دق ۱۵۹، می نشیند و یکسر موی پاک ندارد، این مطلع از دست

که به

پند این عقده زلف ترا خواهم که بکشایم ازین سودا شدم دیوانه وز بخیر می خایم

مولانا محمد نامنی

مروا اهل است، و در طلب علم و قوت تمام دارد، و از نظمها بهما شروع بیشتر

(تقیه حاشیه ص ۱۶۴) ولد مولانا جمال الدین مطهر باختری، در فن انشا و تحریر مکاتیب

و هارت کامل داشت، بخواجه مجدالدین محمد بسیار رفاقت داشت، بنام خواجه نظام الملک

ترتبات "تالیف نمود"

(حاشیه ص ۱۶۴) [ساک حبیب السیر ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۵۰] ۵۲ شارخت، تقیه

ایست در ولایت نهبندان و نیروز [ساک لیسنرینج - ص ۳۵۸: نزیه القلوب - ص ۱۲۵]

می نماید، و استادان این فن ہمہ باتفاق تعریف معمار را چنین کرده اند کہ "معمار کلامیت موزون کہ دلالت کند بر اسمی از اسماء بطریق رمز و ایما"۔ او گفته کہ موزون چه قید است، ہمین اشارت و ایما کافیت، و مثال می آرد کہ شخصی را کہ صدر نام باشد، و گیری از و سوال نامش کند، او دست بر سینه نہد و لیدت برین کہ نام او صدر است، مثال دیگر شخصی گنچی در جای دفن کند و بر بالای آن زنگی بیاید و بزند، [یہ] ادراک بلند تواند بود کہ بر مدفون اطلاع یابد، بسید آنکہ زنگ در محل آویختن نگون می شود و "زنگ" نگون "گنجر" باشد، و اینها در هیچ یک نہ از کلام دخل دارد نہ موزون، اما استادان این فن این تخیل او را بخیالات نیک حمل کردند، و این معما باسم روح از دست ہ

گشت میخانہ ز حوران بہشتی معمورہ
چند چرخ بزن و چشم فلک بر دورہ

مولانا نور

سادہ و ابدال صفت مردیت، روزی در مجلس گفتہ بود کہ حکما حس شامہ را در پیشانی دماغ تعیین کرده اند (رق ۵۹ ب)، پس برین اعتبار مشمولات و ریاضات (ق ۵۹ ب) و ابروی نہادہ بوی کنند، باید کہ اثر آن زود محسوس شود و او این معنی را تصدیق کردہ و ریاضین را در میان دو ابرو نہادہ، اما طبعش خالی از لطفی نہ بود، این مطلع از دست ہ

ترا نیافرہ پیرامن و من مانند حیرانش
کہ سر برمی زند ہر روز خوردن شد از گریانش

دقیقہ حاشیہ مشن، تہ لندہ تراویت، فی علمین "یعنی" در علم ہ

مولانا شیر علی

از مشاہیر عالم است، و در زمان خود و خط نسخ تعلیق را چنان نوشت که نتیجہ نتوانستند کرد، طبعش در تصوف و معما و سایر فضایل نیز خوبست، و عمالاً مدتهاست که عزالت اختیار کرده بنام او می خود مشغولست، خدای این دولت بدو از زانی وارو، این معما یا سہ منکو (۹) از دست **بہ** ہانگو گفتیم نامت گفته مارا بجوی سر و ناز ماروان پیوستہ با ابرو بجوی

مولانا سلطان علی

امروز در ضراسان و در اکثر بلاد عالم قبایلہ الکتاب است و قلم او نسخ تعلیق او نہ ایک قلم مسلم شدہ و باخلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ چنان آراستہ و پیراستہ است کہ قلم زبان از تشرح آن عاجزست و طبعش نیز خوب واقع شدہ، این مطلع از دست **بہ**

گل و بہار از آن رخ گنگاہن نمودہ ایت چمن اشک من کہ از دل پر خون نمودہ ایت

آیا این ہمہ خوبہا الفاظ و عبارت و ولایت را تعبیر نتوانست و اوراق (۱۶۰)

درویش سلطان علی

جوآن درویش است و شرف لازمست حضرت مخدومانورا اورا میر شدہ و غیر از مصنفات

۱۵ [ساک حبیب السیر - ج ۲ - جز ۳ - ص ۳۲۲: پارنامہ در ترجمہ بیورج] - ص ۲۹۱: تذکرہ خوشنویسان

ص ۲۸: مجالس المؤمنین وغیرہ آثار وفات سلطان علی مشہدی در ۹۱۹ھ (۱۵۰۲) ص ۳۹۲: مرآۃ العالَم

واقع شدہ چند کس با این نام معاصر سلطان علی بودند مثلاً سلطان علی فانی - سلطان علی تبریزی و سلطان علی خراسانی

و سلطان علی قزوینی - اما اواز ہمہ بہتر بود - رسالہ در قواعد فن خط بہو شعر قدما از معروف و مشہور است

۱۵ غیر از (کذا)

ایشان چیزیں دیکر کتابت نہی کند و چند سال مجاور کلمہ معظّمہ بود و بسیار صلاحیت دارد
 اما روزی باو کتابتی فرمودہ شد در تعیین مزد کتابت بجای رساتید کہ ہر بیت من یک
 تنگہ می ارزد، بیک معنی دور از کار بگفت کہ سخنانی کہ اومی نویسد بہرچہ می گویند -
 می ارزد، این مطلع ازوست سے

ای عشقت آتش ورزودہ ناموش ننگ نام / واوہ پیر باد نیستی ہستی خاص عام را

درویش صوفی

پیر سیصد سالہ نبیرہ درویش حسین و ولد مولانا حاجی خوبوست، و دام قدم
 در وادی طبابت و صوفی گری می فرماید، و طالبان کہ ریاضت باوہ مرض می کشند،
 ارشاد سو تو اقبل ان تموتوا می نمایند، این رباعی ازوست سے

منہمای بغیر من رخ ای سیم ذوق / کہ عنایت غیر تم رود جان ز بدن
 خواہم کہ شوم مردک ویدہ خلق / تا روی تو ہچکس نہ بیند خرم

گویند نازکی مزاج درویش دران مرتبہ است کہ بچوانی لاف تعلق می زد و ہر گاہ جوان
 قدم در دایرہ فرمایش نہی نہاد او را بالفاظ سفیہانہ فحش می گفت، و از حرب و سیاست

سیم می داد و العہدۃ علی الراوی در فن معانی نیز (رق ۶۰ ب) و قوف دارد، این معمای اسم (رق ۶۰ ب)
 شاہ ازوست سے

گر بدین نوع بود محنت و غم خوردن من / آخر از شام غمت چہ زہر بود مردان من

مولانا و صلی

پیر مولانا خواجہ کلان قاضی است، و پدرش را ہمہ مردم شہر ہرات در عقل

لہ صوفی (کذا) ۱۷ [ماک جیب الیبر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۲۹] خواجہ عبد الرحمن پیر مولانا

ورای مسلم می دارند، بسیار بصلاحیت است و شطرنج صغیر و کبیر را نیک می داند و سلا
نفس و صحبت نیک و طبع خوب دارد، این مطلع از دست که
مراد و دیده نور از گرد راه آن سپاه آمد محمد اللہ کہ نور چشم من از گرد راه آمد
مشاراً الیہ قاضی عبدالرحمن است، اورا بتخلص یاد کرده، و بعد از او برستد قضا نشست
این مطلع ہم از دست ہے

شمع رخسار ترا پیش نظری بیم باز در دیده خود نور و گرمی بیم

مولانا غیاث الدین محمد

جوآن نبوش طبع است، و طالب علمی نیز کرده، و در طبابت شهرت دارد، و دران
باب رسایل نوشته و در نظم سخن اسرارہ شیخ نظامی را تتبع کرده، و ہموار و رنگین
گفتہ، این مطلع از دست ہے
ای بسا کان باغ عارض تماشا کردہ مضطرب می بنمت گویا گلی و آردہ

شیخ زاوہ انصاری

پسر شیخ عبداللہ دیوانہ است، و از خردی بازہ تحصیل مشغولی می کند، و در فن
گفتن و شکافتن معما از طبع او بسیار ولایت ظاہری شود، ذق ۱۶۱، این معما تمام او
از دست ہے

نواوک از مرکزگان چه اندازی بقصد جان من بر خذر باش ای سرشک چشم خواب نشان من
چنان معلوم شد کہ والدہ او نیز شعری گوید و بیدی تخلص می کند، این مطلع از دست

رفیقہ عمامہ شبیم (۱۶۱) خواجہ گلخان قاضی شہر ہرات : در عہد محمد خان شیبانی بامور قضا تا چند سال
بپرداخت و در مدرسہ گوہر شاہ فرائض تدریس ہم انجام می داد

ستاسہ

دوم بیاع و زنگس و ویدہ وام گتم کہ تا نظارہ آن سرو خوش خرام گتم
 شیخ عبداللہ نیز اگرچہ مجنون صفت مرویت ، اما سلیم فطرت واقع شدہ ، و گاہی
 نظم پر زبان نشی می آید ؛ و ازان جملہ این مطلع است سے
 من مسکین بسر کوی تو ہر چند و ویدم غیر آہی و سرشکی زہل و ویدہ ندیدم
 می توان گفت کہ در خانہ او زن و مرد خوش طبع اند

میر محمود خوشنمروان

سبز وادی ، نبیرہ شیخ بابا علی خوشنمروان است و پدرش خواجہ علاء الدین حسن
 را از بد و نیک ہیچ نمی توان گفت کہ نیک و بد عالم او را فی دانتہ ، بغایت مشہور
 ست ، و جدش درویش بود و خاندانہ جمعی مریدان داشتہ ، و او جوان سنہ بیست
 است و خطوط را نیک می نویسد ، لشمس ہم نیک است ، و درین اوقات ہم در حق نوشتہ
 بود ، و اصول شش قلم را بہترینہ ثبت کردہ ، و در اکثر سہی چند بیت در تشریح
 خطوط گفتہ و نوشتہ بود ، و در بہت اشعار نیز را در حق کردہ ، و اینست از کلام
 چون اصول شش قلم کردم رقم دانی تو گفتہ بایکش اصول شش قلم

۱۷۳

اشعار نقل شدہ

از دینیزدان است ، از خردی باز چہ چاہی می نوشتہ ، چہ در و آثار قلم بہت
 مشاہدہ افتاد ، و بہترینہ او اشعارالمنثور است ، و اکثرش بہت نایب است ، کہ استادان

یاد باری نامہ ترجمہ بہرمت ، من ادب ، ۲۵ تہیکہ ، و کتابی بہ نوبت ، با لہجہ سادہ و روان ، و
 و غلامان و ناک نیست ، و جہت سادگی

مصنقات اور ایاد گرفته بشاگردی او مباحث می کردند و طالب علمی هم کرد و دیگر فضایل
 هم دارد مثل معرفت خط و تقویم و در ... و نقاشی، اما خود و چنگ و پیوز را چنان
 نواخت که در عصر او کسی دیگر نتوانست، و قواعد معماران نیز مضبوط می داند، این معما باسم
 نور ازوست ۵

خوش آن مطرب که ساز خود نوازد کبی را از نواخوش حال سازد

مولانا شربی

از تاریخ و انشا صاحب وقت است، و از شعر و معما نیز خبر دارد، و نقاشی هم می داند،
 و از ابنای جنس بصلاحیت او کم است، و در کتب فتون مهارتش در آن مرتبه است که
 در ایام جوانی پیری را گسب کرده است، این مطلع ازوست که ۵
 جنون آمد شمار از مهر روی آن پری ز اوم ، من دیوانه زان رو در میان مرزم افتادم

خواجه ابوسعید مهنه

از اولاد سلطان طریقت ابوسعید ابوالخیر است قدس سره و ولد خواجه مؤید دیوانه است،
 (رق ۱۶۲) مروتا مراد است، اما در محلی که شعری خواند (رق ۱۶۲) گریه آمیزی کند و خود موثر شده نفس سرد
 می کشد، این مطلع ازوست ۵
 بتوت واد نم ای شیخ اضطراب کن مرابرای رضای خدا عذاب کن

مولانا حاجی

در روضه حضرت امام علی بن موسی الرضا علیه التجه و الثنا معرفت، و در مسجد جامع

۵ مولانا رکنا

گوہر شاد بیگم باہر خطابت قیام می نمایند، مروی است سنی مذہب و باوجود تسنن بساداتی کہ
 دران روضہ اندیک نوع معاش می کند، اما ہمہ با اتفاق اورا بمذہب خروج منسوب
 می دارند، این مطلع ازوست کہ ے

کدام عیش و تنعم بود برابر ایتم کہ سر ز خواب بر آرم صبح و روی تو بینم

مولانا عبد الرزاق

مردیت طالب علم، اما بلاہتس غالبست و بسبب حمت رویش آمانا کہ با او
 مطایبہ دارند اورا سرخ قلب ہم می گویند، این مطلع ازوست کہ ے
 جان من تازه شد از لعل تو خون خواری دل بعد ازین ماوسرکوی تو و زاری دل

مولانا حاجی

مرد رویش و منقطع است و ملازم و مصاحب حضرت مخدومی و چند نوبت بنیارت
 مکہ مشرف شدہ، ہمانا کہ پیادہ نیز رفتہ و حضرتتہ مخدومی ما و خصوصیتی دارد کہ با بیچ
 یک از خاصان خود ندارد، این مطلع ازوست ے
 پیرانہ سرم باز نہالی بر آمد کش میوہ غم و غصہ و خون جگر آمد

رق ۶۲ ب، مولانا جمال الدین

یکی از خوشیشان حضرت مخدومیت، طالب علم شدہ اگر بعدی نمی کرد، دانشمند
 نیز می توانست، این مطلع ازوست ے
 منم آن فہمی نالان ز شوق قد دہو کہ دارم طاق در گردن زقلاب خم متوت

خواجہ ابوالنصر

پسر خواجہ موید علیہ الرحمۃ است، و ناہمواری شیخ زاوگان بسیارست، چنانچہ
ایشانرا باہم نزاع می شود و صفحا آراستہ بہ تیر و نیزہ و شمشیر حرب می کنند، اما
در میان ایشان خواجہ ابوالنصر بصراح واقع شدہ، این مطلع از دست سہ
نماند صبر و طاقت آنش ہم چون شہیدیم ازان چون شعلہ نشینم می صدبار و بر خیزم

خواجہ حسین کیرنگی

پسر خواجہ قنبر کیرنگی است، مرد مجر و بکروی است، و مدتہا بر منصب صدآر
متمکن بود، باوشاہ باو در غایت غایت و التفات بود، اما در بعضی محل بمصلحت
امور باوشاہ غالباً نداد تعالی غافل نیوی، این بیت از جملہ ابیات اوست سہ
ہیچ آہی جز بیادست برنی آید ز دل ہیچ نقشی جز خیالت ورنی آید بچشم

خواجہ ابوطاہر

پسر خواجہ عبداللہ بن علیہ الرحمۃ است، لطف طبعش بسیارست، این
مطلع از دست سہ
آنچہ شہرہا بردم ازان بعد چہم می رسد برگزینان از بخیر بلا کم می رسد

۱۵ [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج]
۱۶ [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج]
۱۷ [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج] - [مرکز تہذیب و ترویج]

خواجہ قطب الدین احمد

از اولاد شیخ رقی ۱۶۳۱ء اسلامی زندہ پیل احمد جانی قدس سرہ مروی است۔
 بصورت وسیرت ملکی آراستہ است و چون حضرت شیخ بانو چرخ نگاہ می داشتند
 او نیز تقلید کرده میل می نماید اما چون اسپ ندارد و در محل انداختن جانور غلامی
 او را بر میدارد، این مطلع از دوست که سه
 صبا بیار غبار ره سوار مرا کہ توتیا بود این چشم اشکبار مرا

مولانا محمد خراسانی

مولانا ابالی بود، و عاقبت ہادی توفیق راہ نمای او شد و بخدمت مولانا
 محمد تادکانی رسید، و بردست او توبہ کرده بطریق آداب صدوقیہ مشغول گردید، و
 گویند چندار بعین نشست و فتح یافت، و پیافوہ و صایمہ بدولت زمین بوس
 کہ معظمہ مشرف شد و این رباعی از دست سہ
 بچند ز ووشان جدا خواہم بود با محنت و درد میستند خواہم بود
 تیار سازد آشناء خویشم ریگان از خوشی و آشنائو خواہم بود

خواجہ کمال الدین حسین

پسر خواجہ نظام الملک است، و پدرش در تعیین و اشتہار اگر از نظام الملک
 ماضی زیافوہ نباشد کم نیز نیست او او از روی اعتبار با پدر برابرست اما منیب
 از گذشتہ و خطراتیک می نماید، و در موسیقی ہم وقوف دارد، و طبعش خجبت

سہ حاجی اکبر سہ حاجی اکبر

و این مطلع از دست ۵
 (رق ۶۳) گرچه در حجت نسیم خلدو آب تریست خانہ نمار را آب و هوای دیگرست

خواجہ عبداللہ صدر

ولد خواجہ محمد مروارید است کہ مدتی در ایوان وزارت دم میزد و باختیار
 خود ترک اشتغال دیوان کرد و روی بگوشہ کاشانہ عافیت نهاد و از فصاحت
 آنچه خواجہ عبداللہ را میسر شد کم کسی را دست داده باشد جو انیت بصورت
 وسیرت آراستہ و با کثر علوم و فنون پیراستہ و در خطوط و فن انشا بغایت ماہرست
 و از سازہ قانون را معلوم نیست کہ کسی برابر او نوانتہ باشد و غیر از بی پرواہی
 و غفلت عیب دیگر ندارد و چون جوانست امیدست کہ آن نیز رفع شود این
 مطلع از دست کہ ۵

تامل وہاں قطرہ آن سرو ناز یافت خود آب زندگانی و عمر دراز یافت

این معما با اسم داود از دست ۵

شربتہ چو بلبل دل عشاق جگر خوار برگیسوی او ہر طرفی زان گل رخسار

خواجہ فصیح الدین

از احفاد مولانا نظام الدین است کہ ایشان را نظامیان می گویند و در
 خراسان نسبی از نسب ایشان شریف ترینست و در بیت سالگی تکمیل علوم کرد

۱۵ ظاہر مراد از خواجہ عبداللہ شہاب الدین ولد خواجہ شمس الدین محمد مروارید است کہ ذکرش
 در اوراق سابق ہم آردہ است ذکر مکرر غالباً از سہواست [ماک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ -

ص ۲۳۰ - ۲۲۵] [ماک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۲۵]

و حالاً قریب سی سال شد کہ با فادہ مشغولست ، از علوم ظاہر ہیچ علمی نباشد کہ او
 درس نگوید ، و در ذق ۱۶۴ ، ہر علمی کہ گویند حواشی مفید و مصنفات وارو کہ علما ازو (ق ۱۶۴ ،
 بہرہ متداند ، و با این ہمہ بذل نیز دارد کہ ستانی این علوم است ، و با خلاق حمیدہ
 و اوصاف پسندیدہ منصف است ، این معما باسم عزیز ازوست سے

خالی بچشم کروم از روی دلربای
 سوداگر کہ تختتم جای و وہ چہ جای

مجلس پنجم

ذکر لطایف امیرزاوگان خراسان کرده است که ایشانرا
سلامت طبع و استقامت ذہن باعث نظم می شده اما
مدامت نمی کردند

از انجمله

امیر دولت شاه

را نوشته است که عم زاده امیر فرزند شاه پسر امیر علاء دوله اسفرائینی است،
شوکت و عظمت امیر فرزند شاه خود اظہر من الشمس است و امیر علاء دوله نیز
مرد اہل بود، اما دماغش پریشان شد، امیر دولت شاه بسیار جوان و خوش طبع بود
و در ولایت صفت و بعدلحیت است، اما از امارت و عظمت که آیین اجداد او بود
گذشت و سررشته فقر و قناعت و دیهنت بدست آورد، و در مدت ایام زندگانی که
نقد عمر عبارت از انست فضایل و کمالات که زیب و زینت انسانیت نثار کرد، و بر
مضمونی کہ این مختصر نوشته می شود مجمع الشعرا تصنیف کرده کہ ہر کہ مطالعہ کند
استعداد کمالات مصنف را می داند، این مطلع از دست کہ ۵

۱۵ امیر ذوالنشاہ بن علاء الدولہ بختیشاہ افغازی اسمرقندی (المتوفی ۹۰۰ھ) لہاک ریو - ج ۱، ص ۳۶۲:

بانگی پر ج ۸ - ص ۱۷۱ عدد ۶۸۰: ویبیاچہ تذکرہ دولت شاہ طبع ادوارد بیرون وغیرہ [

۵۲ گذشت رکذا]

رق نمبر ۶۶۴ ہی از آفتاب عدت چشم بہاروشن ز چشم آن روشنی گروہ ولہم از جان و کاروشن رقیب

حسین علی جلایر [طفیلی]

پسر علی جلایرست، و طفیلی تخلص می کند، و پدرش امیر الامرا و صاحب اختیار در دولت خانہ یاوکار میرزا بود، اما بہ پدر نسبتی ندارد، جوان فقیر و فانی و بی تکلف است و اسلوب قصیدہ حق اوست، و این طایفہ ہم مسلم می وارند، بنام سلطان صاحب قران قصیدہ غزا گفت و آن حضرت اورا تربیت ہارنیک کرد و چنانکہ حاکم بعضی ولایات ساخت و در بعضی رکن امور سلطنت ہرزہ و پروانچہ گری و ہر ہنر را فراہم کرد و این مطلع قصیدہ اوست

محمد اللہ کہ و گیر رہ با قبیل شہ عادل
برون آمد گلکم از خار و خار از پای پای از گل
و این مطلع نیز اوست کہ

بتی کز گل بود ازہ پا در کشت بستنش
چہ رود ز پیرہ خواہم با وجود خار مز کشت
بغیر لوندی عیبی ندارد، این مطلع ازوست کہ قصیدہ را تمام کردہ است

سر و قدرت جلوہ کرد و قدر صنوبر شکست
لعل بت خندہ زو قیمت شکر شکست
این در مداحی ست دران قصیدہ

ہندو در بان تو چو پ سیاست بقبر
از کف خاقان کشت بر سر قبر

مولانا حاجی محمد

اکثر اوقات بفقیر منساحب است بلکہ فرزند مستہ از ان نیز رقیب و عزیز تر

۱۸۱ [مرکب سنہ ۱۲۵۲ھ (۱۸۳۵ء) ق ۱۸۱] از کف خاقان کشت بر سر قبر
شعر از فتادہ

وسیرت ملکیت، بصورت بشرط خوب وارد، این مطلع از دست سے
ای بسا توبہ کہ چون توبہ دیرینہ من خوب رویان بشکستند بیک چشم زدن

مولانا قاسم

نبیره مولانا عبدالرحیم منجم است کہ در زمان خود با حکام نجوم مقرر و مسلم بودہ
این ہمہ دران فن خوبت، این مطلع از دست سے

ماست مدامیم زمینانہ چہ جوئیم
از پیش و کم ساغرو پیمانہ چہ گوئیم

پهلوان درویش

برادر پهلوان محمد ابوسعید است، و حالاً قائم مقام پهلوان اوست، این مطلع
از دست کہ سے

این مقامیت کہ اینجایخ پرگرد و خشت
درد سندی و نیاز و دل پر درد خوشت

پهلوان حسین

برادر او ہم طبع خوب دارد، و معمارانیک میگوید، این معما باسم محمد از دست سے
چنان مجنون بیدار را نموده روی لیلی کہ نبود در دل تنگش بغیر عشق او میلی

محمد علی

از و شاقان پهلوان است، این معما باسم حسام از دست سے

یارب ای مہ تشو و گس در جهان نام فراق چون رخ خوب تو ویدم روز شد شام فراق

میرحید زعبوحی

تخلص میکند، پدرش از غلامان بلکہ خانہ زادگان حضرت حساب

قرآن اندر با فقیر از شدت خویشی نسبت فرزند ہی دار و و در ایام طفولیت تا مقام
شباب (رق ۱۵ اب) علوم و فضایل و شعر و مہما و سایر فنون را کتساب نموده، و در (رق ۱۵)
چاپک سواری و دلاوری نیز ستوده و پندیدہ کہتہ سواران زمان است، اما از
غلیات نشاء جیون قدم در طریق سلوک نہاد، امید چنانست کہ خداوند او را
در قاعدہ استقامت راسخ گرداند، این مطلع از وست ۵
می است لعل تو یا شہد نابین و کد است نومی است بر رخ تو یا نگلابین و و کد است

عبد الوہاب سپہانی

تخلص میکند، و پسر عبد الرزاق آنکہ است او امیر ششم سپہیلی جمالی اوست،
و پدرش ہمانا در دیوان غلام دول میرزا بہر زود است، او ہم سپاہیت گویند
دیوان ابیات خود را ترتیب داده، این مطلع از وست کہ
دانشم از چشم بہارش بدل صسد گوید و در تا چشم خود ندید آن در در باور نکرد
کہ حضرت میر بعد از آنکہ این انجمن نامہ را ترتیب نمود مسلمانان سپہ و آہی تخلص ہی کرد
این مطلع از وست ۵

درجی زر اگر نیست انتظا کہشوں بکوشش در زمانہ شو شمار کہشوں
این مطلع ہم از وست ۵

۵۰ اصناف از فخری

خوش حالی دلم بخیاں وصال تست یاری کہ خوش دلم بخیاںش وصال تست

سلطان حسین خطی

تخلص می کند، و پسر امیر شیخ بہلول اتکہ است، و پدرش حالاً اگرچہ طریق فقر
 (رق ۱۶۶) اختیار نموده، و روی (رق ۱۶۶)، بکوی عزلت آورده، اما سالہا بہین دولت صاحبقران
 بر تخت ممالک خوارزم حکومت کرد، ولی او جوان فقیرست، و طبعش خالی از لطافتی
 نیست، این مطلع از دست سے

مرا بسیار مشکل می نماید وقت جان و دواع جان شیبہ زنت مشکل ای مسلمانان

محمد صالح

بمنا سبت اسم خود صالح تخلص می کند، و پسر امیر نورسودست کہ حمایت الملک
 و صاحب اختیار در خانہ سلطان ابوسعید مرزا بود، ولی بغایت مرد بد فعل و بد خوئی
 بود، اما محمد صالح جوان ملازم است و الطوار او با الطوار پدرش نسبتی ندارد و در
 طبعش بسی وقت و چاشنی هست و در خط نیز خالی از قابلیتی نیست، این مطلع
 از دست سے

نعم آشفته گر پوشیدہ کما کل ماہ تا یانش چه غم از تیرگی شب کہ باشد صبح پایانش
 [حضرت میرزا ذکر مشارک الیہ لفظہا نموده اند، اگرچہ در اوایل نیک بود، اما در آخر
 روش پدر پیش گرفته و بد فعلی از مردم خوش طبع نیک نیست، این مطلع نیز از دست
 سے

چند روزم کہ غمش منور آن بود مرا خاطر جمع و دل شاد بہمان بود مرا

۱۵ [برک ہیر نامہ (ترجمہ بیورج) ۲۸۹] - محمد صالح مرزا خوارزمی معتقد شیبانی نامہ، ۱۵ امانہ از

شہرم شہنشاہ

از آدمی زاوگان خزانست، سالم نفس و سلیم طبع جو انیسیت، در طور نظم ملائم
این مطلع ترکی ازوست سے (رق ۶۶ ب)

(رق ۶۶ ب)

ماروین برکم تو شمار اید و در شتابین چکار
این مطلع فارسی ہم ازوست سے

مثنو ناصح بکوی عقل و دانش رہنمون مارا
نداریم اختیاری تا چه فرماید جنون مارا

امیر عشقی

نبیره امیر جہانناک است کہ از غایت تعیین احتیاج بتعریف ندارد این
مطلع ازوست کہ سے

ز بہر آنکہ آید قصہ جانان من بیرون
ز خوبان ہر زمان در انجمن آسین بیرون

علی دوست رفیعی

تخلص می کند و نبیره ام علیکہ است کہ شان او از ان شظیم تر و شہرتش از ان
پیشتر است کہ تعریف تو ان کرد، معرف او رباط و مدرسہ ساختہ بس است طبع سلیم
دارد، این مطلع ازوست کہ سے

دوای درو دل خویش را کجا جویم
کجا روم چه کنم حال خود کرا گویم

میر غفورچی سپاہی

تخلص میکند، پسر امیر ولی بیگ است و تعریف امیر ولی بیگ تکم تعریف امیر علیکہ دارد

و در طور خود عظمتش زیاده بود، امیر یغیورچی خوش طبع واقع شده، این مطلع از دست
 ۵ مسجدی که روم در فراق دلبر خویش بهانه سجده کنم بر زمین نهم سر خویش

محمد علی جلایر نشانی

تخلص می کند پسر علی جلایرست، برادر حسن علی، اما هیچ یک از آنان در
 رق، افعال و اطوار مناسبت ندارد و چون اکثر اهل خراسان می دانند که (ق، ۱۶۷)
 در نوشتن فائده نبود، این مطلع از دست ۵
 کسی هرگز مرابی غم ندیدست چون غم دیده غم هم ندیدست

مولانا کوبی

نبیره شیخ بایزید ابله است، و در مشهد و حظه آبا و اجداد خود می باشد
 و بشعر نو در آمده این مطلع از دست ۵
 کشتی من و نخته را ترک کمان بودی من تا با تریا بزم زندگی تیزی بیفکن سوی من
 [مشار الیه درین اوقات بحر و زرگری مشغولی می نماید] این مطلع از دست که
 ۵ ز نعل و زغ و در عالم کجا نام و نشان بودی اگر نه دست و پای (م) در بیان بودی [

امیر اسرار حسین

پسر امیر محمد خلیل است که سالها در ملک نیروز حکومت کرد، چنانچه بعضی
 اوقات پادشاه را متابعت نکرد و جوان آدمی و حلیم و علیم است، این مطلع ترکی
 از دست ۵

۵ زیادت از نوری ۵ مانند (کذا) ۳ ازینجا بعضی الفاظ افتاد

کوروب اغیارنی فی الحال ایلیک کوکو مکاکیم آور دوم
ایماس تعظیم او چون خنجر لازمی زحمینی یار شور دوم

محمد جعفر

پسر محمد علی کوکلتاش است که مدتها داروغه مشہد مقدسہ رضویہ علیہ النجیۃ
والثنا یو طبع نیک دارد، این مطلع از دست کہ ۵
آن شب کہ شمع چہرہ را از تاب می افروختی رچی نکردی بر من و پروانہ را سوختی

شاه قلی ایفولہ

از خردی باز طبعش بتحصیل و اکثر فضایل ملازم است، اما بہت محبت
اق ۶۷ ب، پر چیزی نخواہد و پیشتر قابلیت کہ داشت از دست داد، و عامی ماند
در معما طبعش خوبست، این معما باسم محوی از دست ۵
از محنت ما بہ پیش وی حرفی دو گر مصلحتت گوی و نیت گوی

درویش عبداللہ

از ترخانیاں است و پسر شیخ افغان اکہ است، از خردی بہت
بنظم ملایم است، این مطلع از دست ۵
از خیال لب و دندان تو چشمم کہ پرست
ہیچو دودیت کہ سنگش ہمہ یاقوت و درت

عبدالقہار

پسر شیخ اوہ محمدست کہ پدرش در دیوان بادشاہ منصب امارت یافت

و مرد بہادر بود، اورا ازین چیز ہا میراث ترسیدہ، ولی در فن معما بقدر قابلیت دارد، این معما باسم بہام از دست ۵

پارہ اتار آتش می روی گل افروختہ عندلیب بی سرو پا در غمیش پرسوختہ

بیگ ملکی

پسر حسن ملکیت، ہرچہ در وصف پدرش گفتند زیادہ از آنست، اما در بارہ او برعکس واقع شدہ، اگرچہ در اوایل معما می گفت، این زمان از ان نیز عاریست، این معما باسم حزم از دست ۵

خال چو بر عارض مہوش زوی بردل مردم ز رخ آتش زوی

ساتی

پسر جعفر بخشی است، در خردی بسی قابلیت داشت چہ در نظم و چہ در نثر، و در سایر انسانیت و در شہر دق ۱۶۸، ترکی و فارسی رشید، و در سپاہی گری چنانچہ سپاہیان متعین خراسان در جلالت اورا تعریف می کردند و در نظر ارکان دولت بلکہ در حضرت بادشاہ مقبول و ملتفت بود، اما بیچ معلوم نشد کہ اورا چہ حال دست داد و چہ صورت روی نمود کہ ناگاہ این صفت ہا از او زائل شد، این مطلع از دست ۵

قلادہ سگب او کن زہ گریبیا نم کہ ہر زمان نشود چاک تا بدامانم

مجلس ششم

در ذکر طایف فنکار و ظرفاء غیر ممالک خراسان کرده است
 کہ در زمان او ہر کدام در خور حال خود گفتار شیرین داشته
 اند و صاحب دیوان بوده اند، اول از اہل سمرقند ابتدا
 کرده از انجملہ

امیر احمد حاجی [وفائی]

پسر سلطان الملک کاشغری است، وفائی تخلص می کند، بصیرت خوش و
 سیرت دلکش و اخلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ، جوانیت در خراسان تربیت یافته
 و در السلطنۃ ہرات قریب ۵۰ سال حکومت کرده، و در مہلکہ سمرقند نیز در تہا
 حاکم بود، و ورین چند سال کہ نافذ الامر بود امری نام لایم از روی تمہود و در بہادری
 و جلاوت نیز سپاہیان کہتہ سوار اورا مسلم می داشتند، طبعش بسیار خوب است، این
 مطلع از دست سہ (ق ۶۸ ب)

گفتی جان من از تن زلف پر شکن بقی کشیدی پرودانہ سہل و سہو

خواجہ خورو

قاضی یک قبیلہ ملک سمرقند است، مدرس مدرسہ کتب بیاض میرزا با وجود آنکہ بچہ دین

حلیۃ فضل و کمال آراستہ و بدین ہمہ زہد و تقویٰ و حسن و اخلاق پیراستہ چون لطف
طبعش غالبیت، باین مشاغل و عوارض بنظم و انشا و فن معما نیز اشتغال می نماید،
باسم ملک این معما از دست ۵

در میان ہر چیزگان از اوج مہ تا ہای است منظر اسمیت کشتہ گر ترا آگاہی است
تاریخ فوت بابا شد ایداد را کہ اہل سمرقند او را ابدال اعتقاد داشتند "مجدوب
سالک" یافت و تاریخ و فقیہ فقیر را من وقف علی شہر پیدا کرد ابو البرکہ کہ ہرچہ
در وصف خواجہ خورد و گفتہ شدہ در ماوہ او برعکس واقع شدہ، چون در خراسان ہم قند
کسی اورا چنانکہ ہستند ندانند نیست شرح حالات او کردن غایت بی حجابیت،
با وجود این بدین یک نقل کہ در باب او از زبان عما حیدلی استماع افتادہ اکتفا کردہ
می شود، و شرح آن چنین نوشتہ کہ ابو البرکہ در شہر سبز قاضی بود، از دست او
مردم شہر حکمت بادشاہ شکایت کردند، از معزول شد و بخراسان آمد، اینجا نیز از
کار ہا در وجود آمد کہ تقریر آن غایت و طولی دارد، (رق ۱۶۹) القصدہ اینجا ہم نتوانست
بود، باز بہرقت رفت و از ارکان دولت بعضی را ہران آورد کہ چون منصب او
بی خدایند دست باز باو دہند، و ہوادارانش در لباس برض بادشاہ رسانیدند کہ منصب
تقتما خداوندی ندارد، و ہمہ مسلمانان معطل است، مردی مناسب یافتہ ایم باو
می باید داد، باز بعضی از نواب سخن ہواداران او را رد کردہ اند کہ او مرد بد معاش است،
بادشاہ گفتہ، ہرچند بد معاش و بد بخت باشد بہتر از آن قاضی خواهد بود، از ابیات او
در خاطر نبود نظر فاین بیت برای او گفتند ۵

۵ تاریخ و فقیہ (کذا) ۵ [ماک ہفت اقلیم خطی، سفینہ خوشگو خطی، ج ۲ - ق ۵ ب -
خواجہ را دو پسر بود یکی خواجہ بہار الدین و دیگر خواجہ ایوب، ۵ شہر سبز یا کش من اعمال سفد
[ماک پیر - پنج - ص ۱۶۹]

دیو شیطان صفت ابوالبرکہ بادوایم بہفتمین در کہ
[حضرت میر فرمودہ کہ از ابیات مشار فیہ چیزی در خاطر نبود، می تواند بود کہ این
مطلع از دست ہے

در حسرت می ساتی ماگشت بسی را دورست کہ پرواہ کسی نیست کسی را
گویند غزلی گفتہ بشہر ہرات فرستاد، بعضی مخاوم ایجا غزل را خواندہ در یک بیت بر
حرف تا نقطہ نہادہ بودہ آن حرف تا ز با خواندہ اند، و اعتراض کردہ و
فاخر بران قرار دادہ کہ این بیت معنی ندارد، و آن بیت اینست ہے
خشاک شد گشت امید ماو شد قحط وفا ز آتش دل تا در ابر چہنم ما باران نماند
و چون ما جرا باو رسید این قطعہ گفتہ (ق ۶۹ ب) ہے
ہر چه آید بیند اہل صواب بمان خطاشن خط نمکنند
گرفتہ نقطہا بر زیر و نہر غش را پیرو نقیہ نمکنند
ہر چه خوانند نیک فکر کنند یا خوانند تا غلط نمکنند
ایجا ہمہ خوش طبعان با پسند افتادہ، این مطلع نیز از دست ہے

تپ غم دارم و درد سز بجران بر سر آمدہ جان بلب و نامدہ جانان بر سر
و این مطلع قصیدہ ایست کہ در مدح سلطان محمود میرزا گفتہ، و این دو بیت نیز
بسیار خوبست و عاشقانہ واقع شدہ ہے
تا گرفت آتش دل در تن من چون فالوس و امنم چاک شد و چاک گریبان بر سر
از من بیدل شدید اسر و سامان مطلب در سر و کار تو کردم سر و سامان بر سر
خواجہ سلمان ساوجی درین بحر و قافیہ قصیدہ دارد، این بیت از انست ہے
منم امروز بلا و غم بجران بر سر کردہ در کار تو چون شمع دل و جان بر سر

ملکہ در بہت اقلیم بجای با لفظ ای آمدہ ہے در سفینہ نوشکو ترتیب اشعار باین نحو آمدہ ہے ۱۰۳۰

ہر دو ابروی تو طاقت بخوبی لیکن کاکلت آمدہ در حسن از ایشان بر سر
این دو مطلع ہم از دست سے

بر من این بیدادگان نامسلمان مسکند کازم گریہ چکس در کافرستان می کند

منم درین چین از بلبلان زاری کی بزاری دل من نیست از ہزار کی

رقیہ دق ۱۷۱۰ این غزل او خود بسیار مشہور افتا وہ سے

ای شلخ بگل چوسر و سہی قدر کشیدہ برعل لب روی خط ز زمرد کشیدہ
قدرت بر آمدہ چو الف مدظلہ وز ابروان فراز الف مد کشیدہ
بر نام و شمنان زودہ قرعہ قبول بر حرف دوستان قلم زد کشیدہ
تنبیہ می کشی مکش ای نقشتین حسین! ناید چو چشم زلفش اگر صد کشیدہ
از دولت وصال فراخی طمع مبر جور و جفای یار چو بی حد کشیدہ
این مطلع ہم از روز نگین واقع شدہ از زبان نگر کہ شراب آشکار کردہ
اظہار آن دہن لب میگون یار کردہ

خواجہ خواجہ

پسر خواجہ فضل اللہ ابو اللیثی رحمہم اللہ است، جوان خوش طبع و دانشمند است،
ما طبیعت بہزل بایل، گویند، شنید کہ میان ابو البرکہ و درویش حسین کہ ورت واقع شدہ،
و ابو البرکہ بجمہت آنکہ بر درویش حسین شاق آید و بقعہ اورا موجب اہانت شود بر سر
تیر پیر سیصد سالہ حدث کرد، خواجہ خواند این بیت گفت سے

ناجوانمردی کہ او بر پیر سیصد سالہ دید پیر اگر گرد نگر دم، ہیچ پیری رامید

مولانا عارف

از فرکت است و در نواحی سمرقند موضعیت، مدتها در شہر ہرات بود، گاہ
سابق می خواند و گاہ لوندی کرده بعرفان شوق تمام می نمود، بجانب عراق رفت
و احوالش معلوم نشد، این مطلع از دوست ۵
در حالت تکلم از نازکی زبانش برگ گلیمت گویا در غنچه دہانش ۵

مولانا بقائی

از خوارزم است، بسیار جوان خوش طبع و خوش خلقیت، و سفر اختیار کرده
و با وجود نامرادی و عدم استطاعت والدہ خود را جهت رضائش ہمراہ برده، امید
ست که درق ۱۱۱، بمطلوب رسد، این مطلع از دوست ۵
منی خواہم کہ دل در بند آن زلف و دوتا باشد چرا از پہلوی من و در مندی در بلا باشد

مولانا خیری

نیز از خوارزم است، مردی دیوانہ و ایتزست، یغلاکت و افلاس می گذراند،
ظاہراً بواسطہ دیوانگی آنست، اما در شعر و نثرف تمام دارد، و اسلوب این کار خوب
می داند، قصاید نیک دارد و غزلیاتش نیز بدینست، ولی پیش اہل اوراک مطعون
ست کہ ابیات خود را نمیداند و اگر ہم داند در محل سوال اگر خواہد تقریر کند ہم منی

۵ این بیت بر حاشیہ غالباً از مولانا عارف است :-

روز نوروزت و من بی اہ ہر افزوز خود تیرہ می بینم چو شام اہل ماتم روز خود

۵ قصاید (کذا)

تواند، اہا او این معنی را مسلم نمی دارد این مطلع از دست ۵
بروز تشنگی آب روان نبود ہوس را دم تیغ ترا اگر بر گلو مالیم پس بار ۴

مولانا سائلی

از ولایت قرظی است و چنان کاتب سریع انقلم است کہ ہر روز پانصد
بیت نیک می نویسد، ترک و نث و سادہ می نماید اہا چنانکہ می نماید نیست
و درین ولایت ترتیب حروف و بیان مرتب ساخت، این مطلع از دست ۵
نہ ہر زخمش دلم پیکان آن ابرو کمان دارد کہ ہر زخم دیگر آب حسرت در دہان دارد

مولانا شمشی

از ولایت بدخشان است، اگرچہ فقیر را اختلاط او دست نداده، اہا از
مولانا محمد بدخشی تعریف احوالش استماع افتاوه، چنان معلوم شد کہ درین ولایت
شوشی و تصرف دارد، این مطلع از دست ۵
چشمان من پرینند در ماضی چنانند کہ در شگای دیگر را دیدن نمی توانند

مولانا صاحبی

در قمر اسانستف او بعد از شہریت انقلم می نماید، چنانکہ در دست ۵

سے بعد انکذاں سے اپنے بیجاں سے انقلم می نماید، چنانکہ در دست ۵
انکرمی تالی از دست ۵
بہر ای وقت از دست ۵
وہ مثل ماہیت و کرمش انکرمی
تہ ۵ شہر بدخشان

وقوف شد، و او را برکری (۶) منسوب می دانند و مدتهاست که متوطن ولایت
حصار شده، گویند کتاب دار پادشاه آنجاست، این مطلع را از وی خوانند
اگر ای شمع شبی، همنفس من باشی چه دعا بهتر از نیست که روشن باشی

درویش و پکی

از ولایت قزوین است، و بصنعت خشت مالی منسوبست، گویند مردیت
ابدال و شش و همیشه دیوان خود را در میان بسته دارد، و اگر بر بیتی یا بیتی احتیاج
افتد، فی الحال دیوان بیرون آورده می نماید، فی الواقع تا فقیر بشعر و شاعری اشتغال
می نمایم از جانب عراق بهتر از ابیات او نظمی نیامده، این از دست که
بر مثال صورت دیوار بیجان مانده ام پشت بر دیوار بروی تو حیران مانده ام

قاضی عیسی

از ولایت ساوه است، و سلطان یعقوب او را چنان تربیت کرد و تعظیم نمود

۱- [کتاب هفت اقلیم خطی]، سفینه خوشگو خطی، ج ۲ - ق ۳ ب - حبیب السیر - ج ۳ -
جز ۴ - ص ۱۱۵: [آتشکده و غیره] صاحب مجالس می گوید: «او بصنعت خشت مالی منسوب است»
اما مولانا مجد الدین قوسی در مسودات خود نوشته که وی در اوائل صنعت جولاگی اوقات می گذرانید
۲- احتیاج کذا، ۳- قاضی میح الدین عیسی (المتوفی ۸۹۶ هـ)، [کتاب هفت اقلیم خطی]، سفینه
خوشگو خطی، ج ۲ - ق ۲ ب: [آتشکده و غیره] قاضی عیسی صدالصدور و استاد سلطان یعقوب بود
در امر معروف و نهی منکر مبالغه تمام داشت و در کلمه حق از کسی نمی اندیشید، بعد فوت سلطان، صوفی
خلیل قاضی را بکفر متهم ساخته در سنه هشت صد و نود و شش یا هشت و نود و یازدهش قریب به
پنجزار بیت است،

پہچ بادشاہ از اہل وی کسی را اور پہچ تاریخ دران مرتبہ تہریت نکرودہ باشد، اما میگوید بتکبر
وسوداوی مزاجست، و بشعر چنان مشعوفست کہ ہر روز دہ غزل میگوید، این مطلع از دست

(رق ۱۴۲)

۵ (رق ۱۴۲)

ہر کس کشت گلشن و گلزار خویشتن ماودلی چو غنچہ گرفتار خویشتن

شیخ نجم

ہم از ساوہ است و بقاضی عیسیٰ خویشیں است، و در پیش سلطان یعقوب
کسی از و مخصوص تر و نایب تر نیست، و ہر چند کہ قاضی ہر دم عظمت نمود و استغنا
کرد، او با خلائق سلوک پستیدہ کرد و التسانیت ظاہر ساختہ، خلق خوش و ملائمت
پیش آورد، و بکار فقرا و مساکین بسیار مدد رسانید، چنانکہ نام نیکی او با اطراف عالم
منتشر گردید و بدین فقیر غایبانہ دعوی یاری و برادری و محبت مرغی می داشت،
این مطلع از دست کہ ہے

بشوخی می خورد خون دل من چشم خون داری برای فتنہ جون آفتی شوخی ستمکاری

۱۔ خوشتن (کذا) این ابیات برعاشیہ غالباً از قاضی عیسیٰ الدین عینی است :-

ہر کجا بینم تنی کو در کند فرسودہ است	وہ	ر شکم آید کز غم ہستی چہ خوش آسودہ است
ای تزک شوخ چشم بہر سو نگہ کن	وہ	ہر گوشہ خان و مان کسی را سیر کن
منم و ہوا می ہر روی سر و بگ خود تدارم	وہ	کندار گر میہم غم منک خود تدارم
مہ نوشام غیب از گوشہ بنمود ابرو را	وہ	فدک چندین چراغ افروخت تا پیدا کند اورا
نمی دامن چرا با عاشق خود یار ننشیند	وہ	ز ہم سعنے اغیار با انسیار ننشیند
بال خویشید باشد نہایت راز خود گفتنی (۱)		سپیدی چو سایہ در پس دیوار ننشیند
صبوحی کردہ ات آمد بیابین خستہ خود را		کز اتنی را بہانہ سازد و بسیار ننشیند

ابراہیم شاہ ادیبی

تخلص می کند و در میان ترکان خوش طبع و لطیف و متعین بود، دیوان دارد این
مطلع از بوست ۵

هرگزیم دل بی خیال عتبرین نمالی نبود آری این دیوانه هرگز خالی از عالی نبود

حشیش اللہ

ولد میر سمر بر سینه است که تقریبش در بالا مذکور شد، جوان ملاطیم است و قابلیت بعضی
از سازها نیز دارد و تحصیل هم می کند، این مطلع از بوست ۵
از چه در شام غمت عالم بچشم شد سیاه گز نزد از عصر آہم چراغ تهر و ماه

خواجہ افضل

از اشراف کرمان است و بنحایت جوان خوش طبع و خوش اخلاقت، (ق ۲ ب ۱)
و اہل علم ہمہ متفق اند کہ حالا در علم موسیقی و حساب و فتر و ضرب و قسمت بی نظیر است
و در سیزده سال در ملازمت سلطان صاحب قران صاحب اختیار دیوان وزارت بود
و در ایامی کہ خواجہ محمدالدین محمد در امور سلطانی دخل کرد، بچکس نمائند کہ فتوری باو نرسید
او را نیز بکثرت با دشاہ بد نمودند بضرورت جلا اختیار کرد، اما دران ستر بزیارت مشرف
شد و منصب میر حاجی بدو تفویض رفت و ہر چند سلاطین آن مالک تکلیف ملازمت

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱۱)

لطیب از نامیدی بر سر بیار نشینند
بہروز از کینہ من چرخ کج رفتار نشینند
کنون در بر زمردان کیتفس ہشیار نشینند

بہر سبب آہ و نشست بر بالین من بگرد
نشستہ ہرہ غمت نگون در کج نو اسیدی
درون خانقاہ شہی کہ مت زہد و تقوی بود

فرمودند، او قبول نمود و اظهار افتخار و از دست پادشاه خود گریز این مطلع از دست گریه
تا هر شری دانه شود گشت جهان را بر باد دهد آتش دل خرمین جان را

مولانا شهبیدی

از ولایت قم است، و مرد آشفته روزگار و دیوانه می نماید بدیده او روان و تعصبش
غالب و طبعش بهزل راغب و طریق جعل دارد، این مطلع از خوب واقع شده است
بیای عشق و آتش زن دل افسرده ما را بنور خویش روشن کن چراغ مرده ما را

مولانا همائی

معلوم نیست که مولدش از کجاست، اما اکثریت عمر خود در عراق بود، یکبار
بخراسان آمد و باز رفت، مرد کم سخن است و فقیر و نامراد می نماید، اما نمود با سده که یک
پایه یا و دهند رق ۱۶۳، آن مقدار عربده و پرگونی از و ظاهر شود که شرح راست بیاید رق ۱۶۱
این مطلع از دست گ

جانا منم درست فراق تو مرده
توین در تنم نماز چو نار فشرده

شده این ابیات بر حاشیه قیاساً از خوب افش است

بسکه آتش روی آتشناک تو درون زده

تا مکتوبی دلاز سر خود بجزو بیجی بین

شده زماک - نوبه خوشگو زخمی، ش ۲ - ق ۴ - ب ۱: هفت قلمه از شکر و زده از مولانا شهبیدی در

دست سلطان مرغیه ملک الشیرازی یافتند، اما چون چکنان معارضه می کرد و بسیار نمودیت بود این بود

نوت سلطان فرآورده بدنه و سندن آ و در گراته دل تو سندن فکرت از درون بدوارده شده این بیت بر حاشیه

غلام از همائی است در چشم من از نظارت آن زلفت مشا بودت زاری آتش که خوب می بپزد

مولانا خالدی

از ولایت حصار است، و بشہر ہرات بچہ تہ تحصیل آمد، و مدت مدید سبق خواند، و بسیار صلاحیت کسب کرد، همانا از اولاد خالد ولید است و بدان سبب خالدی تخلص می کند، این مطلع از دست ۵

مترس از تن خاکی بوقت کشتن من اگر تو تیغ تو گردی رسد بگردن من
مشار الیہ مرد فقیر بود و در صورت قلندری می گشت، این مطلع نیز از دست ۵
نمی خواہم کہ برگیرد سہیا از بوی او گردی مبارآن تو تیار افگند در چشم بی دردی

مولانا پارسی

از شیراز است، و در محلی کہ از انجا بخراسان آمد بنقاشی منسوب بود، اما بتدی بود، فقیر او را بابل تذبیب سفارش کردم، در اندک فرصت نقاش خوب شد، ولی چنان معلوم شد کہ غرض او از نقاشی نقش بازی بود، چرا کہ عجب نقشہا بر روی کار آورد، القمہ زبان قلم در تخریر آن قاصر است و شرح نمی تواند کرد این مطلع از دست ۵

زاشک دیدہ کہ دل پرزد و کتوں است بیباک بہر اشارت تو گنج قارون است
[فی الواقع حضرت میرزہ بارہ مشار الیہ شفقت بسیار کرده و از وسوسہی تمام در وجود
دق ۳] آمدہ کہ حالانہر بازنشاه دق ۳ بی) و امرار تقلید کرده و نخیالات فاسد نشانہا نوشتہ
و پراہنہا بہر طرف از ولایات نوشتہ کہ آخر واقف شدہ اند، و گناہ او بخشش یافتہ، اما
مثل او مذہب و محررتوان گفت ہرگز نبوہ، این مطلع نیز از دست ۵
گفتم بد گوش تو مرا تشنہ جگر کرد بشتید ازین گوش و ازان گوش بدر کرد

۵ اردو کند [۵] مرکب بنت اقصیم (رغبی)

مصرع اول چنین باشد بہتر است "گفتم در آن گوش مرا تشنه چکر کرو" [۱]

مولانا اہلی شیرازی

ہمانا کہ طالب علمی دارو و در اصناف شعر ماہرست بتخصیص اسلوب تصبیحہ
عروضیہ مصنوع خواجہ سلمان را جواب گفتمہ و یک رباعی اضافہ کروہ، تو ان گفت کہ
حالا بقوت طبع او کم است، این مطلع از دست کہ ۵

من و مجنون دو اسیریم کہ نم نشاد ہی ماست

ہر کہ این شبوہ ندانت نہ از وادی ماست

مولانا میرکی

ہم از شیرازست، و بخراسان پرستم سیر آمد، و یاز بعد از چہد گاہ بوطن مالوف معاودت
کرد، خورد سال و خام طبع بود، اگر مشق کبیر طبعش لطافت تمام پیدا می کند، این مطلع
از دست ۵

جانا مباش در پی آزار و کین ہمہ کین عالم خراب نیز نہ بلبرین ہمہ

۱۔ لڑک جیب اسیر، ج ۳ - جزم - ص ۵۵، بغتہ انجیر انجلی، ج ۱ - موازنہ بیوقوفی
خطی، نشر عشق و خطی، سپرنگر ص ۲۲، سنیئہ خوشبو رخش، ج ۱ - ص ۱۹، ہرید، ج ۱ - ص ۲۰
ص ۶۵، بانگی پور فہرست - ج ۲ - ص ۱۲۸ - عدد ۱ - ص ۱۲۸، بانگی پور فہرست، ج ۱ - ص ۱۲۸
رابطہ دوستی داشت - تفسیرہ مصنوع او در متن سلمان معاویہ اشوہی و انما انت شادی و انما انت
جان معایت مجمع البحرین و تخریصات، کاتبی مست و درخش بر سنیئہ و انما انت

۲۔ معاورنت دکداں تکہ آزاد دکداں

مولانا فضل اللہ

رق ۱۷۴، از شیراز بہترین تجارت باستر با آرامہ ولونڈونی پرواست ر ق ۱۷۴، اما بسیار صلاحیت
وارد و مطالب علمی گروہ و شعرو و سما و شطرنج حاضرانہ و غایبانہ بلکہ صغیر و کبیر راجی دانند، این
مطلع ازوست کہ ۵

سعادت تو فرزند باد و دولت تو بیادت ہزار سال بمافی بدولت و سعادت

مولانا معین

از آدمی زادگان شیرازست و تا بحر اسان آمدہ با این فقیر می باشد، ظاہر ش سادہ
می نماید اما درین اوقات ہزی ازو مشاہدہ کردہ شد کہ منافی سادگی بود، این مطلع ازو
ست کہ ۵

شد و لق مرقع گرو بادہ و شادیم کاخر بسر کوی معان خانہ نہادیم

خواجہ عماما

از ولایت لار است و تجارت معاش می کند، و بسیار انسانیت دارد و در شہری
بسیار قدرت ازو ہم می شود، نتیجہ یعنی و چون کردہ، از نظم بسیار مردم خویش واقع شدہ
و در غزل نیز شہرت خوبہ می رود، این مطلع ازوست کہ ۵

بر سوی لاریانہ شعلہ زور بجایین کرد ظاہر لہ از آتش پیمان سن

مولانا پیمان

ہمانا از حصار سنت، در محلی کہ محمود بر لاس با پیچی گری بشہر ہریت آمد، ہمراہ او
شدہ ترک ہفت اقصی (شہر) باشد، مولانا کہ ۵

آمدہ بود و در عین مراجعت مولانا بیمار شدہ بماندو بعد از آنکہ محافظت او کردہ شد و صحت یافت ، باز بکھار رفت ، این مطلع از دست ۵

بر زن برسینہ من خنجر و افکن سر از تن ہم اق ۴۲ با
در این خانہ تاریک را بکشا و روزن ہم

سید عمار

از ملک یزدوست ، بہ بجانب خراسان بعنوان قانون نوازی آمد ، و التفات
بسیار یافت ، اما عقل معاشش نداشت ، بہرچہ یافت ضایع ساخت ، القصہ آشفنتہ
شراب و نردوست ، این مطلع از دست ۵

دل نہ شگفت در باغ جہان چون غنچہ و لال
ز پیکان ہاء تیرش تانند پر کالہ پر کالہ

مجلس منقہ

ذکر لطایف سلاطین کامگار اولاد و تبار سلطنت
شعار ایشان کرده کہ در بعضی محل خوب خوانده و بعضی نیز
بنظم التفات نموده اند، از انجمله بوستان شجرات جهان
شهریاری و عمان در ہاء ثنین سلطنت و کامگاری خاقان
جہانگیر صاحبقران یعنی

امیر تیمور گورگان انار اللہ بہانہ

اگرچہ بنظم التفات نکرده، اما بنظم و نثر در موقع و محل خوانده و گفته کہ زیادہ بر
آن متصور نیست، و بجهت آنکہ بر سبیل تبرک اسم مبارک آنحضرت درین مختصر باشد
لطیفہ از لطایف او اختصار کرده آمد، چنان نقل کرده اند کہ میران شاہ میرزا در تبریز
بشرب بسیار اشتغال می نمود، چنانچہ دماغ و مزاجش از قانون اعتدال انحراف
یافتہ امور تا ملایم از و ظہور کرد و در ہم سلطنت تعلق ورزیدہ بکار و بار مسلمانان کہ
وابستہ بتوجہ و التفات بادشاہ است، طریق تساہل و آئین تغافل پیش آورد، در
سمرقند بعضی آنحضرت چنان رسانیدند کہ او (رق ۵، ۱) سہ ندیم دارد، باعث شراب
خوردن او ایشان اند، بنابراین حکم شد کہ تواجی بیجا و (د) رفتہ کسی را کہ بحکایت
نگذارد و در ساعت آن سہ تن را سزاقن جدا ساختہ بدار الفتح سمرقند آورد و ازان

(رق ۵، ۱)

سہ "تواجی میجاو" و در نسخہ ترکی بتا

اُستاد صاحب کمال پو و دور ہر سال جہت وسیدت دیدار تقویم استخراج کردہ و صدور
و نواب را واسطہ ساختہ روی بدر دولت خانہ میرزا آورده و چون صدور اورا پیش
آورده تقویم را عرض کردند میرزا تبسم کردہ این را کہ خواندہ سے
تو کار زمین را نگو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی

ابا بکر میرزا

نبیرہ امیر تیمور بود بہادری و ضرب شمشیرش در میان مردم چغتائی اشتهار تمام
دارد این تہنیں ترکی از دست سے

ایر کرک او تاسہ پالسہ مالینہ یارب یا نسہ اتی ینتک مالینہ
ایت الومی پر لہ اولسون اولکیم انراست و شمنی غہ مالینہ

سلطان اسکندر شیرازی

ق ۶۱ ز

ہم نبیرہ امیر تیمور بود گویند تجل سلاطین را برابر او کم کردہ اند، مولانا حیدر
مادح او بودہ و مولانا از استادان شعراء ترک است و این بیت از مخزن اسرار
اوست سے

ہمت ایل دیوید بیضا و یگان ایر نعتی دیویم عیسی و یگان
این تہنیں ترکی از سلطان اسکندر نقل می کنند کہ سے
تولون آسی غہ نعت ائمہ پاروی اول حجالستادین کیم اولدی یاروی

۱۵ ہر حاشیہ دین بیت ظاہر از ابا بکر میرزا است سے

فل من در میان اشک چون سیلاب می سوزد
کہ دیوستہ اینکہ آتشش در میان آب می سوزد

خلیل سلطانؑ

بعد از واقعہ سلطان سلاطین امیر تیمور بر تخت سمرقند سلطنت کردہ و در مجلس او ہمیشہ شعرا و طرفا حاضر بودہ اند، شعر را نیک ہی گفته، چنانکہ در دیوان اشعار او خواجہ عصمت اللہ تصنیفہ دارد و مطلع قصیدہ در ذکر خواجہ عصمت نوشتہ شدہ این مطلع ترکی از دست ہے

ای ترک پری پیکر غیر ترک جفا قیل - کاو لیمز لعل روان بخش دو اقیل

لغ بیگ میرزاؑ

بادشاہ و انشمنند بود و کمالات بسیار داشت، از انجملہ کی آنت کہ کلام اللہ را بہ ہفت قرأت حفظ کردہ بود، و علم ہیئات و ریاضی را نیک می دانست، چنانچہ تاریخ نوشتہ و رصد بست، و حالہ در میان مردم (رقیب) بارتج او شایعست (رقیب) و با وجود این کمالات گاہی بمظلم نیز میل می کرد، و این مطلع از دست ہے

ہر چند ملک حسن بزرگین تست شونجی مکن کہ چشم بدان در کمین تست

بایسنغر میرزاؑ

بادشاہ خوش طبع و سنجی و عیاشش و ہنر پرور بود، و چندان تظارات و تقاضا کردہ و

۱ [ساک تذکرہ دولت شاہ ص ۳۵۲ - ۳۵۴، حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۹۲]

۲ [ساک تذکرہ دولت شاہ ص ۳۶۱ - ۳۶۴، حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۵۱ نیز

راج - ج ۲ - ص ۳۵۵، ۳۵۹، ۳۶۰ و غیرہ؛ تاریخ اوربانت ایران - ج ۳ - ص ۳۸۶]

۳ [ساک تذکرہ دولت شاہ - ص ۳۵۰ - ۳۵۲؛ تذکرہ خوشنویسان - ص ۴۵؛ تاریخ ادبیات

سازنده و گوینده بی نظیر کہ بہ تربیت او در نشوونما آمدند در زمان ہیج بادشاہ معلوم نیست کہ پیدا شدہ باشد، و آن قدر کہ ممکن بود عالم را بچوشتی گذرانید، این مطلع ازوست ۵

ندیم آن دورخ اکنون دو باہ است ولی ہر ش بسی در جان ماہ بہست
تخلص اینست ۵

غلام روی او شد بایسنغر غلام روی خوبان بادشاہ است ۵

باب میرزا

درویش و ش وفائی صفت و کریم خلق بادشاہی بود، بہمت او بادشاہ درین

دریقیہ حاشیہ ص ۲۰۶) ایران - ج ۲ - ص ۲۸۵: حبیب السیر - ج ۳ - جز ۲ - ص ۱۳۱]

در حاشیہ ص ۲۰۸ ۵ در تذکرہ دولت شاہ این بیت باین طور آمدہ ۵

گدای کوی تو شد بایسنغر گدای کوی خوبان بادشاہت

۵۲ بر حاشیہ این سطور ملاحظہ فرمایید، ہمین خط مرقوم است :

”حسن خلق کریم او چنان بودہ کہ با باسودائی در مجالس مطایبہ می کردہ او در تنق عفو می آوردہ

است از انجملہ آنست کہ گویند روزی میرزا بحمام رفتہ با باسودائی را دیدہ کہ در گوشہ حوض چنی

بست مشغولست، گفتہ درویش عجب وصلہ دادی! با با گفت شاہ درویشان در نظر است،

میرزا را غیرت بر حرکت آمدہ طاس طلا کہ در وشت داشت بجانب او انداخت و سرا و مجروح

شد و با آشفتنہ از حمام بیرون آمدہ در گوشہ نشست چون مرزا از حمام بیرون آمد پشیمان شد و

بگذر خواہی ہمان طاس طلا را از دست یکی از خواص بمنظر با با فرستاد کہ این وصلہ را قبول نمایند

و گذشتہ را عفو فرمایند، با با سودائی جواب داد کہ او وصلہ ما را قبول نکند ما نیز وصلہ او را ندایم

میرزا خندید و التفات بسیار فرمود، ۵ [۲] ماک تذکرہ دولت شاہ - ص ۲۲۸ و یا بعد تاریخ

قرنہا نبودہ گویند پیش او ذکر حاتم چنین گذشتہ کہ خانہ حاتم چہل در داشتہ ، اگر سیایلی بتمام درہا آمدی اورا انعام کردی ، او جواب گفتہ چرا از یک در چندان چیزی ندادی کہ بہ دیگر درش احتیاج نشدی ، از سیایل تصوف بہ لغات و کلمات راز مشعوف بود و طبعش بہنظم نیز ملایمت داشت ، این رباعی از درست کہ دباعیہ

چون باوہ و جام را بہم پیوستی میدان بیقین کہ زند بالاوستی

جام است شریعت و حقیقت باوہ (ق ۱۷۷) چون جام شکستی بیقین بدستی (ق ۱۷۷)

عبد اللطیف میرزا

وسواسی طبع و سودائی مزاج و دیوانہ بود ، و افعال نااطیم از بسیار در وجود آمد ، چنانچہ از ذکر آن کہ درت خاطر می شود ، از ان جملہ کمی آن بود کہ از برای مصلحت دنیای قانی پدر پیر دانشمند خود را کشت ، و باو چندان وفا نکرد کہ بہ شیر و یہ بن پر و بز این مطلع از دست ہ

بر دل و جان صد بلا از یک نظر آوردم چشم من چگویم شکر او یارب نہ بیند در چشم

سید میرزا

بادشاہ سلیم طبع خوش ذہن بود ، و از غزل و مثنوی و ابیات خوب دارو این

[بقیہ عاشیہ ص ۲۸] ادبیات ایران - ج ۳ - ص ۳۸۷ - حبیب السیر - ج ۲ - جز ۳ - ص ۱۶۸ و بعد

[عاشیہ ص ۲۹] عہارت از لغات عراقی و کشمش راز محمود شبستری ص ۱۷ عبد اللطیف

میرزا بن ابوالوف بیگ میرزا [ماک تذکرہ دولت شاہ ص ۲۷ ، ص ۲۷ : حبیب السیر - ج ۳ -

جز ۳ - ص ۱۵۷ ، ص ۱۵۷ ، غالباً از میرزا یان غنن بود - کہ ذکر شان در تاریخ رشیدی آردہ [ماک

تاریخ رشیدی ص ۱۰۰ و ترجمہ انگلیسی ، یک سہ ہذا کہ در بار نامہ مذکور است - بہ اند خود

مطلع از دست ہے

[صدی اتنی فراقنیک منی مرغ سحری ویک

قبل آدمی لیتق ایتمہ نہان یوزنی پرسی لیک]

این مطلع فارسی نیز از دست ہے

مہم گر پیش ازین نہان بماند عجب گر بیدلان راجان بماند

یعقوب سلطان^{۲۱}

در میان سلاطین ترکمان مثل او جوان پسندیدہ ذات و حمیدہ صفات و درویش

ویش وقافی مشرب کم بودہ، این رباعی از دست ہے

عالم کہ درویشات کم می بینم در ہر طربش ہزار غم می بینم

چون کہنہ رباطی است کہ از ہر طربش راہی بہ بیابان عدم می بینم

رق، ب، این مطلع او خود عالمگیر شدہ ہے

رق ب

لشکر گشتم ز اشکاب ویر آرم علم نہ آہ خواہم گرفت روی زمین را ازین سپاہ

این مطلع ہم از دست ہے

آن نہ کوکب ہست ای خویان کہ بر اوج سماست

آسمان را داغها برسینہ از دست شماست

دقیقہ حاشیہ ص ۲۰۹، منسوب است، او او از رابطہ داران آفاق بیگم منکوتہ سلطان حسین میرزا بود

[ساک بابر نامہ - ص ۲۶۶ ترجمہ بیورج ۱۶]

د حاشیہ ص ۲۱۱، این بیت ترکی در نسخہ ترکی بہ نیست، ظاہر از زیادت از فخری است،

سلطان یعقوب پسر اوزون حسن اقولیو کہ در دست ہم بر تخت سلطنت نشست

جہان شاہ میرزا

نیز شعری گفتہ و حقیقی تخلص می کرده، این مطلع از دست سے
از لطف دوست یافت حقیقی مراد بی حد و جہد طاعت و بی منت عمل

سلطان احمد میرزا

در پیش سیرت بادشاہی سستہ اشفاق حمیدہ و اطوار پستیدہ دارد از طرف
پدر اور اخوش طبعی میراث است و سلطان صاحب قران را بمتابہ پدرست گاہی
بنظم نیز التفات می فرماید، این مطلع ترکی از دست سے
سین کی شوخ ستمگردی و اپیدانی سر بامید اکوز و نکد یک کفری بھماقانی

ایقرا میرزا

اگرچہ برادر سلطان صاحب قران بود، اما آن حضرت اورا بزرگ کرد و در باب
ترہیت اور شرایط پوری بجای آورد و سلطان حسین بیقرا از ان واسطہ می گویند حق شناسی
و پرنیزگاری اور انکی مرتبہ بود، سالہا اور قبوتہ الاسلام سلطنت کرد و بامروم غیر از
تعظیم و تواضع و شکستگی نمود، این مطلع از دست سے
زہی تجلی حق تو در جہان پیدا رفیق ہوں وزیر تجلی او گشتہ جہان دست پیدا

۱۔ مطلع (کذا) سے سلطان احمد میرزا بن سلطان ابوسعید گورکانی

۲۔ پسندیدہ (کذا)

۳۔ ان (کذا) سے از لطف دوست یافت حقیقی مراد بی حد و جہد طاعت و بی منت عمل

کچیک میرزا

طبع خوب دارد و ادراک بلند و ذہن شوخ و حافظہ قوی داشت و در اندک فرصت طالب علم نیک شد و در اکثر علوم بمطالعہ خود وقوف یافت و در شعر و محما نیک بود و با وجود این فضایل بفقر و نامرادی مایل شد و زیارت مکہ مشرف گشت اما بغایت مستغنی بود می تواند بود کہ استغناء فقر برودہ باشد این رباعی از دست

عمری بصلاح می ستودم خود را در شیوہ زہدی نمودم خود را
چون عشق آمد کدام زہد و چه صلاح المنۃ للہ آرزووم خود را
یعنی می گویند این رباعی بحضرت مخدومی نورانوار واقع شدہ و چنان نیز باشد
ولت عظیم است

بدیع الزمان میرزا

بحسن صورت و سیرت آراستہ و بجمال ظاہر و کمال باطن پیوستہ است در سخاوت و حق پرستی دلپذیر و در وفا و حق شناسی بی نظیر، بلطافت طبع و پرہیزگاری بیکتا و بدیانت اسلام بی ہمتا، از کار رزم بکمانداری دلپسند و ہنگام بزم ذرخشش بی مانند، طبعش نیز در اسلوب شعر ملایم اقتادوست، این مطلع از دست

مہ من بی گل رویت ولم خون گشتہ چون لاله
جگر ہم از غم عشقت شدہ پر کالہ پر کالہ
رقبہ (رقبہ ب) این مطلع ترکی نیز از دست

۱۰ شاہزادہ محمد سلطان عرف کچیک میرزا، ۱۰ رباعی (کذا)

۱۰ بدیع الزمان میرزا بن سلطان حسین میرزا باقرا،

ای صباگر سورسہ عالم ششمہ اول ہر ناز
ایرولب ماشیفہ سس سرکشتہ دین سکر نماز
این مطلع نیز از دست کہ در واقعہ محمد مومن میرزا اگفتہ سہ
ونیدی ای صبا بر ہم زوی گلہا و رعنا را
شکستی زان میان شاخ گل نورستہ مارا

شاہ غریب میرزا

شوخی طبع و نازک خیال و دقیق فہم جو نیست در نظم و نثر نظیرش معدوم و در
متخیلہ و حافظہ عدیش نامعلوم است ، این مطلع ترکی از دست کہ سہ
قیسی بر بچہ اول گلگ خندانیم چہ بار
این مطلع او ہم خوب واقع شدہ سہ

ترک مہر ایلاب اگر جہ بولدی جانان اوز کاجہ

تا ترکیک من قبا ما غوم دور عہد پیمان اوز کاجہ

این مطلع خیال خاص واقع شدہ سہ

پارسا یار بیغہ می الحماک شعار او پیش بنہ
بسکہ تاز تار من صبو اکینم فکار او لمیش نیہ

این مطلع فارسی او بغایت مؤثر واقع شدہ سہ

دوستان ہر گہ گذر سوی مزار من کنید
جای تکبیرم دعای جان یار من کنید

این مطلع نیز عاشقانہ است سہ

بازم ہلای جان غم آن ماہ پارہ شد
ای وای آن مریض کہ در دیش بارہ شد

دیوان ترکیچ ساختہ و ابیات خوب دارد و درین مختصہ زیادہ ازین محل ہر اشعار

۱۔ در نسخہ ترکی تہ - ابوالغواریش میرزا نوشتہ : این ابیات بہر عاشیہ غالباً از شاہ غریب میرزا است :

کوئی کن قریبت را کہ بد آنست
کلموی زندان می باید آسودخت

میخواہش قریب کہ آنست چو آنست
باید مبار حاجت دشمن را شود

(ق ۹۰) فریدون حسین میرزا

بغایت مویب و متواضع و متخلق جو انیست و از قابلیت سپاہی گری دکمانداری
 او در میان اہل قبضہ مشہورست، احتیاج تعریف نیست، این مطلع از دست سے
 مرگان تو چون تیر و دم کردہ نشانہ شستی بکشا ای مر و بگذر ز بہانہ
 [مشار الیہ بغایت بادشاہ خوش طبع و درویش سیرت بود، اگرچہ ہمہ اولاد و امجاد
 خاقان مغفور سلطان حسین میرزا اخلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ بریور فضل و کمال
 آراستہ و تکلیف شعرو معنادار و سایر فضایل پیراستہ بودند، تو ان گفت کہ او ہمہ سبقت کردہ
 بود و بار بآب فضل از ہمہ نایبتر بود، این مطلع نیز از دست سے

خمال لب تو دیدم و گفتم بدست این آرمی ہمای جان من بتلاست این
 این مطلع نیز از دست سے

شبیخی کہ دایماد او بایل چقاقت عمر عزیزت چہ حاصل کہ بیوفاست
 و مقطع اینست کہ سے

از ضعف بدل مثال فریدون زنگی میدار دل توئی کہ کس بیکسان غداست

محمد حسین میرزا

مردم او را در آئین عدالت و شجاعت و سلطنت تعریف بسیار کرده اند آنچه از او
 ظاہر شد، بغایت سرکشی و بیگانگی بود، این مطلع از دست سے
 آلودہ کردی ز پی صید کہ کشتی عرق عرفی در دل گرم کہ گذشتی [

لے زیادت از فخری سے در نسخہ تذکرہ جہانگیر سے از ہذا بر جانشین غالباً از محمد حسین میرزا است

نست این سرکشی از گردش دوران مرا نخبہ دیان جہان دارند سرگروان مرا

مجلس هشتم

(تذکره)

تذکره لطایف حضرت خاقانی (ق) و پسر معنور مرحوم ابوالغازی سلطان حسین میرزا کرده است

و چنان نوشته که در کتب و حکم سلطنت و نورشید جهان این آراء سپهر خلافت و ابراهیم گویا
فضاء آسمان سخاوت و نمر و بامه بوستان عدالت در ستم وستان معرکه رزم و کوشش
و حاتم زمان بزم و بخشش، نکته دانی سرساز عالم فصاحت و مبحر پرواز جهان
بلاغت و شاهنشاه اعظم سلطان ممالک خاقانی بن خاقان ابوالغازی سلطان حسین
به باور خان است

کیم نیکو و نیکو است بوسون
عدلی بجز درین استقامت و استقامت
این رباعی را مضمون است سه

پاینده بیکجا تا قیامت باشد
در عدل را نقش استقامت باشد
در ملک با استقامت او اقامت باشد
از هر چه در میان استقامت باشد

و نوشته که این شعر در کتب و حکم سلطنت و نورشید جهان این آراء سپهر خلافت و ابراهیم گویا
فضاء آسمان سخاوت و نمر و بامه بوستان عدالت در ستم وستان معرکه رزم و کوشش
و حاتم زمان بزم و بخشش، نکته دانی سرساز عالم فصاحت و مبحر پرواز جهان
بلاغت و شاهنشاه اعظم سلطان ممالک خاقانی بن خاقان ابوالغازی سلطان حسین
به باور خان است

این شعر در کتب و حکم سلطنت و نورشید جهان این آراء سپهر خلافت و ابراهیم گویا

چون در باب حسب النسب آن حضرت فصحاء و بلاغت و نثر و نثیان فصاحت شمار
نسب نامه و تاریخ نوشته اند (دق ۱۸۰) که هر صفحه از آن کارگاه مانی و نگارستان چین را
نخل و متفعل می سازد، درین مختصر از آن معنی هیچ ننوشت و اسلوب سخن که پیش
ازین مذکور شد آن اقتضای کند که این اوراق را از لطایف طبع آن حضرت بمطالع
چند مرتبه می سازد پس شروع بمقصود و رجوع بمطلوب کرده می شود و با
التوفیق بالامان العلم

(دق ۱۸۰)

این مطلع پیش ترکی گویان سخن آفرین بسیار پسندیده افتاده است ه
سبزه حطینک سو و رعل خندان اوسیند نخر گویا سایه سالش آب حیوان اوسیند
این مطلع بغایت درو مندانه واقع شده ه

ای اجل آسوده قبل هجران بلا سیدنی پر پولی قولعار اولوس سکتا حرم سندن سنی
آن توان گفت که حضرت میرزا کثیر ابیات میرزا نوشته اند و اشعار آن حضرت همه خوب
ست، اما چون از لطایف نامه عرض نمود از طبع سلیم و اظهار لطافت ذهن مستقیم
هر کس است همان دو بیت کافی بود، دیگر آنکه ابیات همه ترکی بود غرض از
فارسی کردن این نسخه شریف آن بود که از الفاظ و عبارات ترکی بعضی از محاوریم
که بهره ندارند مستفید شوند پس این مجلس را بدین غزل فارسی حضرت میرزا اختصار
کرده شده ه

آن خیالی گشته و این یک گمانی مانده
خاک گشته جسم و سر بر آستانی مانده
چون کمانم پی بر روی آتخوانی مانده
هر یکی از ناوک آن مه نشانی مانده
مست سر بر سجده ز سبب جوانی مانده

از غم عشقت مرانه تن نه جانی مانده
ای که می جویی نشانم رو بگویی باری
با قدم گشته ام در هجران ابر و کمان
داغها بین بر تن من همچو ناله کعبتین
چون حسینی باز خواهم خویش را پیرانه سر

(دق ۱۸۰)

له محل (کذا) ه زیادت از فخری ه

مجلس نهم

ذکر لطائف امیر نظام الدین علی شیر و سخترانی را کہ حالا
شواہد معانی را بلباس دلپذیر نظم مزین می سازند و
بدستاری عقل سلیم و ذہن مستقیم، چون صبا و نسیم
لقاب از پیش جمال پرده نشینان نگار خانہ خیال برمی
اندازند و داخل اعزہ و مخادیمی کہ حضرت میر ذکر کرده نیستند
و این نہ قسم است، برین موجب:

- قسم اول - ذکر لطائف حضرت میر
قسم دوم - ذکر لطائف سادات عظام کرام
قسم سوم - ذکر لطائف علماء اسلام
قسم چهارم - ذکر لطائف فضلاء واجب الاحترام
قسم پنجم - ذکر لطائف ارباب هنر و سایر عوام
قسم ششم - ذکر لطائف وزراء عالمقدار
قسم ہفتم - ذکر لطائف امراء نامدار
قسم ہشتم - ذکر لطائف سلاطین کامرگار
قسم نهم - خانمہ کتاب - و ذکر لطائف جناب دولت پناہی و سعادت

لے دلپذیر (کذا)

دشنگاہی میرزا شاہ حسین

قسم اول

در ذکر لطایف حضرت میرزا

برضمیمہ منیر خردمندان و ششضمیمہ مشکل پستان (رق ۱۸۱) وانش پذیر و واضح
 و لایح است کہ شرح احوال میرزا زیادہ از انست کہ در چیز عبارتت پیرین بی بصاعت
 آید، یا چنین شکستہ مقال تواند کہ بتقریر کامل حال چنان نخستہ بآبی قیام نماید، اما
 چون این نسخہ شریفہ و صحیفہ لطیفہ رقم گردہ فغانہ بدایع نگار غرائب آثار خیال
 آن حضرت بود و اظہار یکی از ہزار و اندکی از بسیار گفتار و کردار او واجب و
 لازم نمود۔ بنا بران این اوراق را بہ کلمہ چند از لطایف آن جناب مزین
 کردہ می شود،

مخبران کهن سال و جهان و پیرکان صحیح مقال کہ از حالات میرزا خردمند بقلم
 و زنتار بر صفحہ بیان چنین می آورند کہ میرزا مستند امارت را امرونی داشت و
 امیر کچکینہ کہ پدر میرزا بود ملازم سلطان ابو سعید میرزا بود، اگرچہ میرزا منصب
 نداشت اما حرمت تمام داشت و بدادوری شیخ ابو سعید چیلک (بی) امیر
 الامرا در خانہ میرزا یا یقربان میرزا شیخ عمر بود، میرزا دو سالگی ملازمت بابر
 میرزائی کرد و میرزا بابر میرزا ہمیشہ فرزند می گفت و میرزا سلطان صاحب
 قران در آن فرخندہ زمان در مکتب مصاحب و ہم سبق بودہ اند، گویند امیر
 مشار الیہ کوکلتاشش بودہ و استکرام عہد و وفا و دوستی بہم می نمودہ اند

لہ تذکرہ میر مفضل و دیباچہ خواهد آمد لہ میرزا زکند

کہ ہماری قدسی سعادت ہر کدام سایہ گستر آید و باز تیز پرواز دولت ارجند بر سر دست
ہر کدام جلوہ نماید (ق ۸۱ ب) از احوال یکدیگر غافل نگرددند

(ق ۸۱ ب)

ز روز ازل ہر کہ ہست از اتنام پی ہر چہ آید نماید قیام
نہاشد جز آن کار اندیشہ اش جز اندیشہ او دگر پیشہ اش
در محلی کہ سلطان صاحب قران آفتاب از برج سپہر سلطنت بر ساکنان
عوضہ خاک تافقہ بود لواء گردون ساء شہر یاری بر افراخت و جہان را از لوث ظلم و
بدعت بآب باران سحاب عدل و احسان شستہ سر سبز و خرم ساخت

سپہر کریم شاہ سلطان حسین کہ بودی غبار ریشش نور عین
روان کرد فرمان شاہنہشی سر اسر جہان گشت از غم تہی
امیر مشار الیہ در سمرقند در مدرسہ خواجہ فضل اللہ ابواللیثی بتحصیل علوم مشغول
بودہ و افلاس در مرتبہ کہ مزیدی بران ممکن نبود، ہم از زبان امیر مشار الیہ نقل می
کنند کہ می گفتہ: - دران اوقات مرا شبی بآب احتیاج شد، و آن شب ہوا در رعایت
سرو می بود، ضرورتاً بحمام بایست رفت چون رفتم جز ودانی داشتیم، ہر چند مبالغہ
کردم حمای بگرو نہ گرفت، سلطان صاحب قران بسطان احمد میرزا بکویت طلبیدن
امیر مشار الیہ کتابت ہا نوشتہ کس فرستاد، و سلطان احمد میرزا امیر مشار الیہ را
طلبیدہ و تعظیم بجای آورد، و یراق کلی ترتیب ساختہ بکویت سلطان صاحب قران
روان کرد (ق ۸۲ ب) و امیر مشار الیہ متوجہ دار السلطنہ ہند ہوا و بہ دولت

(ق ۸۲ ب)

لازمت سلطان صاحب قران سرافراز گردید

فلک آپنجانش نوازش نمود کہ چون ودستش دامن از جان نمود
و دگر کار بارشش بجای رساند کہ چشم جہان بیند و خجہ ماند

لہ نوازش کند

اول بمشعب خرداری مفوض گردید، و بعد ازان بهر امارت و زیلوجه حکومت رسید،
 و آخرت بهیبت او بجای رسید که اخوان نامدار و فرزندان کامکار سلطان صاحب قران
 ملازمت او می کردند و افتخاری نمودند، و باوجود چنین دولتی که آثار عظمت آن هنوز
 نمودار است و خواهد بود در پیشی را مقدم می داشت، و دقیقه از وقایع اهل سلوک
 نامرعی نمی گذاشت، چنانچه یکبار باختیار خود دست از کار و پارامارت و مهمات
 و شیوی باز کشید و گوشه کاشانه طاعت و تقوی که سرمایه سعادت عقبی است متوجه
 گردید، چون همه امور سلطنت باز بسته برای عالم آرا و ادب و سلطان صاحب قران
 عثمان عزیمت او گرفته ازان وادی تکلیف مراجعت فرمود، ملک استرآباد که پای
 تخت نازندان است با و ارزانی داشت، و امیر آنجا رفته مدت یکسال ساکن بود
 و بعد از یکسال بدین سلطان صاحب قران آمد، و باز مراجعت نمود، اذق ۸۲ هجری
 و چون خاطرش مدام میل بجانب درویشی داشت بعد از یک سال دیگر بلازمت
 سلطان صاحب قران آمد و رفت، و سینه همت بر سر اندیشه که همیشه در خاطر داشت
 براند، و چنان توجه فرمود که سلطان صاحب قران را محل درخواست و تکلیف باز
 گردانیدن نماید، و سپاه و اساس سپه داری خود را بسطان صاحب قران سپرد، و
 روی به تربیت ارباب فضل و کمال و شعر و شاعری آورد، و هر روز هفتاد و پنج
 هزار دینار سخندان می فروزد، و پانزده هزار دینار خرج بیرون می رفت، و
 هر ساله هزار دست سرب پای بساکین مقرر کرد، و سیصد و هفتاد بقعه خیر ساخت
 ازان جمله نو دریا طاست و تخته مساجد و خوانق و پل است

نما بر نشد، هم نفس و آسایشنا و غیر
 چه چیزی بغیر خیر ازان عاقبت بخیر

و آن مقدار بی مثل و نادر از خطاط و خواننده و سازنده و نقاش و مذہب و محرر
 و معانی و شاعر که به تربیت او در نشو و نما آمد، معلوم نیست که در هیچ زمان جلوه

گر باشد، و او نیز از فنون این جماعت بہرہ تمام داشت، خاصہ در شعر و شاعری
و پیش ترکان خوردمند فاضل و تازی زبانان ترکی دان کامل، مقرر است کہ تا بنا

نظم ترکی شدہ، مثل اوراق ۱۳۵، کسی قدم دران دایرہ نہادہ نہی و این فکر و

۱۳۵

اوست و او را در میان اترک فرزند مولانا عبدالرحمن می دانند و از ہندوگان کہ ہشتاد

ترکی التفات کردہ اند کی سید نسیمی قدس سرہ است، آنچه فرمودہ اسرارست، و مولانا

حمید و سکاکی و لطفی و سخن ہمہ در میان است، و نتائج طبع ایشان بر صحایبت

اوراق روزگار مرقوم، و تفاوت لطافت ایشان، ہر یکہ مقدم است، و مصنفات

میردین موجب است، ترجمہ نثر اللہالی را ترکی ساختہ است، و نظم الجواہر نام نہادہ

و نسایم المحبت ترکی نفاست، و مشائخ اترک ہند را نیز سخن ساختہ، و اسامی کتابہا

خمہ او حیرت الابرار، فرادوشیرین، بختون و ایلی، سہ سگندری، غنۃ الخیر، عثمانی

خمۃ المتحیرین، منشآت ترکی، تواریخ عروض، سفیر است، و فنون سخن و فنون

حسن اردشیر، حالات، پادوان محمد ابو سعید، محبوبیت، التوبہ، مجالس اللغات، کہ

عبارت از ترکی این مختصر است، در غزلیاتش پنج دیوانست، پہا، ترکی دگر فاسی

دیوان اول را غزایب الصغیریم نہادہ، و ثانی را نوار الشبیب، و ثالث را ایلی الوصل،

و رابع را ذواید الکبر و دیوان فارسی شمشیر بہار است، و پنجم را جواہر

اترک و تازی یک پنج کس را کہ ہند کہ از پہا بہار بہ ہند آمد، و ہند بہ ہند آمد،

درین اوراق چند بیتی ثبت کرد، و مناسبہ تدوین، و تصانیف، و تصانیف، و تصانیف،

حسین شہزادہ انارک، بہار، از سفر استراہاد، و انارک، و انارک، و انارک، و انارک،

خواجہ عباس در یازدہ فرسخی بہ ہند آمد، و ہند بہ ہند آمد، و ہند بہ ہند آمد،

گردید و ساعت مرہین، و ہند بہ ہند آمد، و ہند بہ ہند آمد، و ہند بہ ہند آمد،

لے میرزا دکان

از شہر جمادی الاول و وفاتش سحر یکشنبہ واقع شدہ، و شعراء فصاحت شعار تاریخ و مرثیہ بسیار گفتند، اما مولانا صاحب کہ ذکر او گذشتہ مرثیہ گفت چہل و پنج بیت از ان یک مصرع تاریخ ولادت بود، یک مصرع تاریخ فوت، و این دو بیت قصیدہ است ۵

ای فلک بیداد و پیرچی بدینسان کردہ
وی اجل ملک جہان بازویران کردہ
بر جہان بنامان چہ می گونی حسد نبود مرا
از حسد باری جہان را بی جہانتیان کردہ
خواجہ آصفی نیز بدین طریق مرثیہ گفت، و این بیت از ان مرثیہ است ۵
حیف از ان اندام ہا، ہموچو گل در زریگل
با گل اندامان ازین سو و اثر او ان کردہ
سید خواندہ میر خواہر زادہ میر خواندہ مورخ این قطعہ را گفت ۵

جناب امیر ہدایت پناہی کہ ظاہر از و گذشت آثار رحمت
شد از خازن جہان سوی باغی کہ انجا شکفت است گلزار رحمت
چونازل شد انوار رحمت بروحش (ق ۱۸۴) بچو سال فوتش ز انوار رحمت

حکما بران بودند کہ بمرض سکتہ از عالم رفت، و بمعنی از خواص گویند کہ از غایت شوق و محبت کہ بسطان صاحب قران داشت آن حال دست داد، و مولانا علی کاتب کہ یکی از ملازمان مشہار، البیہ بود می گوید کہ غریب چہیری در ان ایام از میر مشاہدہ کردم:۔ نقل می کند کہ روزی خبر آمد کہ سلطان صاحب قران بولایت جام رسید، میر پندہ را طلبید کہ غزلی گفتہ شدہ می باید نوشت، چون خدمت بجای آوردم مسودہ نزد فقیر ماند، و در ان غزل احوال فوت خود را تمام گفتہ بود، و ہمچنان رفت و نہ سخن توانست گفت بجز از دور دیدن سلطان صاحب قران از ہوش رفت، و این سہ بیت از ان غزلت کہ غزل

نی کوزم پارسا اول عارضتی منظور ایماک
نی تسلیم حدی ببنک آینی مذکور ایماک

یعنی اول کو نکلو مد امل جانید اور اول اپرور
 کیرنلہ اینک اشئیدہ متدور ایلماک
 ای خدای قیل فداجانان غمجان کیم لاف اپرور
 عاشق اوزنی عشق دعوی غم مشهور ایلماک

قسم دوم

ذکر لطائف ساوات کرام کہ گاہی بنظم التفات می فرموده اند
 از انجمله

امیر عبدالباقی علیہ الرحمہ

نبیره شاه نعمت اللہ ولی قدس سرہ العزیز بود ذوق ۸۴ ب، و تعریف او مثل (ق ۸۴)
 آنست کہ ذرہ صفت آفتاب کند، این مطلع از دست س
 ہر چند باوہ شیشہ ناموس باشکت ما نشکنیم شیشہ ما تا حیات ہست

امیر سید شریف

منظر نظر کیمیا اثر حضرت شاہ دین پناہ بود، و منصب عالی عمارت داشت، و
 نبیره میر سید شریف ماضی بود، تعریف او حکم تعریف امیر عبدالباقی دارد، این معما باسم
 قانی از دست س
 اگر نبود غمت ہمانہ مارا نباشد گنج در ویرانہ مارا

امیر مظلوم شهید این [امیر محمد میر یوسف]

سپهر فضل و دانش مایه بود
 باوصاحب دلان را ردی به بود
 فروغ شمع بزم هو شمتندان
 سر سرخیل جمع سر بلندان
 سپهر علم را ماه جهانستاب
 محیط علم را لونه سیراب
 برحمت پیکری از جوهر روح
 بشفتت مرهم و لہاء مجروح
 بشیرین خنده و لطف تکلم
 جهان مرمی و جان مردم
 بحسن صورت و سیرت فرید زمان و یگانہ دوران بود و از غایت اخلاق حمیدہ
 خلقی تخلص می نمود و بشعر توجه تمام داشت، این مطلع از دست مہ
 دارد ہوا می وصل تو از سر نمی شود مشتاق خد متیم و میسر نمی شود

دق ۵۵ (۱) **میرزا اصغر**

(دق ۵۵)

ولد امیر غیاث الدین عزیز، از نقباء مشہد مقدس رضویہ علیہ التحیۃ والسلام
 است بغایت سفید و بد زبان است، اما بسیار لطیف طبع دارد، این مطلع از دست مہ
 گشتم غبار و برد یکوشش صبا تمم از خاک برگرنتہ باد صبا منم

۱۵ آرمک: سفینہ خوشگوار رنخلی، ج ۲ - ق ۴۴ ب) امیر غیاث الدین خلقی بن امیر یوسف،
 از مقامات دماوند بود. پس از فوت سلطان حسین میرزا نژاد شیبانی خان رشت - در عہد
 شاہ اسمعیل صفوی، قضای شریعیہ تمام ممالک خراسان برد و معوض بود، پس از ان منصب صدارت
 و بعدہ عمدہ امارت یافت، بنا برین عواطف و ترقیات، محمود امیر خان امیر الامرای خراسان
 گردید و از دست وی بقتل رسید، این بیت، پسندیدہ خوشگوار است:
 باستقبال قوت سرور را دستار باستی بتقریب و بانیت غنچہ را گفت ز باستی

این مطلع نیز از دست سے

بمیزان نظر حسن ترا با ماہ سنجیدم میان این دو آن فرق از زمین و آسمان دیدم

امیر امیر سلیمان حسید

علا کسی بفضل و کمال و تواضع و ہیبت او کم است و فی الواقع آنچه کمال انسانیت

در ذات حمیدہ عفاست اوست، این مطلع از دست که ہے

ورچین یار چو با آن قد و قامت بر خاست

سرو بنشست بدعوی و قیامت بر خاست

این مطلع نیز در تثنیج امیر خسرو از دست سے

گل و شگوفہ ہمہ هست و یار نیست چه سود شگفت غنچه ولی لعل یار نیست چه سود

میسر خورده

خویش نزد یک امیر محمد یوسف است و از عراق بحر اسان ہمراہ آورده بہ تربیت او

مشغول شد، چنانچہ آخر الامر مرتبہ فرزندی یافت، بسیار طبع خوب دارد و طالب

علم است و در اخلاق و الطوارثنانی میر محمد است، این مطلع از دست سے مطلع

بیاساقی بدہ جامی بس از روی سہا ہما کہ و گیر لگژدہ در خاطر ہم دنیا و ماہیہا

سید حکیمی

معاصر امیر شہابی بود و در طبع او کمایت دق و دسیس خوبی بود، و در تثنیج آن

مطلع امیر شہابی کہ سے "ماحق مستناس پیر و خانیم و دیرا و ہ غافل تا ایم کی نفس از ذکر خیر او"

لہ حمد و کلام لہ نگار و کلام

این مطلع از دست کہ ۵

ماٹیم و پیر میکرده و کبچ ویر او دیگر کجا رویم کہ دارم نہ غیر او

امیر افضل

ولدا میر سلطان علی خواب بین است ، و خواب بینی امیر سلطان علی چنان بود کہ ہر نوع خیال می کردہ خواب می دید ، اما ہمہ سلاطین و امرا مرید و معتقد او بودند ، ولی چندان سادگی کہ او داشت در مادہ امیر افضل بر عکس بود ، طبع نیک داشت و دیوان غزل تمام کرده بود ، موسوی تخلص می کرد ، این مطلع از دست کہ ۵

ترا تا سبزہ تر گشت بر گلبرگ تر پیدا

بدو در عارضت شد نختہ دور قمر پیدا

این بیت او ہم خوب واقع شدہ ۵

گہی از تاب آن روسوزم و گہ از آتش ہجران

بہر وجہی مراسوزی اگر پنہان اگر پیدا

میرا بہیم قانونی

ولد خواجہ موسی است کہ در مجلس پیشتر ذکر لطایف او گذشت ، جوان خوب ست و نویسنده نیک ، و از اکثر فتاویٰ فتون بہرہ مندست ، و از قانون نوازی تادر ایام ، این رباعی از دست کہ ۵

تامل تو و فسر روز خواهد بودن کارم ہمہ آہ و سوز خواهد بودن

گفتی کہ بخانہ تو آیم روزی آرزو کد نام روز خواهد بودن

۵ گذشت رکذا ، ۵ آہ و سوز رکذا

میر شرفی

از سادات مشہدست ، اما مدتہا ، دق ۱۸۶۱ ، مدیدست کہ بشہر خراسان آہدہ
در قریہ ترکمان می باشد ، طبع خوب دارد و در شہر تحصیل کردہ و در علم موسیقی ہمارت
تمام دارد ، بلکہ در خراسان مثل او کسی نیست ، این مطلع از ہست سے
بسکہ سیل غمت از دیدہ دامد گذرد روزگار است کہ بی غم نفسی کم گذرد

میر محمود

از ولایت تربت بود ، جوانی نیک بود ، بقدر طالب علمی ہم داشت ، طبیبش
بجایہ نظم آراستہ ، اما ابیات او کہ خوب و مشہور باشد نیست غیر از ہمین ہجو کہ
از جہت امیر غیاث الدین مثنیہ گفتہ است و باعث ہجو ہمان شد کہ امیر غیاث
الدین صدر سلطان حسین میرزا بود و او بسبب تحصیل بشہر ہرات آمد و در مدرسہ سائنس
سبق می خواند ، امیر غیاث الدین در اداء وظیفہ او بسیار تغافل و کم التفاتی کرد
ضرورتاً این ہجو را گفت و حضرت بادشاہ خواند بادشاہ پنجمزار دینار کچی صلہ او
را با امیر غیاث الدین مذکور حوالہ کرد و محصل تعیین نمود تا زرننداد از مجلس بیرون
نگذاشت ، و آن ہجو مدرس بود بترکیب مستزاد و فی الواقع تا شعراء عالمہ ہجو گفتہ
اند مثل آن ہجو کسی کم گفتہ است و ابتداء آن ہجو اینست سے

شنا توئی کہ پایہ قدرت ز آسمان
گذاشتہ در سیدہ ہر سوز از آسمان
بر درگہت ز خاک نشینان آستان
انصاف دد کہ باد بھای تو جادوان

سے است رکذاں سے بگذاشتہ رکذاں

عد چون کی و پشنگ

شاہ چین رو است ترا صدر کی چنان چرت و فضول کا سہ مجلیان رہے کس مان ہے

دبر دنگ دنگ دنگ

رقبہ

امیر ہمالیوں

از ولایت اسفراین بودہ، طبع خوب داشتہ، و ابیات او مشہور است، این

مطلع از دست ہے

نیابی در چین سروی کہ من صد بار در پایش

سری نہاوم و نگریستم بر یاد بالایش

امیر قاسم

ولد میر سید جنابادی است، طبع نیک دارد و بشعر نو در آمدہ است، اگر

مشغولی کند امید است کہ بغایت خوب شود، درین اوقات مشغولی بنیاد کردہ

از انجا بسیار قوت طبع او فہم می شود، و این ابیات در وصف بہار از دست ہے

صنوبر زردہ شانہ گیسوی خویش کشیدہ دلی عالمی سوی خویش

عمیان شاخ گل ز آب صافی ضمیر چو قدبتان در لباس حریر

قد سرو و آب از درخشندگی بود خضر و سرچشمہ زندگی

لے ولایت رکذا

قسم سیدوم

ذکر لطایف علما کہ گاہی بنظم التفات نمایند
از انجمنہ

مولانا نظام الدینؒ

از دانشمندان مسلم خراسان بود، و مدتہاء مدید پرستد قضاء دار السلطنہ ہرات
ساکن و متمکن بود، و آن کار را کسی بدانظہ و احتیاط او درین عصر ہائیکردہ است،
و در ایام حیات جناب امیر علیشیر بہتر استہار نہ داشتہ بلکہ اجتناب می کردہ، این

دو بیت (ق ۱۸۷) از نتائج طبع اوست ۷

بدور روی تو ام می پرست می گویند چه گویم ای بت من ہرچہ هست می گویند
مرا کہ شیشہ ناموس خود ز دم بر شگ چه باک از آنکہ حریفان شکست می گویند

آفتاب عالم تاب سپہر دانش و بینش و طایر گلستان
جہان جاودانی و بحر بیکران جواہر معانی

مولانا جلال الدین دوانی نور مرقدہؒ

از قرینہ دوان کہ در نواحی کازرون است بودہ، و در بلدہ طیبہ شیراز طالبان

۱۷ [ساک جیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۳۳۸] قاضی نظام الدین محمد ولد مولانا شرف
الدین دوانی، محقق، عالم، مت دیم در مدرسہ اسلامیہ و مدرسہ غیاثیہ فرانسہ تدریس انجام می داد،

علوم را بہرہ مند می گردانید، و ازین طایفہ ہر کس بہ نظر شریف او رسیدہ شرف اہل
اہل روزگار خود گردیدہ، بہت تبرکات این دو بیت آن بزرگوار را ثبت کردہ
در شمار دارم و در مان من می است می دہ کہ می ز بہر مد او احرام نیست

دبقیہ حاشیہ ص ۲۲۹) بعد از ان بمنصب قضا سرانرا از گردید، در دیانت و امانت نظیر قاضی
مشریح بود - در سن ۹۰۰ وفات کرد،

۲۵ [ساک حبیب السیر - ج ۳ - جز ۴ - ص ۱۱۱ : ریو - ج ۲ - ص ۴۴۲ : برون تاریخ ادبیات
ایران جلد ۳] مولانا جلال الدین محمد ولد مولانا سعد الدین اسعد، مولانا جلال الدین اول نژاد
پدر خویش و پس از ان بشیر زرفتنہ پیش مولانا محی الدین کوشکناری و مولانا حسن شاہ بقال استفادہ
کرد - چند گاہ در ایام شباب بصدارت امیرزادہ یوسف بن میرزا جہان شاہ مشغول کردہ بود،
و بعد از ان در مدرسہ بیگم مشغول درس و تدریس گشت در زمان سلاطین آق قویونلو منصب قضا
پاک فارس باو حوالہ شد - کتب متعددہ نتیجہ طبع مولانا است :-

(۱) حاشیہ بر شرح تجرید مولانا علاء الدین قوشچی

(۲) رسالہ زوراء در علم حکمت

(۳) شرح ہیئ کل در علم حکمت اشراقی شیخ شہاب الدین مقتول -

(۴) رسالہ اثبات وایب (۵) اخلاق جلالی

(۶) حاشیہ ششمیہ (۷) حاشیہ مطالع (۸) حاشیہ انوار شافعیہ

در فہرست مخطوطات موزہ بریطانیہ و در شروح دیگر ہم محفوظ است - اول برغزالی حافظ

دوم بر رباعیات خود

مدت عمرش از ہفتاد و متجاوز بود - دو پسر داشت، امیر سعد الدین - مولانا عبدالباری

در سن ۹۰۰ وفات کرد،

افصح الفصحی و المصباح الثمینی رکن الاسلام و المسلمین سعد الدین مسعود الامیدی سلمہ اللہ و البقاه

آفتاب سپہ فضل و کمال ^{شعر} چرخ ناب محیط عز و جلال
پیشوای سخن و ران زمان در سخن و صف او برون ز کمال

و الثمینی خوب است ، و از دار الخلافہ ری است ، و در تفریح طهران زراعت
دارد ، و دارالفضل شیراز تحصیل کرده ، از شاگردان سرآمد مولانا جلال الدین دوانی
است و نام اصغری ارجاسپ است و دو برابر دارد ، یکی رادق ، نام لہر اسپ رقیب
دیگری را نام شاپور گویند . شاہ قاسم نور بخش دین باب لطیفہ فرمودہ اند
اظہار آن مناسب نبود ، یحتمل کہ طبع لطیف اشتغال کند ، و مولانا جلال الدین از
غایت التفات او را مسعود نام نهاد ، و دران دیار بدین اسم مشہورست ، و قبل از
مشرق ملازمت ہمیشہ ذکر لطائف احوال و اوشاع او استماع می افتاد ، و ملائکہ بہین
دولت روز افزون حضرت آصف صفائی اسلام ملاذی مظالم العالی آن سعادت پیشہ
گردیدہ چنان اخلاق حمیدہ - اطوار پستیدہ مشاہدہ می شود کہ زبان سخن در بیان
تقریر آن عاجزست ، و مولانا در ہمہ اسلوب شعر باہرستت و از بیاتش در رنگ
مقلعات این بہین فصاحت آمیز و انجمنی مشہور ، و این چند بیت از یک قصیدہ اش
از انجملہ است ، و بنایت خوب گفتہ

۱۔ [ماک حبیب السیر - ج ۲ - ج ۲ - ص ۱۱۵ - سفینہ خوشگوار خطی - ج ۱ - ق ۱۲ ب
بغت اقلیم خطی] مولانا امید می در سنہ ۹۲۰ ہجری ملازمت فرمایند ، و در مشہور بود و در قریب
۹۲۹ ہجری رحلت حیات یافت . ۲۔ باب و کذا . ۳۔ اشغال و کذا .

اگر گنتی ز برای مجوس کتنامسی
 وگر گنتی ز برای جہود کل کاری
 دین دو کار کر یہ آن قدر کراہت نیست
 دین دو شغل خسیں آن منابہ شوای
 کہ در سلام فرو مایگان صدر نشین
 بروی سپینہ تہی دست و سر فرود آری
 حضرت آصف صفائی چنان در رعایت او کوشیدہ است کہ بیچ مہم مالی و ملکی ممالک خراسان
 از کلی و جزوی بی وقوت او بتظام نہی رسد، این مطلع از دست ہے
 تو ترک نیم مستی من مرغ نیم بسمل
 کار من از تو آسان کام من از تو مشکل

دقی ۱۸۸

قاضی نور اللہ

از ساوہ بود، و بسیار فضل و کمال داشت، و برادر زادہ قاضی عیسی بود، و
 خود نیز در تمام ممالک عراق قاضی القضاة بود، و تحصیل در شیراز در خدمت مولانا
 جلال کردہ بود، و حسن اخلاق و لطافت او فاعش از تعریف زیادہ بود، از عراق
 بر سلامت آمد، و در خراسان نیز مقدم او گرامی داشتند، و مدتها بر مسند قاضی القضاة
 خراسان ساکن و متمکن بود، و در آن منصب او را قضا رسید، طبعش بغایت لطیف و
 نازک بود، و دیوان غزلی تمام کردہ بود، انسی تخلص می کردہ، و این مطلع از دست ہے
 از ان با شعلہ آہی کہ در تبران کشم شادم کہ از بالاد آن سر و قبا کنگون دیدہ یادم
 این مطلع نیز از دست ہے

بر آتشین عذار تو از گل نمونہ ماند
 یارب نمونہ بر رخ آتش چگونه ماند

۱۵ [مآکہ حبیب السیر - ج ۳ - جز ۳ - ص ۱۱۳] : قاضی منیاء الدین نور اللہ ولد قاضی درویش
 شہر بن خواجہ شکر اللہ، در زمان حکومت امیر خان در ہرات بود - اشعار و تقریب می نوشت،
 و در انشاء مکتایب بغایت بلاغت بجای می آورد، در ششمین دور گذشت

مولانا آگہی

نبیرہ مولانا طالب قاینی است، و صاحب کمالی مولانا انظر من الشمس است، و مولانا آگہی نیز بر اکثر علوم و فنون صاحب و قوتست، بتخصیص در اسلوب نظم، و حالا از شعراء قدیم کہ نام استادی برو اطلاق میتوان کرد یکی او مانده، اورا سہوی غریب واقع شدہ کہ (دق ۸۸ ب) قصیدہ گفت در مذمت امراد روزگار و اکابر و اشراف خراسان، یعنی (دق ۸۸ ب) از مردم ملک را بر آن داشتند کہ قطع دست و زبان او کردند، این مطلع از دست

ای چو ماہ نو کشود آن ترک چشم نیمخواب

و درین قطع زبان این مطلع از و وارد شدہ

چو لالہ حبیب من ازین یار غرقہ بخون شد زبان بریدہ چو شمع ولی زبانہ فزون شد
حضرت امام را علیہ التیۃ والسلام در واقعہ دید و زبان او گویا کردید

مولانا حسامی

واعظ از ولایت قہستان از قریہ خوسف است، حافظہ دارد کہ کم و اعظمی داشته است، از ہمہ خوبتر این کہ او از قہستان است، و چنان دعوی تشیع می کند کہ مولانا زاوہ مولانا حسین واعظ را کہ سبزواری الاصل است، و بعضی زبان تشیع منسوب بودہ و بتسنن منسوب دارد، این رباعی از دست

صد شکر کہ مداح شدہ مروانم ثابت بہ ثنا و ثنائی حسانم
اکتوں نہ کمینہ بستہ فرمانم دیرینہ غلام قنبر و سلمانم

حافظ علی

ولد مولانا نورست که میر ذکر لطایف او کرده است و فی الواقع از بی نظیران زمان
 (ق ۱۸۹) است و قصاید مصنوعه خواجه سلمان را متعدد (ق ۱۸۹) جواب گفت و خوش طبعان
 درین معنی اورا مسلم می دارند، مطلع قصیده خواجه اینست ه

صفای صفوت رویت پرچیت آب بهار هوای جنت کویت پرچیت مشک تبار
 این دو مطلع از قصیده حافظ علی است که در جواب گفته است ه

قیام قامت جانان بلاست در رفتار ظلام ظلمت هجران رواست پر اغیار
 حریم حرمت جانان بلاست در رفتار شمیم نلہت موسی تو راحت احرار
 این رباعی نیز از دست که ه

ہنگام سحر کہ زگس و لالہ شگفت مرغ سحری نالہ کنان این می گفت
 می نوش کہ بی نشا بسی خواہی بود برخیز کہ در خاک بسی خواہی نخت

خواجه حافظ میر

از قریہ سیستان است و بدین سبب "حافظ سیستانی" می گویند صفات حمیدہ
 و اخلاق پسندیدہ دارو و با انواع فضایل و کمالات آراستہ این رباعی در وادی سوختگی
 واقع شدہ ه

افسوس کہ حسرت ای چقا جوی نہ ماند وان نہالی سپاہ عنبر بن موسی نہ ماند
 در کوی تو خانہ داشتم روزی چند آن خانہ خراب گشت و آن کوی نہ ماند

۱۵ [ماک حبیب السیر - ج ۲ - جز ۲ - ص ۲۲۹]

حافظ سلطان علی

اویہی، از مردم متعین خراسانست، و مرد پاکیزہ روزگار و خوش صحبتست، و
خطوط را خوب می نویسد، دق و ادب، اما مردم می گویند کہ بسیار در لباس و عقد و قیاس،
و ستارہ تکلف می کند، این مطلع از دست کہ ہے
بیستون را اگر کندیل فنا بنیادست کی تواند نقش شیرین از دل فرماؤشت

بابا عجدالد

چشمہ مالان، مرد قلندر و جماعت کش بودہ، و مردم با او ارادت تمام داشته اند،
این رباعی از دست ہے

یارب چه خوشست بی دہان خندیدن بی واسطہ چشم بہان را دیدن
بنشین و سفر کن کہ بغایت خوبست بی زحمت پاگرد جهان گردیدن

خواجہ کیلی

قاضی ملک سیدستان بود، و در ایام سلطنت ابونزاد میرزا دیوان شد، یعنی
گویند ز نش چیزی دادہ، چند آنچه در معاہجہ کوشیدند فایده نداد، با وجود جنون
روان می گفت، اگر چه مقید بمعنی نبود، اما میان ایباتش بیت خوب بسیار
شد، و در محل حبس و تہید زنجیر جنون غزل گفت و یا بو تراب میرزا فرستاد، این سہ
بیت از ان غزل است ہے

بی لعل آیدار تو و او با کباب شد مستان خراب یادہ ولی یادہ مانراب
سما پای در کشاکش زنجیر شد مرا عمر عزیز من توبہ گہمشت در عذاب

سہ بگشت گذار

یکجی اگر ترا غم سووا زیادہ شد ذہنار عرضہ دار سلطان ابو تراب

خواجہ ہاشمی (رق ۱۹۰)

رق ۱۹۰

شیخ الاسلام بخارا است، لہذا اسباب دنیوی جمعیت تمام دارو، امامی گویند ہر گاہ کہ
سوار می شود خویشان و اقربا و خود را جہت نمایش اسباب تکلف سوار می کنند این
مطلع از دست سے

بتازہ سر مکش چشم بی ترحم را نشسته گیا بچاک سیاہ مردم را

مولانا امیر سبزواری

شیخ الاسلام سبزواری بود و عدالت تمام داشت، اکثر شرطیوں پر انکی می
نوشت اما بسیار خود پسند بود، این رباعی از دست سے

گر لائق دولت وصال تو نیم یا قابل دیدن جمال تو نیم
اما ہمیں خوشم کہ ہرگز نفسی محروم ز خدمت خیال تو نیم
در شعر رباعی میل داشت، این رباعی ہم از دست سے رباعیہ

کہ ویدہ بدین جمال تو خوشست نگاہی دل غمگین خیال تو خوشست
بایچ از تو بجز خیال تو خوشست آن پیر بید وصال تو خوشست

کہ نہ تاکہ بقت اقلیم و در خطی ہم

خواجہ ہاشمی فرزند خواجہ عصمت بخاری و پیر خواجہ محمد پارسا و اجداد امجاد ایشان ہمیشہ شیخ

الاسلام و صاحب سجادہ و فقیہ و محدث بودہ اند، این بیت ہم از دست سے:

چنان فرسودہ اندر غم کہ گردامن بر افشانم ن خاکی رود چون گردان چاک گریبانم

مولانا نسیمی

از ولایت فرخارست، دانشمند نیک است، اما لوندی و بی قیدی نیز وارد

این مطلع از دست و بدیت مطلع

آہ چون سازم بشوخی شد گرتاری مرا
وہ کہ خواہد گشت آخراہ بعد زاری مرا

لاکھ احمد

قاضی ولایت خوان است، طبع خوب و عرفان بلند دارد، و محاسنش دراز واقع

شده گاہی پیش مخصوصان دق ۹۰ ب، خود میگوید "ازین قطاش بسیار بہ تنگم" این (دق ۹۰ ب)

مطلع از دست ۵

بہر پیکان خدنگ تو بسی گردیم
سدا محمد کہ باری بدل خود دیدیم

مولانا غیاث الدین محمد

فرزند شہر بہری بود، صفتی نمانس می کرد و دانشمند و فاضل بود در علم نجوم و رمل

عدیل نداشت و فن معمارا بسیار خوب می دانست، این معما با ہم علی از دست ۵

چو کردم نامہ را در عشق بنیاد
قلم را دل زہر سو رفت بر بار

در اوایل بشریب تمام اشتغال می نمود، آخر ترک شراب کرد، اما در اسرار

۵ غالباً کاتب را دین موقع سہوش شدہ کہ بجای خود نوشتہ بود، دوران "نسیمی خوانہ نوشتہ خوان در

فلس قلعہ ایست بس مستحکم [سہاک لیسنہ بیج - س ۲۵۰] "خوانہ" ہم مطالبات محل می توان بود

کہ سورہ توہاس غفلتگی یعنی موی دم گاؤ کوہی کہ آفر گنج گاہ، می گویند [سہاک فریبک اندر مانع] و

کہ "اسرار" در اصطلاح بنگ ہنرین عبارت است از بنگ یا پیشی - کہ آن را "طوطی اسرار" و

بسیار میل می کرد، این معما باسم میر از دست سه
 ساتی بیار باده که پر مغان بدی گفتا در شیشه خالی بیار می!
 درین اوقات بر حمت حق رفت بدین معما اسم مجد حاصل می شود، بسیار توجه داشت
 سه نمی شود بیوس درس ذیل گفت و شنود نی دو نم چه بود مجلس آن تواند بود

خواجه ابوالقاسم

برادر خواجه ابوالفضل مہنہ بود، اخلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ داشت، شعرا
 نیک می گفت، قاسمی تخلص می کرد، این مطلع از دست سه
 گری رخت سونی چمن بہر تماشا بنگرم ہر برگ گل خاری شود و چشم من تانگرم
 این مطلع ہم از دست سه
 گل بیاغ از خویش رانست بدان خسار کرد کی تواند این سخن جز در بس دیوار کرد

مولانا عبدالمؤمن

رق ۱۹۱

مرد پاکیزہ روزگار و خوش اخلاق بود، سابقاً مجاور مزار مولانا عبد الرحمن بود
 بدان سبب مزاری تخلص می کرد، این مطلع از دست سه کہ نتیج غزل امیر شاهی کردہ است
 ہ (بار غمیت از تو کہ گفتن نمی توان در عشق حالتی کہ نہفتن نمی توان)
 در دست و در عشق کہ گفتن نمی توان گفتن نمی توان و نہفتن نمی توان

مولانا علی فیضی

از ولایت تربت است، مرد دانشمند و خوش طبع است و شعرا بنامت خوب

(بقیہ حاشیہ ۲۳۷) "آقای سید" ہم می گویند [ہماک پرخصور برون در تاریخ ادبیات ایران] یکسال نزد ایرانیان

می گوید، این مطلع از دست : مطلع
 بلند مرتبه زین خاک آستان شده ام غبار گوی تو ام گر بر آسمان شده ام
 این مطلع در جواب آن مطلق مولانا ملک گاو سے
 صد قصہ گرز بیلی و مجنون روایت ما و حدیث عشق تو آنها حکایتست
 مطلع او خوب واقع شده است سے
 شرح جفای دوست نہ بہر شکایت متصوّر و کراوست و گرا حکایتست
 این بیت او ہم بسیار نیک است سے
 گر باریب خوی گرفتیم بہ بوی تو بتار کہ آرزوی تو ام تا چہ غایتست

قسم چہارم

ذکر لطایف فضلاء و واجب الاحترام کہ طبع لطیف ایشان
 میل بجانب نظم وارو، از انجمله

مولانا حسن علی

روشن گرا، مردی فاضل است و قصیدہ بسیار خوب می گوید، مولدش از مشہر
 ہرات است و بشعر مداومت دارد، نمی کند، مگر گاہی بہت باعث در، اختلاط

سے این بیت بر حاشیہ ظاہر از عمل فیض است :-

شمع دو عینہ ز شرم رخ بزم آرایش رفتی از مجلس اگر بستہ بودی پایش
 سے کذا

بعضی محاوریم قصیدہ می گوید و قصیدہ رویف 'برف' درین اوقات بنام امیر محمد یوسف
گفته 'مطلع قصیدہ اینست کہ ۵

بر ابلق سحاب چو آید سوار برف گردید بر زمین و زمان فتنه بار برف
بیزان شد از سپهر کواکب شگوفه دار یار بخت در ہم از کف دریانتار برف

مولانا زلالی

در شهر ہرات تحصیل کرده اما مولدش از خوارزم است و قصیدہ گوی خوبست و
درین شهر بسرکہ فروشی شہرت تمام دارد، این مطلع از دست ۵
نخواہی کرد باور خار خار سینہ چاکم مگر روزی کہ گیرد دامنت خار خار خالم
در خوارزم قوم او را ملقب بہ "بقر" یعنی گاؤ مشہورند و ہم مشاغلہ نقل کرد کہ
"در محلی کہ فقیر متولد شدہ ام، پدرم در خدمت مولانا ابو علی کہ از نوادگان
بودہ تاریخ ولادت استنادا کردہ، مولانا در ساعتہ گفتہ اند "خوارزم او سی" تاریخ
میشود، پدر گفتہ، اگر فارسی می بود بہتری بود، مولانا باندک زمانی گاہ خوارزم یافتہ
این مطلع از دست ۵

شہا نصیب ما غم و درد و جبینست از ہیج و درد و غم دل مارا نصیب نیست

مولانا زاوہ

مولانا عبد الغفار از ولایت تاشکندست، طالب علم خوئیست، و بسیار طبع

رق ۱۹۲، بشوخ دارد، این مطلع از دست (رق ۱۹۲)

۵ این زلالی غیر زلالی خوانساریست کہ مصنف هیچ سیارہ بودہ [ماک حبیب السیر - ج ۳ -

جزء ۲ - ص ۳۵۰] ۵ (کذا)

رخ نمودن از ان پری عجبت از پری آدمی گری عجبت

مولانا لقمانی

از محتوطہ سمرقندست ، و بعضی از مختصرات ویدہ ، طبع نازک دارد این مطلع

از دست ۵

رخ نبودی و مرانی سر و سامان کردی ! آفرین باد عجب کار مذا بان کردی !

مولانا عبید اللہ فرخودی

برادر خواجہ قاسم فرخودی است ، و از اکابر شہر خراسانست ، مرویت خویش

صحبت و فصیح و خوش طبع ، این مطلع از برای مستی نام جوانی گفته است ۵

چہ پیسی از پی مستی و می پرستی من کہ رفت و در سرستی متلع مستی من

خواجہ بہا الدین

ولد خواجہ ابوالبرکہ را احتیاج تعریف نیست ، خواجہ بہا الدین صابر تخلص می

کند ، و بغایت نازک خیالی است ، و در اطوار بسیار نسبتی ندارد ، این مطلع از دست

کہ ۵

چون من ز غمت کن دل آلود نالو دارم غمہ وردی کہ کسی یاد ندارد

۵ فرخود نامیا فرخود است و فرخود نامند

لہاک یا قوت معجم البامدال ۱

خواجہ ایوبؒ

ہم ولد خواجہ ابوالبرکہ است و از طریق پدر تجاوز نکرده باکہ زیاده از است، این
مطلع از دست کہ ۵

تا چشم پر آشوب تو گلگون شدہ از درد چون غنچہ دل اہل نظر خون شدہ از درد

مولانا ساکنی

از سمرقندست، و طالب علم، و طبع خوب دارد، این مطلع از دست ۵

بانا بطف نرگس مست تو یاز نیست ارباب ناز را سر اہل نیاز نیست

این بیت، او ہم خوبست کہ ۵

عمرم دین ہوس اسرا مدکہ وہ چرا روز وصال ہون شرب ہجران دیدار نیست

سمرقندی (۱۰۰۰)

مردند و لا ابالی است، و قبیلہ او از ان قبیلہ است کہ "بترسایان" مشہور

ست، این مطلع از دست ۵

۱۵ [ساک سفینہ خوشگو، خطی، ج ۲ - قیام ۲۲ بی] گاہے ایوب، احیانا قزاقی تخلص داشتہ

اکثر در کابل و ہندوستان بسر بردی و ہماین بادشاہ را توجہ خاص بحال او بود، مزاج او بستانہ

داشت، سفر مکہ ہم کرد، در گجرات و دکن ہم قیام نمود، این ابیات ہم از دست :-

قدرت بر آمدت چو الف مدظلہ دز ابروان فراز افت بر کشید

از دولت وصال قزاقی طبع مہر جو روحفای یاد جو بی حد کشید

بگلگشت چمن گر آید آن غنچه دین بزمین نیاید گل ز خجالت تا قیامت از چمن بزمین

مولانا سلطان محمد خندان

خوشنویس مقرر ممالک خراسان است، و بدین قابلیت فرید زمان و یگانہ دوران است، اما در طور بسیار بی تمیست و بی تکلف و بی تعین واقع شده و خود را به دیوانگی منسوب می دارد، فی راہم نیک می نوازند، گاهی که نشا پیدای می کند "بیت دوی" پهنیزی خوانند، این مطلع از دست ہے

ای خرم آنکہ جای بیخانه ساخته وز ہمدان بساغر و پیمانہ ساخته

مولانا علاء الدین محمد

کاتب، ہم از خوش نویسان معین شہر ہرات است، بسیار مرد خوبست (ق ۱۹۳) (ق ۱۹۳)، و طبع لطیف دارد، بشعر مشغولی نمی کند اما قابلیت شعر دارد، این مطلع از دست کہ ہے

ہست عالم را غم بسیار و شادی کم درو ای خوش آنکس کو بخاطر گذران غم درو

مولانا عبدی قلندر

از نیشاپور است، و خط نسخ تعلیق را نیک می نویسد، و بسیار جوان نیک است، و طبع خوب دارد، این مطلع از دست کہ ہے

قبیلہ اہل نظر جز سرخ جاتان نبود ہر کہ رخ تابدا زین قیلہ مسلمان نبود

۱۔ [ماک جیب اسیر: ج ۲ - جز ۳ - ص ۱۲۵۰]

۲۔ فی تمیہ رکنی

۳۔ در شعر افغانیہ است: "تلمہا از خج پهنیزی افتادہ"

مولانا نظام بدر مذاقی

از نیشاپور است، خط نسخ تعلیق نویس خوبست، خوش طبع و خوش آواز نیز است،
و گاهی ندیدی هم می کند، مذاقی تخلص می کند، این رباعی از دست است
ای ساخته از دوری خود زار مرا ای سوخته در فراق صد بار مرا
از خنجر بجز سینه ام را بشکاف و ز تیغ جفا دگر میا زار مرا

مولانا محمود کاتب

مولدش از شهر سمرات است، پدرش از شیراز، مادرش از تبریز، بغایت جوان
آدمی است، اما دماغش بسیار ضعیف و ماده سودااش قوی است، می تواند بود که
از کتابت بسیار و شدت روزگار باشد، طبع خوب دارد، اما بشعر مشغولی نمی کند،
اگر توجه نماید نیک می گوید، این بیت در بدیهه گفته است

ای دل شکایت غم بجز آن دگر کمن بخروج خاطر غم من بیشتر کمن
بمخاک آستان تو ام چون سگان مقیم زین آستان مران و مرا در بدر کمن

مولانا محمود

از کاتبان خوش نویس متعینان شهر به راه است، بسیار جوان مقبولست، طبعش
در نظم ترکی و فارسی خوبست، اما عیبش آنکه شعر خود را تعریف بسیار می کند، این معما
باسم مهدی از دست است

خوش آنکه بعشق مبتلا گردیده بیگانه ز خویش آشنا گردیده
یکبارگی از قید مهر دارسته در میگردی بانی سرو پا گردیده

خواجہ ابوالقاسم

ولد خواجہ شہاب الدین احمد خوانساری و بسیار عملا حیت دارد و بعضی از مختصرات
را دیده، و خط تعلیق را ہم نوعی می نویسد، این رباعی از دست مزباجیه
گفتم ز دوریت ز غم فرسودم گفتا که من از درد سرت آسودم
گفتم که بسی مقصوم در خدمت گفتا که بدین از تو بسی خوش نمودم

مولانا جمشید منجم

فرزند شہر حضرت است، جوان لوندست و با وجود فتایل و کمالات که دارد آن
مقدار بی قید و لا ابالی است که از شرح مستغنی است بلکه خود را بدیوانگی منسوب می دارد
این مطلع از دست ه
بهر کس که نیست زنده بعشقت بلاک به در سهر سهری که نیست هوای تو خاک به

مولانا حاجی علی زنگاہی

از مشاہیر خراسانست و در نندہ تقریباً ساکن است، خطوط را نیک می نویسد
طبع خوب دارد، و شعرا در ۱۹۲۴ پاکستانی گوید و زنگاہی تخصصی کند این مطلع از
ست ه

چون نماینی ز برده آن رخسار جانب ماشقان سرو گمار

مولانا ابوالقاسم

از قزستان است اولی سی سال زیاده است که در شہر ہرات ساکن است

لغزاک - نمینہ و خطی - ج ۲ - ق ۲۹ پ ۱

مرد متقی و پرہیزگار است، در خانقاہ شیخ عدونی علی می باشد، طبیعتش بسیار لطیف است
این مطلع از دست کہ

روز در فلک کہ شب دل بی تو خون خواہد شدن
شب دین اندیشہ ام تا روز چون خواہد شدن
این بیت ہم ازین غزلت کہ

ماندہ پیکان تو در دل می کشد از حسرت
این کہ می گویند از جانی برون خواہد شدن

قسم پنجم

ذکر لطایف ارباب ہنر و سایر عوام
از انجملہ

مولانا عبد الصمد

از مشہد مقدسہ است، افشاگری بخوبی اوتابنا، این کارست پیدا شدہ اول
کتابت می کرد، خط نسخ تعلیق را نیز خوب می نویسد، گویند، امیر علی شیر دیوان مولانا
عبد الرحمن جامی با و کتابت فرمودہ بود، بعد از اتمام بہت تصحیح پیش مولانا فرستادہ
چون ہنوز برونگذشتہ بودہ بعضی از جا ہا کہ سہو شدہ بود بخط خود اصلاح کردہ،

طواریک ہفتہ تلمیذ علی بابا، سفینہ خلیفہ، ۸۰ ہجرت، الیہ غیرہ مولانا عبد الصمد شیرین قلم است کہ در عہد کبری در ہند بود

۱۰ ہجرت از کذا، ۱۰ ہجرت

رق ۹۵

رق ۹۵ ب) درین باب گفتہ ، قلمہ اینست : قطعہ

خوشنویسی چو عارض خوبان سخنم را بخط خوب آراست
 لیک در روی ز سہو ہوا و قلم گاہ چیزی نرود و گاہی کاست
 ہر چہ از کردہ بود با سخنم من بختش قصد کردم راست

ازین واسطہ مشارک الیہ ترکہ کتابت کرد ، و روی بانسان گری و سیاہی ساختن آورد
 و رنگ کاری کاغذ می کرد ، و دران باب اشتہار تمام داشت و اختراعات نیز کردہ ،
 این رباعی ازوست ،

سیمین بدنت پرمغز بادام ترست بادام دو چشم تو ازان خوبترست
 دندان و لب تو ورتکلم گوئی با یک دگر آمیختہ شیر و شکرست

این معما باسم بازار ازوست ،

ازویدہ ام نہ این شد و باندرکن پی یعنی کہ باز آدم اینک بدلیری

نویسنہ نگاران معمالی

از مادران النیرت ، اما ہنہاست کہ بہت تحصیل بہرات آندہ و مطالعہ فی کند
 و علم بہار خوبان درین کتابت است ، مطبع
 و ناچون ، دینی ای بر تمام بخشش و شادویہا
 بہا بہاوی من بشین گنج نامراد بہسا

این معما باسم علی ازوست ،

رق ۹۵

شدم بر قامت ، عتار کن سرور ان اہل ان (۱۹۵)

کہ عالم تعمیر بالانش منی خواہم دگر ای دل

لہ کانی نگار ،

مولانا علی

از خراسانست، و بقانون قانون نوازی در میان یاران مشهورست، و دعوی

مصطفی نیز دارد و در نام او است، این مطلع او مشهورست

با به عالم از بیخایت هر کرا بیم غمی دارد جفا تا کی توان کردن وفا هم عالمی دارد
زیبیا را از عالم بر کرا دیم غمی دارد
دلاد بوانه شود و عالمی هم عالمی دارد

مولانا عیاش الدین محمد [حریری]

از نیشاپورست، جوان خویش و طالب علمی هم کرده، حریری تخلص می کند این

مطلع از دست که مطلع

کن بی بوجی ای شوخ ترک گفتگو با من
گناهی گر بغیر از عاشقی کردم بگو با من

مولانا صدیقی

فرزند شهر هرات است، طالب علمی دارد، اما خالی از نشأ چون نیست

این مطلع از دست است

عرق نشسته ز پندم رخ نگوی ترا زمین مرنج که نمی خواهم آب روی ترا
سرم فرو نیاید ز لعل تاج شهبان ازان زمان که بسری کشم بدوی ترا

مولانا املی

از ولایت نریست است، مرد ندیم و صاحب مذاق بوده و با اکثر جوانان از روی

له لقنون دکناء

ندیمی مصاحب می شدہ، و در نتیجہ آن غزل امیر خسرو کہ ہے
بر جمالت، همچنان من عاشق تدارم ہنوز

این مقطع از دست ہے

زگسش در خواب دیدم از لبش کہ دم طمع
گفت ای ابلہ برو بنشین کہ بیدارم ہنوز

و در نتیجہ آن غزل خواجہ حافظ کہ ہے

دوش می آمد و رخسارہ بر افرختہ بود

دق ۹۵ ب، درویش دہی ہم نتیجہ کردہ است، و مطلع درویش اینست: ہے
لالہ روی کہ ز می چہرہ بر افرختہ بود خواست تا بردل من داغ نہ سوختہ بود

مولانا خی [نظمی]

زگہیر تراش، فرزند شہر ہرہ است و نظمی تخلص می کرد، طبعش بسیار نازک واقع
شدہ، این مطلع از دست مطلع

شدیم خاک رہت گردور مانزی چنان رویم کہ دیگر بگرد مانزی

مولانا حاجی محمد فوطہ فروش

در سمرقند مزی بود، فوطہ فروشی می کرد، طبع نیک داشتہ و در چشم ضعف پیدا کردہ

بود، این مطلع از دست کہ ہے

از شوق زگس تو کہ مستیم مست ازو

چندان گریست دیدہ کہ شستیم دست ازو

لہ ار کنڈا، لہ غامی کنڈا،

قاضی نور الدین ساقی کہ ذکر لطائف او گذشتہ ہے، این رنگ را اگر چه بیت گفته،
اما خوب واقع شده شد

از ماشوی دست که مابنی تو شسته ایم
ہم رو بآب دیدہ و ہم دست از آب روی

مولانا سلطان علی دوانی

برادر مولانا ہلاکی است کہ ذکر او گذشتہ ہے، مرد رویش است، در محلی کہ آن
مطلع مولانا عبد الرحمن جامی را کہ ہے

کار ما جز فکر مردن نیست دور از پار ما وہ کہ پار ما ندارد، هیچ فکر کار ما
جواب می گفتند او بہتر از شعر او دیگر گفت شاہ غریب میرزا گفت ہے
گر کشاد کار ما نبود زلف پار ما ، اینچنین آشفته و درہم نبود کار ما
مولانا ملک گاؤ گفتہ ہے

(رق ۱۹۶)

کار ما نبود بجز مہر و ہوا ی پار ما ، پار ما ہم دانستہ باشد از ہوا ی کار ما
مولانا دوانی گفتہ ہے (۹)

مولانا صادقی

از قاین بودہ ، بصنعت گل کاری قیام می نمودہ ، این مطلع از دست ہے
کہ خدائی کہ مایہ ہوس است کدر ہا کن ترا خدای بس است

بہ گذشتہ رکذا ، ہے این بیت بر ماشیہ ظاہر از مولانا صادقی است : ہے

چشم خونریز تو خونم ریخت از خیر جفا ہست روشن این مثل قصاب جوید آشنا

مولانا شبلی

دراود بہ بود، و از خطوط بعضی خوب می نوشت، مرد نیک بود، این قطعه

از دست ۵

وی سگی را رقیب می زد چوب سگ ہی خورد چوب وی نالید
گفتش چیت با تو اورا گفت بہتر از خود نمی تواند دید

مولانا توزی پوش

فرزند شہر ہرآہ است و در کار خود دانا و بشعر خود اعتقاد تمام دارد،

بلکہ خود را استاد این فن می داند، اما غلط می کند، این مطلع از دست ۵

ز شوق تنگ مانی دم از دم زده ام بہ لوح ہستی خود نیستی رقم زده ام

گوشش بسیار گران است چنانچہ فریاد کند نمی شنود، کافر ماجرا نیز ہست،

این بیت نیز از دست و دین بیت بعضی را سخن است و بجای است نمی رسد

۵ بجز حدیث تو با کس نگفتہ ام سخنی

وگر کبس سخنی گفتم از تو دم زده ام

مولانا غیاث الدین علی

مرد خوش خلق است و برادر مولانا صبیلی مشہدیت کرد، او گذشتہ فرمود

خراسان کسی بہ از و ابریشم را رنگ نکرده، این رباعی از دست ۵

۵ گذشتہ (کذا) - ہرک خزینہ گنج الہی (سپرنگر ص ۴۲)

خوبان کہ ز جام حسن مستند ہمہ ہر عہد کہ بستند شکستند ہمہ
با عاشق خویش آشنائی تکند بیگانہ و بیگانہ پرستند ہمہ

مولانا موالی

مرد دانشمند و درویش نفس و خوش اخلاقت، و طبع خوب دارد، لطافت طبع
اورا ازین بیت احساس می توان کرد کہ سہ
ترسم از آسیب دستت بر ملکش تیر چغا بر تو دشوار است اما بر من آسان بگذرد

مولانا غیاث الدین قالی

از شعراء قدیم است، مرد لوندست، طبع خوب دارد، این مطلع از دست
کہ جہت روزہ گفتہ سہ

از روزہ نخواہم کہ بران مہ ستم آید نخواہم ز خدا این کہ مہ روزہ کم آید
عیدیش ہمین است کہ بوستان حضرت شیخ را جواب می گوید، این مطلع ہم از دست
کہ جہت بیگ دہ، مرزا سلطان حسین گفتہ، ہزار دینار صلہ گرفتہ سہ
بر بستہ شوخ شاطر من لنگ نیلگون نیلوفری بہ پامی گل گشتہ سزگون

خواجہ حافظ احمد

حفظ کلام دارد، فرزند شہر ہرآہ است، و حنا تراشی است کہ مثل ندارد،
این مطلع از دست کہ سہ

گفتمش در نظر آن رخ بصفای قرمت زیر لب خندہ زنان گفت صفای دگرمت

لہ مدارو دکدا، سماک خزیبہ گچ الہی (سپرنگدس ۶۸)

مولانا حیدر کلوچہ

مرد عامی است، و قبل ازین در بازار ملک بکلوچہ پزنی مشغول بود، ولی حالاً
از شعراء مقررہ شہر ہرآہ است، و ایضاً تئیک از دوسری زند، این مطلع از دست
ہ پس ازین بہر سررہ، من و عرض بی نوائی
کہ کتم و عای جاننش بہ بہسانہ گدائی
و بعضی یاران ظرافت می کنند کہ تئیک و بد اشعار خود اثنیاز نمی تواند کرد، چنانکہ
ہر گاہ این مطلع اورا کہہ

چنان طوطی صفت حیران آن آئینہ رویم
کہ می گویم سخن اما نمی دانم چی می گویم
خواندہ تعرض می کنند متا لم می شود، و اگر تحسین می نمایند خوشحال می گردود،

خواجہ حاجی فطی

از دارالامان کرمان است اما از بسیاری اقامت در شہر ہرآہ می توان گفت
کہ از نجاست، طالب علم است، از حکاک کی صاحب و قوفت، این مطلع از دست کہ
ہ فروغ ماہ رخت دیدہ ام پر آب کنند
کسی ندیدہ کہ مہ کار آفتاب کنند

۱۰ کلوچہ یعنی کلوچہ کہ از دہکلوچہ تہ نامند، و نامی از شہر ہرآہ است، و ہر گاہ کہ
کلوچہ متوفی ۹۵۹ ہ۔ کہ از ہر گاہ الی ر سیرتک، ص ۴۴، ر پو۔ ج ۲۔ ص ۲۳۶۔ یادابین

لاشیرینی عدد ۱۰۳۰ از بانی پرست، ج ۲، ص ۲۳۶
۱۰ این بیت بر شہر ہرآہ از مولانا فطی است.

درویش قاسمی

از اصفہان بود، مرد ظریف و عارف و صحبت دیدہ، بمعاجبت امیر نجم
بماوراء النہر رفت و آنجا مقتول شد، این بیت از دست ۵
شب می خوردن از فرود بیدیش
کہ ہر شب را عجب روزیت در پیش

مولانا حیرتی

از ولایت تون است (ق ۱، ۹ ب) و در مرو نشو و نما یافتہ بروی مشہور شد،
صاحب جمال بود، طالب علمی کردہ بود و طبعش شوخ و چون بشعر مشغولی نمود شد
نام کرد اما از خود بینی و عجب و بابائی کہ وار و بہر دیار کہ رفتہ خجالتی بدو رسید
این مطلع از دست ۵

قضا کہ صورت یوسف چنان لطیف رقم کرد
برای صورت خوب تو امتحان قلم کرد

و بقیہ عاشرین (۱۵۳) ہر چند کہ با بردل خود دست نہادیم چون روی تو دیدیم دل از دست بلاویم
[ساک خزینہ گنج الہی (سپرنگر ص ۷۲)]

(حاشیہ ص ۲۵۴) ۵ مولانا حیرتی تونی، محمد تقی الدین، در مجلس شاہ طہاسپ صفوی بود، صاحب دیوان
ضخیم و مثنوی بود، برای تفصیل احوال ساک سفینہ خوشگو (خطی) ج ۲ - ص ۵۳ ب: ہفت اقلیم خطی
خزانہ عامرہ: خزینہ گنج الہی (سپرنگر ص ۷۵): آئین کبری (ترجمہ بوخن) ج ۱ - ص ۱۸۷ وغیرہ

این مطلع نیز از دست ہے
از زہر چشم پارچہ جای شکایت
این زہر چشم نیست کہ عین عنایت

مولانا پیامی

مروی الاصل است اما اکثر اوقات در ماوراء النہر در شیوہ قلندری می گشت
گویند آخر بابر میرزا تربیت کرد و صدر ساخت، این ابیات از دست ہے
وفا وعدہ کردی جفا می نمائی مہ من عجب بیوفامی نمائی
چو بیگانگان مگذرای نور دیدہ کہ در چشم من آشنا می نمائی
پیامی چو زلف بتان بیقراری بدام کسی مستلامی نمائی

مولانا حاجی محمد

نقاش شہر ہرہرہ و مرد خوش طبع است، خیالات غریب می کند و کم فن باشد
کہ اورا در ان اندیشہ، بخاطر نرسد، خواہ راست و خواہ غلط، عمالاً در عراق است
این مطلع از دست ہے
بخورہ رز خود گل شکفتی چه نمود کہ ناشگفتہ درون وی از خزان پر بود

درویش محمد نقاش

از آدمی زاوگان خراسانست و ترک است و کہ کلتاش محمد سوسن میزبانست

۱۵ [سہک خزینہ گنج الہی (سپرنگر - ص ۷۲)]

ثنوی بہجت المباح معرون بہ کتاب مجزات در فہرست بانکی پور ج ۲ - ص ۱۴۱ - مدد ۱۵۲ مذکور است
یک ثنوی موسوم بہ گلزار نسوب بہ حیرتی است کہ مشتمل بر بیست و ہفت ابیات ہر سہا در ہر سہا

اول رنگ روغن کاری می کرد و چون بملازمت استاد بہزاو رسید بتقاضی و مصوری
عشق پیدا کرد و استاد بہزاو بہ تربیت او مشغول شد و حالا استاد کار خود باو
رجوع می کند، طبع نیک دارد، این مطلع از دوست کہ ۵
کجا مجنون چون در عشق درو و محنتی دارد
کہ او از عاشقی چیزی کہ دارد شہسرتی دارد

مولانا مجلسی

سید محمد نام دارد و فرزند ہرہراہ است، اول غریبی تخلص می کرد و چون مجلس
سلطان صاحب قرآن رسید بہمت خاطر شاہ غریب میرزا تخلص او را بمجلسی
قرار دادند، شعر ترکی و فارسی را نیک می گوید، این مطلع از دوست ۵
ہر زبان گروی ز کوی دوست سر بر میکند
تا کدام افتادہ آنجا خاک بر سر می کنند

مولانا صفائی

کرماتی، مرد نامراد است و اختلاط نیک دارد، این مطلع از دوست ۵
ز شوق شست کمان ابروان عالمگیر
دنی ز خندہ نیاید بیکدگر لب تیر

مولانا فیضی

کار وگر ولد استاد محمد لعبت بازست و بعشق بازی اشتغال تمام دارد

۵ [ساک خزینہ گنج الہی - سپینگر (ص ۸۲) ۵ [ساک خزینہ گنج الہی (سپینگر ص ۸۰) ،

و شعرش بدینست و مرد نیک است این مطلع از دوست که ه
گرچه رفت از چشمم گریه تمام چو آب آن تند خوی
چشمم بیدارم که آب رفته باز آید بکجوسی

مولانا شاه محمد

ولد مولانا حسن شاه، (دق ۹۸ ب) شاعر بود، ایرایشتم کاری می کرد و این (دق ۹۸ ب)
مطلع از دوست ه

می شدم در طلب یار و نمی پرسیدم
خبرش راز کسی تا که نگوید دیدم

مولانا ریش (۹)

از شاخن است، و شاخن قریب ایست از بلوک ولایت قاین، این مطلع
از دوست مطلع ه

می بده ساقی بمن چند آنکه لایعقل شوم
کز خیال او مبادا لخطه غافل شوم

مولانا قطب الدین

از قریب اقصی است، که در ولایت اندجان است و از آدمی زادگان
آن دیار است، طالب علمی دارد و خط را خوب می نویسد، در محلی که بشهره راه
آمده بود این مطلع را گفته مطلع

ما که در سالی نمی دیدیم ماهی را بنجوا در سهری دیدیم هر سو جلوه گرسد آفتاب

مولانا حاجی آتش پز

از خوش طبعان معین شہر سمرقندست، مرویست طبعش یہزل بایل و
مدام صاحب ہزل و مطایبہ اش در مقابل، این مطلع از جملہ ابیات او مشہور
ست ۵

ای جملہ خوب رویان مابندہ شمائیم
از دست بی زریہا شرمندہ شمائیم

مولانا عبد الجلیل

خویش مولانا آگہی است و از اولاد مولانا جلال قایینی، مرد نیک است و شعر
رائیز خوب می گوید، اما بمدرسہ جد خود بسیار می نازد، بلکہ بر موالی منت دارد،
این مطلع از دست ۵

ز بسکہ کاست مہ از میل طاق ابرویش
شد آن چنان کہ نمود استخوان پہلویش

مولانا کوچی

از مردم معتبر بخارا است، طالب علمی کردہ و از موسیقی وقوف تمام دارد
این رباعی از دست ۵

گر یار بنا مناسبی سیر کند وز روی صلاح رہ سوی دیر کند
غم نیست دلاچو پاربی مہر و وفاست با ماچہ وفا کرد کہ باغیہ کند

۵ سہائیم (کذا) ۵ عبد الجلیل خزینہ گنج الہی سپرنگ (۵) ۵ معبر (کذا)

مولانا والہیؒ

سمرقندی، طالب علم است، خواجہ عطا شہرت دارد، مرد نیک است و
طبع خوب دارد، این مطلع از دست مطلع

ز چاک سینه بنامن دل حزین کندم
جدوچو گشتم از آن مہ دل اینچنین کندم

مولانا ہجری

اندجانی، مرد فقیرست، بقدر طالب علمی دارد، در او ایل لوند و او باش
بود، اما آخر روی بگوشہ فقر و درویشی آورده، این دو مطلع از دست کہ سہ
بر رخ نشسته کرد طامت بسی ہرا نبود عجب اگر نشناسد کسی مرا

رفتی و میرو از پی دل حاصل من
آن چنان رومہ من کز تو نسا ندل من

مولانا بقائیؒ

در اصل از خراسانست، اما اکثر اوقات را در ماوراء النہر گذرانیدہ

۱۵ [ماک خزینہ گنج الہی (سپرنگر - ص ۷۴) : این ابیات برعاشیہ قالہ مولانا والہیؒ است
مستند دو چشم تو در آن طاق دد ابرو یا در دو کمنندہ گرفتار دو آہو
اجل نزدیک تن بیمار و جان عزم سفر دارد ولہ گوید آن جوان تابوت مارانیک بردارد
۱۶ این بیت برعاشیہ، احتمالاً از مولانا بقائیؒ است :-

باوہ را از معتبہ در دیدہ پنهان ساختم چشم بند دسترز را ز مرغان - ساختم

و ہمیشہ در نظر سلاطین آنجا معزز و مکرم بوده و در شعر و معما خوبست، این مطلع ازوست کہ ہے

ز ہر طرف کفتم ز روز عقراں کردہ بہار غم فرست ایچنین نزان کردہ
(ق ۹۹ ب) این بیاعی نیز ازو مشہورست ہے
مسکن شدہ کوچہ ملامت مارا رہ نیت بوادی سلامت مارا
درویشنا نیم ترک عالم کردہ اینت طریق تا قیامت مارا

خواجہ سیف اللہ

ولد خواجہ شیخ عبداللہ نخودی ست، و بحلیہ فضایل و کمالات آراستہ،
طبع خوب وارد و بنظم تاریخ شاہ جہان پناہ قیام می نماید و بدو نیک می گوید، این
دو بیت در تعریف جنگ ازوست ہے

شد از ضربت گرز خسار استیز
نی نیزہ چون استخوان ریزہ ریزہ

مولانا ذہنی^۳

اورد خانی^۳ مرد طالب علم بود، اوقات بہ ہفتت و زراعت صرف می
کرد و طبع خوب داشت، این مطلع ازوست کہ ہے
مرا چون شمع می وارد ہمہ شب گریہ پا در کگل
میان آتش و آبم ز سیل اشک و سوز دل

۳ مولانا ذہنی (کذا) ۳ [ماک خزینہ گنج الہی سپرنگ ص ۶۶] ۳ ارتخانی [ماک سپرنگ
محولہ بالا] ۳ این ابیات بر حاشیہ غالباً از مولانا ذہنی ست :-

مولانا مقصود

شوقی تخلص، تیرگر، از شہر بہرات است، و مرد نامراد فانی صفت ست،
اوقات بکسب می گذراند، طریق رباعی نیک و زبیدہ، این رباعی مشہور ازو
ست ۵

جانا ہمہ از تو تندخوی آید وز خوی تو بوی فتنہ جوئی آید
گوئی کہ بجز جفا نیاید از من بالہ کہ از تو ہرچہ گوئی آید

این رباعی نیز از دست ۵

۱۰۰۰ ای دل غم یار و نالہ زار خوشست خون جگر و دیدہ خونبار خوشست
غیر از غم یار ہرچہ حاصل کردی حاصل ہمہ ہیچست، غم یار خوشست

دقیقہ حاشیہ صفحہ ۲۶۰ ۵

تا جدا از وصلت ای شیرین شمایل مانده ام ہچو لالہ داغ بردل پای در گل مانده ام
ای اجل چون خاک جسم غمناک مرا باری از کوشش مبر جای دگر خاک مرا
ہر تیزکان ابرو کمان بر جان مشتاقان زند دل از پی تعظیم او صد بوسہ بر پیکان زند
نیست ای شمع بتان بر ساق سیمیں تو داغ سوختہ پروانہ افتادہ در پای چراغ
زلف تو زینت است رخ آفتاب را تا سوختست آتش زینت نقاب را
بی لب میگون او مار از چشم لالہ گون چون صاحبی غیر خون دل نمی آید ہون
پر خون بر است دیدہ ز بخت کتار ہم ز دیدہ ذاب رفتہ و از دل قرار ہم

۱۰۰۰ [ماک ہفت اقلیم خطمی وغیرہ] این رباعی بر حاشیہ غالبیاز

مقصود شوقی ست :-

در ہجر تو دل زک دہ خاناہ شش کرد جان تو بی تو بچ ساغر غم نوشش نکرد
آنکس کہ تو یار او نگردی ہرگز نہ یک لحظہ از امورش نکرد

مولانا یوسفی

از اطباء مشہور خراسانست، مرد خوش خلق و جہان گشتہ و صحبت دیدہ است
 و دیوان غزل تمام ساختہ و شعرش پاکیزہ است، این مطلع از وستہ
 می زد سپہر لاف ز رفعت بہ کوی او شد آفتاب گرم و برآمد بروی او
 سہ دیوان غزل تمام کردہ اما یکی مشہور نشدہ، این مطلع نیز از وستہ
 میل سامان دارم و از یار دور افتادہ ام
 من کجا، سامان کجا بسیار دور افتادہ ام

مولانا دوست

از ولایت اسفہر است، شعر شناس نادر و شاعر کامل و ماہرست،
 ابیات و اشعار بسیار از استادان بخاطر وارہ، بیشتر اوقات قصیدہ می گوید و
 دران واوی النوری زمان است، این مطلع از وستہ کہ
 وقت گل آمد و اسباب طرب نیست باوہ نایاب تر کس روی طلب نیست مرا
 و این مطلع نیز از وستہ کہ

باقد چون چنگ ہر گہ یاد جانان می کنم
 برتن من تارگی می جنبید افغان می کنم

مولانا یوسفی ہروی قیاساً سلسلہٴ ریاض الادویہ و بحر الجواہر است او در زمان بایرو ہمایون
 در بغداد برائے تفصیل احوالشناسی سماک ریو - ج ۲ - ص ۵۵ قدرت باجی پور - ج ۱۱ - ص ۱۶ -

عدد ۱۰۰۰ این سلسلہ بر حاشیہ اخبار از مولانا یوسفی - است

یادہ و محنت کمرہ ام از یار غم در روی ما نگہ کن و پتھر غبار غم

مولانا شہاب

فرزند شہرہرات است و در محلہ مولانا افتخار ساکن است ، مرد فقیرست ،

رقبہ ۱۰۰

طبعش بجا مایل است ، این معما باسم او از دست سے (ق ۱۰۰ اب)

یاران حذر کنید کہ ندہید دل ز دست

کان شہسوار بر فرس دلبری نشست

مولانا یقینی

ہم از خوش طبعان شہرہرات ست و خط نسخ تعلیق را بدہنی تولید ،

خالی از نشاء جنون نیست ، این مطلع از دست سے

تا بکی خواہم بہ درد محنت و غم زیستن

زیستن گر این چنین باشد خواہم زیستن

مولانا معزی [۹]

از اولاد اجماد مقرب المحفزة الباری خواجہ عبداللہ انصاری است و

ملک معز الدین نام دارد و مروی قید است و این مطلع نیز از دست مطلع

خضر خط او نشان از آب حیوان می دید

از لبش عیسی سخن می گوید و جان می دید

در شبہ ہاشمیہ ۱۲۶۲ھ تک تالیف گنج العیون سے ۱۲۶۱ھ میں تالیف ہوا ہے

انصاری نوشتہ [۹] نامہ ہاشمیہ سے ۱۲۶۲ھ

کہ سفر دکن

مولانا اسمی

فرزند شہر ہرات است، مرد درویش و شکستہ است، بقدر طالب علمی نیز دارد،
و این معما باسم بابا ازوست ہے

دی روز بمکتب مرا بود گزار
دیدم ہمہ دلبران خورشید عذار
ہندو بچہ نشستہ لوجی بکنار
می کرد بر رسم خود آب تکرار

مولانا بیدلی

لنگ، از گذر خیابان بود و ہمیشہ در گوشہ می خانہ اوقات می گذرانید و
بہیچ چیز مقید نبود، این مطلع ازوست ہے

چشم پر خون و خیال خال آن دلبر درو
مجر پر آتش و پارہ عنبر درو

مولانا سروی

ولد حافظ علی بریجنندی است کہ علم قرأت را درین زمانہا برابر او (ق ۱۱۰۱)
کسی کم دانستہ باشد، اما مولانا سروی غریب میناتی دکن، دارد، معلوم نیست کہ از
زمان آدم تا غایت مثل او پیکری از کتم عدم بوجود آمدہ باشد یا بہ تناسب اعضایش
سروی از لب جو بیار حیات در نشو و نما آمدہ باشد، ظاہراً استاد این بیت از

سہ ساک خزینہ گنج الہی (سپرنگرا) ۱۱۰۱ کداز دکن ۱۱۰۱ القاب

۱۱۰۱ ساک خزینہ گنج الہی (سپرنگر) ۱۱۰۱ بریجنندی دکن

۱۱۰۱ بوجود آمدہ آمدہ باشد (کذا)

برای او فرمودہ ہے

صد ہزاران آفرین صنعِ خدای پاک
 کا فرید از آب و گل سروی چنین جلاک
 اما شاعر خوش گوی معنی انگیزست، این مطلع از دست ہے
 کاشکی دامن کشتان آید قد رعنائی او
 تانہ بیند دیدہ غیری نشان پای او

میر عزیز

از ولایت قزوین است و از ملازمان حضرت آصف عفاقی اسلام ملاذی
 مدظلہ العالی است و ممیز ولایت قاین است، طبع نیک دارد، این مطلع ازو
 ست ہے

باز از تازہ گلی سینہ نگارست مرا
 آندوی عجبی در دل زارست مرا

مولانا محمود

ولد مولانا جلال الدین مدرس است و مشہدی الاصل است، و پدرش را
 مولانا جلال الدین غوکس نیز می گفتند، بواسطہ این کہ بسیار در زریب و زینت
 می کوشیدہ، اما این مرد فقیر است و اوقات از ممر کتابت ہی گذراند، این مطلع ازو
 ست ہے

نسبت غنچہ بدان تنگ دہن نتوان کرد
 پیش لعل لبش از غنچہ سخن نتوان کرد

۱۰ ہزاران دکنا، ۱۱ تارہ دکنا

رقیہ، خواجہ طاہر محمد

ولد عبدالسلام خبازست و جوان نیک است، سابقاً ملازم و مصاحب
فریدون حسین میرزا بوده، و ہنوز از کیفیت نشأ و اختلاط او فہم می شود، این
معما باسم بابا ازوست ہے

آن خالہا، مشکین بر عارض تو از دُور
بالا و صاف... (۹) چون و انشاء انگور

مولانا فرہادی

از ماوراءالنہرست و ملازم عبیدخان بود، روزی جریمہ ازودر وجود آمد
مردود شد، این دو بیت ازوست ہے

بتان شماشہ حسنیہ و من گدای شما ز دست من چه برآید بجز دعای شما
بخاک پای شما چہرہ سود تم ہوست جز این مرا ندارم بخاک پای شما

مولانا صدر

بلا جو زد شومی مشہورست، فرزند ابہرست، مرد خوبست، اما بشعر خود بسیار
معتقدست، و تعریف بی نہایت می کند، این مطلع ازوست کہ ہے
چہ می کنم بدیاری کہ نیست یار آنجا کجاست خاک درش تا شوم غبار آنجا

شہ جر زکذا،

کہ این بیت بر عاشقہ غالباً از مولانا فرہادیست ہے

ریخت چشمم جوی خون از درود داغ کوہکن لالہا بشگفت در روشن شدہ چراغ کوہکن

این مطلع نیز از دست کہ ۵

وروا کہ دروا بدو ای نمی رسد فریاد می کنیم و بجای نمی رسد

این دو بیت نیز از دست ۵

ندان لب بکام دل می نایم نمی دہی می میرم از خمدار و شترایم نمی دہی
سروی ولی نمی فگنی سایہ بر سرم حضرتی ولی چه سود کہ آیم نمی دہی

مولانا جزوی

از جانب عراقت، یکچندی در شہر ہرات بودہ، عزیمت وطن المولانا (۱۳۰۰) کردہ

نمود طبعش خالی از چاشنی نیست، این مطلع از دست کہ ۵

عاشق و بدنام اگر گشتم دلم باری خوشست

عاشقی بدنامی دارد ولی کاری خوشست

مولانا فتحی

مرغنائی از فواجی ولایت اندجان است و در ملازمت با بر میرزا بی باک شہزادین

بیت از دست کہ ۵

منکر عشقتی بی دروان محمد اللہ کہ من

درو مندم عاشقتی بی درد باری نیستم

مولانا خلقتی

بخاری، در اوایل بزاز بود و حال تجارت می کند، یک لوح نظم وارد این

مطلع نیز از دست ۵

خراب ماه و شان چو آفتابم من
بهر کدام جدا عاشق خرابم من

مولانا مہسلی

از ولایت حصارست و طالب علمی دارو و معمارا نیز نیک می داند، این

مطلع نیز از دست ۵

جفا ہمین نہ از ان شوخ بیوفا دیدم
زہر کہ چشم وفا داشتہم جفا دیدم

مولانا عبداللہ

غشہ 'فرزند شہر ہرات است' و بغایت مرد فقیر و نامراد است، و اکثر
مختصرات را دیده و حالا در ولایت غشہ، بمکتب قیام می نماید و در نظم ترکی
خوبست، این مطلع فارسی از دست ۵

بوسہ زدن بی پای سگت می کنم ہوس
دستم نمی رسد چہ کنم نیت دسترس

مولانا مقیمی

از بخارا است، مرد نوندست، این مطلع از برای جانی نام شخصی گفته ۵
گوشہ چشمی نمود آن دلبر جانی مرا
رقیب کرد از عین محبت لطف پہنہانی مرا

رقیب

۵. مکتب ری، رکن ۱

مولانا روحی بخاری

ملازم شیبیک خان بود، و داروغگی کان فیروزہ داشت، و پیشتر از دولت
ملازمت قلندر بود، و در ایام دولت نیز بیاران بہمان رنگ بی تکلف ملاقات
می کرد، این دو بیت در تعریف شنب ازوست ۵

شبی همچون مرکب بود تاریک رہی دوری چو شوق خامہ باریک
شده طاس سپہرا از مشک سووہ سواد اندود، همچون دیگ و وودہ

مولانا عشقی

از ولایت تربت و از حرقت کنش دوزی بہرہ دارد و مرد نامراد است و
عاشق، این مطلع ازوست و خوب گفته است ۵

باز آتشم در جان زده لعل پری رخسارہ
دل گرم می دارد مرا سودا آتشی پارہ

مولانا محمد صبوری

ہم از ولایت تربت است نمر فقیر و نامراد است، اما خالی از فضولیت
این مطلع ازوست و خوب گفته ۵

بجام آتش افتد چون روم سوی زمین بی او
نماید ہر گل آتشی پارہ در چشم من بی او

مولانا رہائی

اگر ماوراء النہر و در صورت قلندری بشہر آید و از انجا عزیمت کعبہ معظمہ کرو ،
امید است کہ توفیق یافتہ باشد ، این مطلع از دست ۵
غنیچہ را در سخن آورده دہن می گوید
می فشانند گوہر از لعل و سخن می گوید

مولانا علی بخاری (رق ۱۰۳)

(رق ۱۰۴)

مرد طالب علم است ، خالی از عشق بازی نیست ، جوانان را نیز با اوالتفات
است ، گاہی از روی ظرافت " اسم گاو " برو اطلاق می کنند ، این رباعی از او

سست ۵

تاکی بن زار جفا خواہی کرد ، باغیر بر غم من وفا خواہی کرد
اینگد من بیچارہ ز کویت رفتم ، بیم کہ وگر جفا کرا خواہی کرد
بہنمی می گوید کہ مصرع آخر باکی از یاران تو رو واقع شدہ ، در میان یاران سہل

سست ۶

مولانا بلانی

ہم اندہ بخارا است ، مرد بی تعین و بی قید است ، گاہی مقلدی نیز می کند این
مطلع از دست ۵
میروی جلوہ کنان جانب مامی نگری ، گردلت جانب مامیت چرامی نگری

لہ زاز کندا

این مطلع نیز از دوست ہے

گر بگرد حرمش کس ندید رہ مارا
ساکن کثیر او نیم ہمیں بس مارا

مولانا طفیلی

از حصار ست، گویند ولد مولانا شمسی است کہ میر در مجالس گذشتہ یاد کرده،
مرد نامراد است و طبع خوب دارد، این مطلع از دوست ہے
چہ سان پہنان شبی در کوی آن نازک بدن باشم
کہ برق آہ روشن می کند جای کہ من باشم

مولانا میر کا بخاری

مرد لوند است، سامانی تخلص می کند، خالی از طالب علمی نیست، این مطلع
او مشہور است ہے

چو من در عاشقی دیوانہ پیدا نخواہد شد
رق ۱۲۳) و گر پیدا شود مانند من رسوا نخواہد شد

رق ۱۰۳ ب

مولانا چرمی

از بخار است و بچرم گری مشہور است، مدربنی قید است و تعیینی ندارد این
مطلع از دوست کہ ہے

سرب بالین چونم غیر دو چشم تر من نیست غیری کہ دگر گریہ کند بر سر من

سہ بخارا (کذا) سہ محرم گری (کذا)

ہمایوں سمرقندی

بسیار طبع لطیف دارد، در حواشی نوپندگان می باشد، این مطلع از دست ۵
دوش دستار گرو از پی صہبسا کردم
داشتم در دوسری از سر خود وا کردم

فانی کور

از بخار است و معمارانیک می داند و طبعش غرایب پسند است، این مطلع
از دست ۵

نہ واع تازه مرابر دل مشوش بود
ز کاروان غمت مانده جاے آتش بود

مولانا ذہنی

از کابل است، و اندک طالب علمی دارد و بقدر خطی ہم می تواند نوشت، و گاهی
شعری ہم می فرماید، اما عقیده او چنانست کہ در هیچ ازینہا کہ گفته شد میل ندارد، این
مطلع از دست ۵

من کہ همچون زلف مشکیت پریشان مانده ام
گردن کج کرده بر روی تو جبران مانده ام

لسانی

گویند از شیراز است، خوش محاوره و خوش صحبت است و اکثر خطوط خوب می

۵ بخارا (کذا) ۵ [ماک سفینہ خوشگو (خطی)، ج ۲ - ق ۵۶ ب] نشر عشق (خطی)

نوید، این مطلع از دست ۵

نه با تو دست هوس در کمر توان کردن

نه آرزوی تو از دل بدر توان کردن

(رق ۱۱۰۴)

مولانا سلطان محمود

ندائی تخلص می کند، او را سلطان محمود حافظا هم می گویند، در اصل از ولایت
اسفزار است، اما مدتها و مدید است که ساکن دارالسلطنه بهرات شده، و اکثر از
فضایل و کمالات بهره تمام گرفته و بیشتر اوقات بطاعت و تقوی قیام می نماید و
نسبت بآل سامان درست می کند و سلسله نقشبندیه نیز توسل می جوید و در باب
"ماز و نیاز" مثنوی گفته و بسیار نیک تمام کرده، این بیت در توحید آن وارد
۵ معمار کهن حصار گردون کرد از شفقش خدای گلگون

این سه بیت را در وصف نقاشی گفته است ۵

پیشش ز برای رنگ کاہی بودی مه نو چو گوشس ماہی

ہنگام طلاکشی برایش خورشید پیالہ طلایش

از بہر صلاہ کردن رنگ بودی چو سپہر تختہ سنگ

این مطلع نیز از دست و خوب گفته است ۵

کاش دوز و ہمدی چاک گریبان مرا کاشش دل می نماید سوز بہان مرا

(تفسیر حاشیہ ص ۲۴) ہفت اقلیم (خطوط) : عباس المؤمنین - ریاض الشواہ - خزائن نامہ آتشکدہ مجمع

النفائس (خطی) مولانا وحید الدین لسانی بن عبد اللہ شیرازی مثنوی ص ۱۹۹، این بیت ہم از لسانی است.

۵ آنروز خوش کجاست کہ از ہرم عاشقی جلاہ دست و شمنہ میا نم گرفتہ بود

(حاشیہ ص ۲۴) ۵ اسفزار (کذا) کہ ہراہ (کذا)

ساعتی از گریه چشم تر نیاید مرا
بس که می گریم ز مردم شرم می آید مرا

فغانی

هم از شیراز است، این مطلع از وست ۵
بهر مصور کان جمال و قامت موزون کشید
حیرتش آمد که ناز و عشوه او چون می کشید

۵ بابا فغانی شیرازی اول سکاکی تخلص داشت - شاعر نغز گو بود و در غزل روش نو اختراع کرد
اما شعر او خراسان طرز فغانی را مخالفت کردند، بنابراین 'فغانی بهرات را بگذاشت' و نزد سلطان یعقوب
رفته 'در انجاء مورد التفات شاهانه شد' و به خطاب 'بابای شعرا' مخاطب گشت 'امین ۹۱۵ و
۹۲۵ وفات کرد ۳ مرک بهفت اقلیم رختی: مجالس المؤمنین، مجمع النفاس رختی، ریاض الشعرا رختی

ج ۲ - ص ۶۵۱: بانکی پور قهرست: ج ۲ - ص ۱۰۱ - عدد ۲۱۷، این ابیات از وست ۵
گذشتن ز جان سهل باشد ولی کجایم توان از محبت گذشت
از اسیران محبت خبر نیست ولی در نفس مشت غباری به نظرمی آید
اشبه آمدی در چشمم رسیده خواب دین در بانتظار تو تا صبح باز بود
کارم افتاد عزیزان به بت خود رای گر بگویم که زمانی به نشین بر خیزد
آن فتنه ها که دیده ام از چشمم یار خویش دوران ندیده است ز بیل و تها خویش
بی ما تو بارقیب می تاب می کشی مانی تو آه در دل شهباکشیده ایم
از مانگاه معجزه بموشش برده است مردم گمان برند که صهباکشیده ایم
می رود یار چه سازم کنم با دل زار چه سازم کنم
دل دران زلف سیاه کردم گم در شب تا چه سازم کنم
با کام دل بکویش نتوان کشید بوی کان مست ناز دارد طبع بهانه جوی

مولانا گلخنی

از ولایت قم است، و در زمان میرزا سلطان حسین بشهر بہرات آمدہ بود

رق ۱۰۴ اب) بغایت سفیہ و بد زبان و بی باک و ملامتی بود، محمد حسین میرزا
رعایت نیک کرد و آخر از و جریمہ کلی در وجود آمد و بسیار رسید، این مطلع
از وست ۵

بجان کردن مرا سنگین دلان دیدند و غوغا شد

کہ عاشق پیشہ شیرین تر از فراد پیدا شد

مولانا وحید می

خویش گلخنی است، این نیز با طوار برادر خود منسوبست، این مطلع از وست

ز ہجر روی تو آوارہ جہان شدہ ام

چنانکہ بود مراد تو آنچنان شدہ ام

محبی نیشاپوری

مرد رند و لا ابالی بود، و اکثر اوقات با میرزا و گان چغتائی مصاحبت می کرد

این دو بیت او مشہورست ۵

نمی بینمت مایل دردمندان

من و اشک سرخی و خسار زردی

حذر کن ز آہ دل دردمندان

عجب گم بود قلب دردمندان

لک [سہک بخت اقلیم خطی] سفینہ نوشکہ [خطی] ج ۲ - رق ۱۰۴ اب ۱ و غیرہ [خواہر زادہ شہیدی بود

و بو فور استغنا متصف بود] لک [سہک بخت اقلیم خطی] ۱

دیوانہ نیشاپوری

از شعراء قدیم است و طبع نیک دارد، این بیت از دست ۵
 ای لب لعلت ز آب زندگانی پاکت زندگانی بی لب لعلت نمی خواهم دیگر
 ابروان و لکشت زانگان مشکین بگرداند در تلاش افتاده باهم بر سر بادام تر

مولانا حمادی

در زمان بابر میرزا بود و طبع خوب داشته و میرزا با او در غایت عنایت و التفات
 بوده و دیوان شعر تمام کرده، این سه بیت از دست ۵

مرا تیغ جفا بر سر ته از بیدادی آید (ق ۱۰۵) که تیشہ بہر شیرین بر سر فرادمی آید
 من آن تزلزلیدہ موی پیرن چاکم کہ در گویا مرا ہر کس کہ می بیند ز مجنون یاد می آید
 خماری بی گل و بیت ہی تالہ داین زاری کہ مرغان چمن را جملہ در فریادی آید

(ق ۱۰۵)

سلیمان ترکمان

شعر را نیک می گفته و طبعش غریب پسند بوده، این مطلع از نتایج طبع

اوست ۵

با آن سوار غنا چون سایہ ہم عنانم جای کہ او نباشد بودن نمی توانم

مولانا ساقی

در گذر خیابان مروی بود طالب علم، و کاپی از و نظمی سر بر میزد، اما مداومت

۵۰ انتقاب دکن

نئی کرد، این بیت از دست ہے

بہر زلفت شانہ می جستی زمین گفتم پچشم
رفتم از مژگان خود ترتیب کردم شانہ را

شقایق

ولد مولانا محمد خالد از (؟) طبیب است کہ در این علم از مشائخ و زکا

و در طبابت خود معلوم ہے

از ان پر ہتہ ربی ہتہ چون بود

این مطلع از دست، اما بشر نو در آمدہ ہے

خوب روی چو تو در خیل بتی آدم نیست

عالم حسنی و چون حسن تو در عالم نیست

استاد سپید احمد قجکی

در حسن و جمال و سازندگی از بی نظیر ان زمان بودہ چنانچہ مولانا عبدالرحمن

جامی این مطلع از برای او گفتہ مطلع

صداء آن عجم گشت و شکل آن غجکی

کہ شور مجلس عشاق شد ز پر تمکی

طبعش نیز بیا خوب بودہ است این مطلع از دست است کہ مطلع

رق ۵۰ ب، ایکہ واوی نمیر آمدن پیکانش

رفت در خاطر من باز بدل بنشانش

لہ غجک = سازی ست کہ بہندی آن - سازنگی کو بند [ساک و ہفت اندران]

رق ۵۰ ب

مولانا حالی

بر سر مزار شیخ سعد الدین تفتازانی قدس سرہ می بود، مرد درویش و پاکیزہ

روزگار بود، این مطلع از دست ہے

گرچہ ہرگز محرم بزم وصال نیستم
خوشدلم باری کہ ہرگز بی خیالی نیستم

مولانا خواجہ خیابانی

از جوانان خوش طبع شہر بہرات بود، و طالب علمی داشت، و علم معمارانیک

می داشت، گویند پدرش مروچیم گر بود، این مطلع از دست کہ مطلع

بتعریف و ہائش غنچہ را گفتار بستی با استقبال قدس سرور ارقار بستی

این بیت او بہتر از مطلع واقع شدہ ہے

بدیواری کہ بہیم صورتش زین آرزو میم

کز آب و خاک من بنیاد آن دیوار بستی

مولانا وصلی

از شعراء قدیم سمرقندست، و خوش طبعان آن ممالک در فن شعرا و را

استاد می گویند، این مطلع از دست کہ ہے

کاسہ دار مجلس زندان بی سامان شدم

کشتی میدہ کہ در گرداب سرگردان شدم

این مطلع نیز از دست ہے

ورجس از بہانہ ز مستی گریتم
تا کس ندانم کہ گرفتار کیستم

مولانا شاہ حسین [برنی]

برنی تخلص می کند، فرزند خراسانست، طبع خوب دارد، پیروز رانیک
می نوازد، این مطلع از دست مطلع

خشک سال ہجر را باور اگر می داشتتم
دق ۱۰۶، تخم خمر و لبرن در سینه کی می کاشتتم

(دق ۱۰۶)

مولانا قیماق

از سمرقند است از مردم کہین سال، این مطلع از دست ہے
آن بلبلم کہ خسار بود ہمدم کلیم
کردم شکایتی چه کنم بی تسلیم

مولانا پیچودی

از عاشق پیشگان ماوراء النہر است، این مطلع از دست کہ ہے
ہزارگونہ جفا از تو بردست مرا
بنزد دل بجفای تو مایل است مرا

مولانا افسری

کاتب مناسبت بلکہ مناسبت عجب اللہ جان است، مری منواعت است، اما

سہ پیوز (کذا)

تغذیب تمام دارد، نظم ترکی و فارسی نیک می گوید، این مطلع از دست ۵
 ای شوخ میل خنجر بیداد کرده
 معلوم می شود که مراد یاد کرده

مولانا نادری

از بخارا است، و بشعر نو در آمده، اما طبعش خالی از لطافتی نیست، این
 مطلع از دست که ۵

آن تازنین که شد سرا خاک راه ازو
 با ما هنوز بر سر تاز است آه ازو

مولانا ویسی

از سمرقند است او نیز بشعر نو در آمده، این مطلع از دست ۵
 نمی توان بتو ظاہر غم زبسان کردن
 عجب غمیت که ظاہر نمی توان کردن

مولانا عبداللہ

از ولایت قزوین است، قرب چهل سالست که ساکن شهر ہرات است، در
 وزارت مولانا مسعود شروانی تحصیل کرده و در حکمت نیز دخل می کند. اگر چه بشعر
 استعمال می نماید اما طبع شعر دارد، این مطلع از دست ۵
 یسکه از دیدہ مردم و ہمت ناپیدا ستا (دق) تا نگونی سخنی بیچ ندانند کجاست

حلہ ویسی رکنی

مرزا یوسف

چلگزی، از آونی زاوگان شہر ہرات است، اما پارہ لوتدی از حد اعتدال
دور افتادہ، این مطلع ازوست سے

از سر کوی تو باورد و الم می رفتیم
در دمندانہ بصر اعدم می رفتیم

مولانا احمد سراج

در ولایت سبزوار مردی بود بحرفہ سراجی مشغول و طبعش در شعر نیک بود،
اما ہمیشہ لغزی گفت، این لغز شمع ازوست سے

آن چیت کہ در انجمنش جایاشد خورشید عذار و سرو بالا باشد
جانش نبود ولی میروہر روز این طرفہ کہ بنشستہ و برپا باشد

مولانا طریقی (۶)

از ولایت تون است، بیشتر قسیدہ می گوید و لایالی و بی تمیز واقع شدہ
و این مطلع ازوست سے

جہان اگرچہ با سباب بی شمار خوشست
زہرچہ بہت بعالم وصال یار خوشست

مولانا عشرتی

ولد حسینی طنپور چیت و مولدش از غریبہ مشہد مقدسہ اور نظم ترکی ہیست

لہ ماشد (کذا)، لہ کذا، ظریفی ہم می توان بود لہ حسنی (کذا)

اما عامی است و بسیار می گوید، این بیت ترکی از دست و بسیار خوب گفته
 خلفنگ زر لفت بولسه و بیرون شاد اولما نسل
 کتم نهال عمر کالبلکا خسرانی بیش الماش

مولانا حالی

از خراسان بود، و با اکثر امیرزادگان مصاحبت داشت، طالب علمی نداشت
 (دق ۱۰۶) مرد لوند بود (۱۰۶) بسیار اختیاری می کرد و در آن بی اختیار بود این مطلع
 از دست

آنکه با خود از دل در و غم آورد منم
 درد مندی که خیر می دید از درد منم

مولانا پاپا بجان

فرزند شهر هرات است، در بیرون بازار بختیاری می چرخید قیام می نماید
 گاهی سبق نیز می خواند طبعش نیک است، عشقش تخلص می کند این مطلع از دست
 روز فراق یار که با صد ندامت است
 روز فراق نیست که روز قیامت است

کور لطیف

از شعرا و ناوراد النهر است، طبعش خالی از لطفی نیست و اطوارش ازین
 بیت او معلوم می شود

سبوی باده بسری بریم و خوش عیشی است
 اگر مدام توان این چنین بسر بردن

له ز اول دکنه
 به ندامت دکنه

مولانا لطفی

از تاشکت بود و حسن تمام داشت و جوانی دیگر تاشق بود و موی بسرگوش داشت
این مطلع در ان محل گفته ہے

ساخت بی لیلی و شمی ژولیدہ موگردون مرا
یکسر مو فرق نتوان کرد تا مجنون مرا

چبتری (۹)

کیفیت احوال معلوم نشد، اما لطافت طبعش معلوم است ہے
بیکدم فراقش چنان ساخت مارا
کہ آن یار دیرینہ شناخت مارا

شیخ زادہ

نبیرہ مولانا حسن شاہ مشہورست، در ملاقاتش فہمی شود کہ گوہر آن دریا
معانیت، چرا کہ خوش طبع و ندیم پیشہ و مقلدست، ایبانش (رق، اب، نیر در
رنگ اشعار جہش واقع می شود، این مطلع از دستا کہ ہے
سجدہ کردن پیش روی دوست بہ از بندگیست
رخ تہا دن بر زمین از غایہ شرمست گمیت
این مطلع از دختر مولانا حسن شاہ است و او تعریفی تخلصی کرده ہے
اگرچہ مہر بتقدیر لایزال براید باہ من نرسد گر سزا دل

۱۰ گداشت رکنا ۱۱ چبتری (۹)

در میان این جماعت نیز خوش طبعان که اشعار نیک دارند بسیارند، از جمله

آفاق جلایر

مهری زمان است بلکه در شعر بهتر از دست، چرا که از و بیتی دو پیش نموده،
یکی این که نظم

حل ہر نکتہ کہ بر پیر خرد مشکل بود آرمودیم بیکجہرے می حاصل بود
دیگری اینکه از برای مسعود ترخان گفته و این چنین بود کہ مسعود ترخان
بعنایت صاحب جمال بود و مهری با او نظر محبت داشته، گویند روزی با ہم در
برج قلعه یوہ اند و خواجہ حکیم کہ شوہر مهری بودہ، از پایان برج می گذشتہ مهری
این بیت در بدیہہ گفتہ نظم

کردم بر اوج برج مہ خویشتن طلوع

ہاں اے حکیم طالع مسعود من نگر!

بدیہہ او بعنایت روان بودہ، چون سخن لطایف او در میان آمد نقلے دیگر ازو
استماع افتادہ کہ خالی از خوبی نیست، می گویند کہ او مصاحب مہد عالیہ گوہر شاد بیگم
بودہ، روزی بیکدیگر نشستہ بودند کہ از دور خواجہ حکیم مذکور پیداشدہ، بیگم او را
تزو یک خود طلبیدہ و از ضعف (ق ۱۱۰۸) پیری چندانکہ سرعت می کردہ از آنجا کہ
توجیہ خاطر بیگم بودہ دیر نمی نمودہ، مهری را مناسب حال بدیہہ تکلف نمودہ، چون

(ق ۱۱۰۸)

سہ مراد ازین "جماعت" طبقہ نسوان است [آفاق دکدا] برائے آفاق ساک خزینہ گنج الہی (سپرنگد

ص ۷۱): خواجہ محمد علی جلایر المتخلص بہ "نثاری" دختر امیر علی جلایر و منکوح در ویش علی برآمد علی شیر بود

[ساک جواہر العجاہب فخری رسپرنگد ص ۱۱] [ساک آتشکدہ آذر: اختر تابان: جواہر العجاہب فخری رسپرنگد

و خلاصتہ الا اشعار تقی کاشی رسپرنگد ص ۴۵] [سہ گذشتہ دکدا]

حکیم نزدیک رسیدہ تہری خواندہ سے

مرا با تو سرپاری نمادست دل ہر و وفاداری نمادست

ترا از ضعف پیری قوت و زور چنانکہ پای برداری نمادست

اما افاق بیگہ ابیات نیک بسیار دارد، این مطلع از وست کہ سے

عل شد از غم ہمہ شکل کہ مراد دل بود جز غم عشق کہ حل کردن آن مشکل بود

این مطلع او مشہورست سے

آہ ازان زلفی کہ دارد رشتہ جان تاب ازو

وامی زان لعلی کہ مردم می خورم خون تاب ازو

و این مطلع ہم از وست مطلع

من اگر توبہ ز می کردہ ام ای سرو سہی

تو خود این توبہ نکردی کہ مرا می ندہی

این بیت مشہور ہم از وست سے

غربت چہ سخن چہ داستانت ہر جا کہ خوشی وطن بہانست

مہستی را نیز ہمچنانکہ تعریف می کنند نبودہ است، و امیر دولتشاہ اسقرانی در تذکرہ

الشعراء خود می آورد کہ او در ملازمتہ سلطان سنجری بودہ و ہمیشہ سلطان نظر مصروف

جمال او داشتہ، تا آنکہ شبی از مجلس بیرون آمدہ و قضا را برف باریدہ بود، چون باز

گشت سلطان استفسار ہوا کردہ، او در بدیہہ این رباعی گفتہ سے

رق بہ شاہ فلکت اسب عبات زین کرد وز جملہ خسروان ترا تسبیب کرد

تا در حرکت سمت زین نعلت بر تہد پای زمین سیمین کرد

لہ مذہبی رکذا سے یعنی اسقرانی سے تذکرہ دولت شاہ ص ۶۵: برای ہر سخن نیز گاہ

اختر تابان ص ۴۰: آنکہ آورد بدیہہ

سلطان را بقائیت خویش آمده و رعایت بسیار کرده *

مولانا فروغی

از ولایت نیشاپورست، و از جماعت جامه بافت، این مطلع از وست که ه
 و در از رخ تو دیدن اغیار مشکلت ناپیده وصل گل ستم خار مشکلت

این بیت از خوب است

جان داده در فراق تو آسان بود مرا برون بنجاک حسرت دیدار مشکلت

مولانا غیاثی

مردی ابدال صفتت از قریة فروغی (۹) است، هیچ غزل او از صد بیت
 کم نیست و بمعنی نیز چندان مقیّد کنی شود، و در میان تمام ابیات او این بیت بمعنی
 واضح مشهور است

شیم ششزدل و دارم غمی بجزه تن که صد شتر نتواند کشد (۹) بجزه من

مولانا خاصی

در طریح شامی [نه] وارد و بالبخولیا برو غالبست، چنان که زبان از تقریر آن
 عاجز است، و این مطلع از خوب واقع شده و محل تعجب است مطلع
 ما تا شقیقیم و زنا بچنانه می رویم پیمان شکسته بر سر پیمان می رویم

مولانا وصفی

بمبیره مولانا معین و انظر است، و در اطوارش نشاء جنون ظاهری شود،
 (له نظارة دکا) (له کشفه دکا) (رکنا)

این دو مطلع از دست ۵

چو باسکت نتوانم که عرض حال کنم
بخویش گویم و خود را سکت خیال کنم

ق ۱۰۹

ق ۱۰۹، چندان چو کشتی طره ز روی چو پیش
بگذار بگریم بر وز سیه خویش

مولانا علاء الملک

ولد مولانا شرف الدین محتسب است و خود تیز در ولایت سمنوار صاحب
منصب پدرست، خط نسخ تعلیق را نیک می نویسد، و طبعش محلیه نظم آراسته
است، این دو مطلع از دست ۵

مراگر رودیل اشک بچندی ز کوی او
و لیکن چشم می دایم که با آرزوی او

اگر در عشق او دم در کشم آتش بجای آفت
و گداهی چشم ز چشم که ناگه در میان آفت

مولانا قاسم عاصم

چون فقیر و نامراد است، فرزند شهر هرات است، نظم نیز می گوید، این مطلع
از دست ۵

یا روزی که ز خیل و شمشیر می بودم
منتقل سایه عنایت در خدمت می بودم

مولانا حمیری

فرزند شهر هرات است، گاهی مدحی نیز می گوید، این مطلع از دست ۵

طالع واقع شدہ و کارش از بسیار خوردن افیون بفتنا رسیده ، این مطلع از ولایت سے
 ای کہ با مدعیان کار تو لطف و کرم است
 در حق اہل محبت چه جفا و ستم است
 این بیت از وہتر واقع شدہ است سے
 بسفال سگ کوئی تو دلم آب خورد کہ سفال سر کوی تو یہ از جام خم است

مولانا اسیری

از بلدہ مروست و ولد مولانا ستری مشہورست ، طالب علمی دارو و بیہ
 را روان می گوید این مطلع از دست سے (ق ۱۰۹ اب)
 چرا چو آہوی وحشی رمیدہ از من؟
 چه گفتہ ام؟ چه شنیدی؟ چه دیدہ از من؟

مولانا محمد علی

از اولاد بی بی سوتی بودہ ، و بی بی سوتی از خدما ، محرم سلطان حسین میرزا
 بود ، محمد علی بغایت جوان خوش طور و خوش طبع و فانی صفت بود ، ہمراہ کاروان
 بخارا عزیمت آن دیار کرد ، در راہ قطع الطریق اورا تلف کردند ، این رباعی
 در مرثیہ میرزا گفتہ سے

شام اجل تو مہ فگند از سر خویش بر کند ز دوریت رخ انور خویش
 برخاست بما تم تو شمع از سر سوز پیچید ز دود دل سیر بر سر خویش

مولانا عبد الکریم [نگاہی]

از طبقہ جامہ بافان ولایت نیشاپورست، درساو گیہا بغایت صاحب
شمال بودہ، نگاہی تخلص می کرد و حالاً در عراقست، این مطلع از وست ۵
ہر کہ از قید تعلق یک قدم بیرون نہاد
از تجرؤ پا چو عیسی بر سر گردون نہاد

میرزا علی خلیج

ملازم جناب نقابت پناہی خلافت دستگاہی خلیفۃ الخلفائی امیر فریدالدین
جعفرست، طبعش بد نیست، این مطلع از وست ۵
دین عشاق بجز دیدن جانان نبود
ہر کرامیل بدین نیست مسلمان نبود

مولانا فقیری

مرد سیاہ چرودہ است و در بازار ملک کفرہ طاقیہ دوزی قیام می نماید
ظرفاً اظہار علائقہ اومی کنند، اما او بغایت آزاد و فارغ البال است و با وجود
کہ عامی است دیوان غزل تمام کردہ (ق ۱۱۰) اشعارش بد نیست، این مطلع
از وست ۵

ساخت پابوس تو ای سرو سرافراز مرا
کہ تو با خاک برابر نہ کنی باز مرا

۵ نقابت (کذا) ۵ ملاست (کذا) یاغلائی ۵ پابوس (کذا)

مولانا جبار و بی سنگ

ترک است، و از مردم صحرائنشین است، و در نواحی قبیۃ الاسلام پنج دیوانہ و
 قمار باز و بی اعتبار است، این دو بیت از دست ہے
 صدرہ سرم بکوی تو گر خاک در شود کسی شوق پای بوس تو از سر بدد شود
 ای شمع امشب از سر بالین من مرو یکشب چه شد برای تو ام گر سحر شود

مولانا سواوی

گویند خط و سوا و تدارو، اورا از جانب روم باسیری آورده فروخته اند، این
 مطلع از دست کہ ہے

بسو ختمیم و کسی نیست در حوالی ما
 کہ پیش یار بگوید خراب حالی ما

مولانا نجمی

گویند از شیراز است و مرد لوند است، این مطلع از دست کہ مطلع ہے
 آباد از خیال تو ویرانہ دلم
 جان منی و جای تو در خانہ دلم

مولانا ثانی

فرزند شہر ہرات است، سابقاً کھنصت بسمہ کاری مشغولی می کرده، و از

سہ پای پس رکذا

تخلص نیز معلومست اما حالا بر تالی اشتغال می نماید و دیوان غزل تمام کرده و ابیاتش
از ده ہزار بیت زیادہ است ، اما بہ ازین مطلع کہ بہت خانہ اش کہ آب ویران ساختہ
گفتہ تداروہ

دام خانہ چشمم نہ آب دیدہ خزاںست خواب چون نبود خانہ کہ بر سر آبست

دق ۱۱۰ ب مولانا قوسی

(دق ۱۱۰ ب)

مولدش از شہر ہرات است ، مرد نامراد است و ہنرش از تخلص ظاہرست ،

این مطلع ازوست ہ

جانی کہ تویی نیست کسی را گذر آنجا

از من کہ تو اند کہ رساند خبر آنجا

مولانا مانی

تبریزی ، از آدمی زاوگان آن دیارست و لذیذنگی می کرد ، طبعش خوب بود ،

این بیت ازوست کہ ہ

زبت کمتر نہ آموز ازو آئین محبوبی

کہ پیشش سجدہ آرند و تلویذ یک سخن باکس

حبیب معرف

بسیار جوان بفہم است ، و در اوائل سال معرف جامع امیر علی شیر بود و حالا

معرف مسجد جامع شہرست ، طبعش نیک و آوازش خوب و پیشش مرغوب و نمود

نیم شیدہ است ، در اوائل سال معرف جامع امیر علی شیر بود و حالا معرف جامع امیر علی شیر بود و حالا معرف جامع امیر علی شیر بود

وہم فخر است و مقبول طبع پادشاہ و گداست این رباعی از دوست کہ در آمدن نواب
نامدار گویا است دریا چیتہ

صد شکر کہ کردی و بآیا دانی
عالم ز کماں عدل و رمش خانی
نمائیت کہ بہت ثانی حضرت ثانی
اما خانی کہ نیست او را ثانی
بہن مطلع او خوب واقع شدہ سہ

آری ز کماں عدل تو از کماں آب چیتہ
چندین ستارہ سوختہ بر آفتاب چیتہ

رقیۃ العزیز (بقیۃ) حضرت محمدی نوادیز این بحر و قافیہ را فرمودہ اند نظر

ای ترک شوخ این ہمہ ناز و عتاب چیتہ
بادل شکستگان ستم بی حساب چیتہ؟

مولانا ابو المعالی [سامعی]

از ولایت خواند است و در پیشی بر او غالبست و در جوار مزار مقرب باری
تو را چہ غیر اللہ شمار می می باشد کجا بی بشر و معما توجہ می نماید و سامعی تخلص می کند
لایق کجا با ستم آید و زبانتا سہ بہشت

دین سخن گہ ساختی ای آسمان خورشید را
باری بگویم تر کن جیب مہ امیب را

مولانا بابلی (ب)

شربت شہر مراست است و نفاختی کما سہ و طبع می کند و گاہی نغمہ فی ہم ازو

سر میرزا ابین باغی از دوست است

سہ آمدن دکن سہ نغمہ دکن

دور از تو بدرد و محنت و غم بودم باسینہ پیش و چشم پر غم بودم
بانی ہمہ شب بہ تالہ ہمدم بودم بی یاد تو اللہ و می کم بودم

مولانا عبد الصمد

از سمرقند است، اگرچہ پدرش مردوشش و مریدخواجہ عبداللہ بود و از مرید
بود و بی قید است، این دو بیت از دست کہ رسید
کشتہ عشقم، کلی از خاک من بیرون شد بر من تمام برکہ بودی اورسہ بچہ زین مشور
از جفای گردش گردون شکایت گزفتم ہمدم آہستہ و آہ ہمہ با سید گز و آہ

مولانا شاہ محمد

ملازم بابر بادشاہ بود، منصب کتاب داری داشتند و در این ممالک
ہر آنقدر تیز کہ، مشہور بود، این مطلع از دست کہ رسید
مہر چند شعلہ زد و شب غم برق آہ ما
روشن نگشت پیش تو روز سیاہ ما

درویش حیدر توتمانی

قلندر شیوہ است، و در نقش و عمل و توانندگی قابل تہنیت است

ست ۵

چہ ردم کہ جب کہ تویم در و دیوانہ
من و کویں کہ بود لذت دیدار آہستہ

سازگشت دکھا

شاہ محمود قویچی

در شعر ترکی و فارسی خوبست ، اول سپاہی بود ، حالا بنا مرادی مشغولست ،
این مطلع از دست ہے

بقصد خون من برخواست با هر کس که بنشستم
بجان من بلای راست شد در هر که دل بستم

مولانا درویش

در ولایت سرخس مردی بود عامی و تمدانی می کرد ، اما طبعش نیک بود ، این مطلع
از دست ہے

گفتم بدیده و دل نقش ابروان ترا
به بین بچشم که چون می گفتم کسان ترا

مولانا نور اللہ

از نظریاء متعین خراسانست ، این مطلع از دست کہ ہے
جان را فدای لاله عذاری ناختیم
ای روی ماسیاه کہ کاری ناختیم

مولانا لوانی

از آدمی زادگان شہر ہرات است ، و در قریہ سیان می باشد ، طالب
علمی نیز کردہ ، اما خالی از ابدالی نیست ، این مطلع دق ۱۱۲ ، از دست کہ ہے (دق ۱۱۲)

دل بزنجیر سر زلف نگاری مایل است
باید این دیوانہ را زنجیر ورنہ مشکل است

مولانا ماسری

از قندھار، مرد فقیرست و نامراد، این مطلع از دست ۵
زلفین تو در گردن جان کرده رسنہا
ایشان دو بلای سیہ و من تن تنہا

مولانا پناہی

از خوش طبعان متعین شہرہرات است، جوانی خوبت، اما مردم می گویند کہ
دستار خود را بسیار کلان می بندد، این مطلع از دست ۵
شدم دیوانہ و عالم برای من غمی دارد
مرا غم نیست چون دیوانگی ہم عالمی دارد

مولانا امیر جان

برادر مشاعر البیہ است، طبع نیک دارد و اکثر قصیدہ می گوید، اما قصایدش
ہمہ متاقب است و مدح، اما شعر را چنان می خواند کہ گویں بخت می کتد، این مطلع
از دست ۵

وصل بگذشت و مرا بجز ہی پیش آمد
وہ چہ گویم کہ چہ روز سیہی پیش آمد

۵ گزشت دکدا،

مولانا ضعیفی

از نیشاپور بود، طالب علمی و امانت، در اوائل زند و لاابالی بود اما در آخر
یا در بدای لنگ پیاوید و پنج رفت و در ولایت مذکور فوت شد، این مطلع از دوست است

پنوسه بحلقه زلف نشان در آوردم
شیری بچشم دیوانگی بر آوردم

ملک معزالدین

نویسنده است و مولدش از ولایت خوانسار است در ۱۱۲۲ ب جوان نیک است

این مطلع از دوست است که

گر مرا در عشق غمخواری نیباشند گو میباش
بچشمین غم بردن یاری نیباشند گو میباش

مولانا باقی

در سر سفره بلخی مستکبری بود و می گویند من سیدیم، اما چون تمام داشت

این مطلع از دوست است که

ندرد و دارم چون بلان از فرشت آن آفتاب
تیرم از گریه چنان بگم چون بر روی آب

مولانا قرانی

از ولایت بلخ بود و کمر آید است و مرد فقیر است و کشتن دوزخی می کند

این مطلع از دوست است که کشتن دکان

این مطلع از دست که شد

شب قدر است و زلفی پاره و دل گم کرده زانجا
نمی بینم پیش روشنی بزم برقی آه آنجا
من و کوشش حدیثی و از آن حضرت که چنین
مرامت کند و بیارم تا نوازی خواهر خواه آنجا

مولانا ابن الدین علی

بشم بدوچ از زبان میرزا یوسف غازی و نوشته و اشعار آنی در این
توانستند بچینی و و غیر می خوانند این مطلع از دست ه کاتب
قامت سرو که میرزا سید شویب نوشته
کرده دعوی بقصد پیر و نگون سار شده

مولانا شرفی

از آن کس که در کتب شهر مرآت است اما آنرا او نوشته و در کتب
غریب دارد و این سوانح آنرا نوشته است
شرفی که کتابی از آن کس که در کتب
نشانم بر آن کس که در کتب آن کس که در کتب

میرزا سید شویب

از خوش طبعان مشهور مرآت است که در کتب آن کس که در کتب

این کس که در کتب آن کس که در کتب آن کس که در کتب
این کس که در کتب آن کس که در کتب آن کس که در کتب
این کس که در کتب آن کس که در کتب آن کس که در کتب

و ہر چہ می گوید نیز دوران رنگ است، این قطعہ او مشہورست سے

گفت با من لبری گرویل خواہی ز رہ پیار

عاشقان کی وصل ربانی زرتنا کردہ اند

گفتش من عاشق پاکم ندارم سیم و زہر

این چنینم تالو او عشق بر پاک کردہ اند

گفت میرم فکر ز کین زانکہ عشق پاک را

کیدیان مفلس مفلوک پیدا کردہ اند

و این رباعی ہم از دست سے

ہر سیمی کہ قدر عتہ دارد

مانند الف میان جان جا دارد

بالای بتان بلاء جانست مرا

جان باد فدای آنکہ بالا دارد

مولانا محرمی

میر شکار، از مردم ترک است و از تیولداران مرد نامراد است، این بیت

از دست سے

جانا گرم بہ بندگیست شاد می کنی

مانند بندہ نیست کہ آزاد می کنی

مولانا قاسم غمزه

از جملہ ظرفاء بخارا است، و مرد لوتد و بی قید و عاشق پیشہ است، این

مطلع از دست کہ سے

شکست بر سر من محتسب سبوی مرا

ولم شکستہ شد و ریخت آب روی مرا

رقبہ عاشق (۲۹۶) او ہم مشہور و معروف است

۲۹۸ سے تیولداران، تیول یعنی جاگیر و مرد نامراد

قسم ششم

ذکر لطایف وزراء عالیہ بقدر

از انجملہ

خواجہ میرک

در ایام حکومت مملکت پناہی زینل خان وزیر یک قلم خراسان بود، این فقیر

دولت ملازمت او دریافت، چندان بزرگی و ہمت و اخلاق حمیدہ از و مشاہدہ افتاد کہ

مزیدی بران (ق ۱۱۳ ب) متصور نباشد طبع لطیف دارد اگرچہ بنظم مدراومت نمی کند، (ق ۱۱۳ ب)

اما اگر گاہی اتفاق افتد التفات ہم می کند، این مطلع ہم ازوست ہے

می گز نشاء خوبی نمی داند سرپا کجا داند غم عشق سراندازان شیدا را

این مطلع نیز ازوست کہ مطلع

در سر ہوس سرو خرامان تو دارم در سینه غم غنچہ نندان تو دارم

این مقطع ازوست کہ ہے

چون میرک اگر شیفتہ عالم عجبے نیست

ز آنرو کہ نہ زلف پریشان تو دارم

مولانا حسن علی

وزیر نادر بیگ بود، مردی خالی از نامرادی نبود، از لطایف ازوست ہے

ہر کسی جو بید ہلال و خاطر مابدر جست
زاتکہ شکل او بشکل یار می ماند درست

میرزا قاسم

ولد خواجه میرکی، میر دیوان سلطان بدیع الزمان میرزا است، در ترکی و فارسی
و معما و انشا و املا و خطوط رشید خراسانست، این مطلع از دست ہے
بازم خیال ابروی او چون ہلال کرد
گشتم چنان ضعیفست کہ نتوان خیال کرد

خواجه حسن قندھاری

مدتها وزیر صاحب اختیار شجاع بیگ بود، طبع خوب دارد، و ادراک بلند و
ہمت عالی او ہم در ملازمت امیر مذکور فرمان یافت، این مطلع از دست کہ ہے
ندارم تاب وصل و طاقت ہجران کشیدن ہم
بلائی جان شدہ نادیدن و روی تو دیدن ہم

خواجه وجیہ

ولد خواجه ملک احمد است (رق ۱۱۴)، و از جانب والدہ بخواجه وجیہ سمنانی
کہ وزیر شاہ رخ بودہ نسبت اولادی دارد، چنانکہ القاب اورا در نشان و پروانجات
سلاطین نتیجہ الوزر می نویسند، طبع خوب دارد، نسخہ نوشتہ است موسوم بہ
'مطالع الانوار' و بسیار نیک واقع شدہ، این مطلع از دست ہے
بصد حسرت بر آوردم دل از چاہ زخمدنش ولی افتاد آخر در سر زلف پریشانش

سہ پریشانش دکذا،

مولانا خواجہ کلان

از ولایت اندجان است، ملازم مخصوص و پروانچی بابر میرزا است، بغایت
خوش طبع و عاشق پیشہ است، نظم ترکی و فارسی نیک می گوید، این مطلع از دست ۵
تدارم تا ب دیدن پیش آن بدخو رقیبان را
ازان با صبح وصل او گزیدم شام ہجران را
این مطلع ترکی ہم از دست ۵

ہر کہیم کاکہ کونکلو تک یتلا سا مہرو وفا قیل
کونکلو تک یتلا کان جور و جفا یاری منکافیل

مولانا مسعود

وقایع نویس سلطان حسین میرزا بود و مسعود قصاب نیز می گویند، مرد فاضل
است و در باب پیدا شدن خطوط نسخہ خوب نوشته است، این مطلع از دست ۵

مانند تون کشیدہ ابروی چون ہلاشش
طغراء حسن گشته بر سمنہ جمالشش

قسم ہفتم

ذکر امراء نامدار

از انجملہ

میرزا مقیم کجیسرو

از امراء نیک سلطان حسین میرزا بود، طبع لطیف داشت و ہمیشہ شعراء زمان
در مجلس حاضر بودند و او را بصحبت رق ۱۱۲ اب، آن طایفہ میل تمام بود، چنانچہ ہرچہ
داشت، صرف این جماعت می کرد، این مطلع از دست ۵

شراب خوردن، زایم شراب ساخت مرا
شراب بود ہم و آخر شراب ساخت مرا

امیر قاسم ولدی

ہم از امراء نامدار میرزا سلطان حسین بود، طبع لطیف داشت و ہمیشہ
باشعراء زمان صحبت می داشت و دلیر و گستاخ بود، این مطلع از دست ۵

تاج سلطانی کہ ہر ترکش سری را افسرت
ترک او خورشید کہ در سر ترک او ترک سرت

۵ از دست رکذا،

مغول عبدالوہاب

از امیر زادگان محفوظہ سمقند بود و شیبک خان اورا تربیت کرد و منصب
شغاولی ارزانی داشت، جوان بی تکلف و خوش طبع بود، در جنگ مرو کشته شد،
این مطلع از دست کہ ہے

از ان قلاش در میخانہ می خواہم درون آیم
کہ خود را رہن می گردانم و بخود برون آیم

امیر ستم علی

ولد میر قاسم ترکی گوی بود، از امیر زادگان خراسان بصلاحیت او کم بود، این
مطلع ترکی از دست ہے

جان پرورد بسعدہ قندیم اول جفاکار ایدارہ
شکر کیم باشہنی قویدم عاقبت یار ایدارہ

این مطلع فارسی نیز از دست ہے

ہر گہ ز ناز رو بچین خندہ می کنی
گلماء باغ را ہمہ شرمندہ می کنی

دق ۱۱۵، شاہ ولد بیگ [قائل]

جوان مولی و از امیر زادگان اسبیل ممالک عراقت، و در ملازمت جناب
حکمرک [پیش] سلطان مرتبہ و کالت دادہ و بغایت فوش طور و بی تکلف جوانی
مستقام و با وجود کثرت جہاد و اذعان حکم کہ موجب تکرہ و انانیت است چندان کشتہ نمی

و نامرادی دارد که شرح نتوان کرد، و گاهی نظمی نیز میگوید و قابلِ تحسین می‌کند،
این مطلع از دست که ۵

همیشه تاوک دلدوز آن کمان ابرو مصابیت دلم را نشسته در پهلوی

چون زهره ندارم که کف پای تو بوسم اُفتم بره و خاک قدمها، تو بوسم

امیر محمد یوسف

ولد یوسف احمد میرانخور بود، جوان خوش شکل و خوش طبع و خوش خلق بود،
در ملازمت محمد زمان میرزا بود، درین اوقات او را قضا رسید، این رباعی از و
ست ۵

ای سرو روان بایل اغیار میباش
چون نیست مرا بغیر تو یار دیگر
بامین بسر کینه و آزار میباش
ای دوست تو هم بغیر من یار میباش

امیر مقصود غلامی

از تربیت کرده های ابن حسین میرزا بود، طبع نیک داشت، این مطلع از دست
مه است روی تو یا آفتاب ازین دو کدرا مست؟
ثبست زلف تو یا مشک تاب ازین دو کدرا مست؟

یار محمد زخمه

هم ملازم ابن حسین میرزا بوده، تقرب تمام داشت، این رباعی از دست که ۵

۵ یا غلام

تازہ توجہ اشدم دلم غمگین است (فق ۱۵) چون شمع مرا ز گریہ و سوز آئین است
می سوزم و نمی گدازم و نمی میرم آن کز توجہ اش شود سزایش این است

سلطان محمد نخبی

ملازم سلطان بدیع الزمان میرزا بود، بسیار طبع خوب داشت، این رباعی
ترکی از دست ۵

اول آنی کورک ماه ششمه مایع مایع ہم ساهمه سمنیفه مایع مایع
پوزه آه که بولدیم لومایع ماملع و ولیتہ نثار اولش لومایع ماملع

دوست حسن

خرمیتہ دارخان شیبانی بود، او تقرب تمام داشت، و توان گفت که در محفوظه
سمرقند بلطافت اطوار او جوانی نبوده، از تعریف بہار شنومی گفته، این بیت از اسجا
ست ۵

پیدمشک از حرارت بدش بازگون کرده پوستین بہ تنش

شاکہ

برادر مشنار الیہ بود، مہر دارخان مذکور بود، صورت و سیرت خوب داشت، این مثنوی

از دست ۵
شاد ہرگز نکند چرخ ستمکار مرا
کہ ہمان لحظہ نسازد بغمی زار مرا

مولانا شہودی

نبیرد امیر یازیر الیہ است کہ امیرالمراد الخ بیگ میرزا بوده است، از خوش

طبعان مشہور سمرقندست ، بقدر طالب علمی کردہ ، این مطلع ازوست ۵
مطرب ترانہ شب غم سازی کند غمہاء رفتہ را مگر آواز می کند

الغ بیگ

ولد امیر محمد صالح است کہ ذکر لطایف او ازین پیش کردہ شد ، جوانیت در غایت

دق ۱۱۶ ب) انسانیت و طاییت و بصفاء ظاہر و باطن آراستہ ، در تمنج این مطلع پدرش کہ ۵

دق ۱۱۶ ب)

روز ہجران بر سر کوشش رسیدن مشکلت جلوہ گاہ یار را بی یار دیدن مشکلت

این مطلع ازوست کہ ۵

یار را ہم صحبت اغیار دیدن مشکلت
وہ چہ دیدن کین حکایت راشتین مشکلت

امیر سلطان ولی

ولد امیر لغیمورہ نبیرہ امیر ولی بیگ است و عظمت امیر ولی بیگ اظہر من الشمس

است ، بحسن صورت و لطف سیرت آراستہ است ، گاہی بتنظم نیز توجہ می نماید ، ولی

نام جد خود تخلص می کند ، این رباعی ازوست ۵

افسوس کہ آن عارض گلغام نماند وان دانہ خال و زلف چون ام نماند

دل در سرف تو سر انجامی داشت این سلسلہ رفت و آن سر انجام نماند

۵ حکایت (کذا) ۵ لغیمور (کذا) ،

قسم ہشتم

در ذکر لطایف سلاطین کامگار کہ گاہی خاطر انورشان جانب نظم میل نموده

از انجمن

سلطان محمود میرزا

ولد سلطان ابوسعید میرزا بود و اورا در ماوراء النہر "محمود غازی" می گفته اند، بجهت آنکہ ہموارہ بکفار کتور محاربه و قتال می نمود، و چہرہ ظفر از آئینہ مصما فتح ارتسامش نمودار می بودہ، اکثر بلاد ماوراء النہر و بدخشانات در تحت لواء فلک فرسای و چتر سپہر آسایش آسودہ و مرفہ الاحوال می بودہ، و ہمیشہ را می فضیلت (ق ۱۱۶) آرایش متوجہ حال ارباب فضل و مایل اعانت اصحاب استحقاق و استنبہال می گشتہ و شعراء سحر گستر و فنلاء ہنر پرور لایزال مجلس فردوس مثال را از نتایج فکر

۱۵ [ساک حبیب السیر - ج ۳ - ص ۱۹۳ : تذکرہ دولت شاہ - ص ۵۲۳ ، ۵۲۴]

۱۶ [۵۳۲ ، ۵۳۶ : لین پول - محمدن ٹائیسٹیز - ص ۲۶۸] - سلطان محمود میرزا در سنہ ۱۱۶۰

یا ۱۱۹۹ بعالم عقبی خرامید - نیزہ ساک یا برنامہ ترجمہ انگلیسی - ص ۴۵ تا ۵۱ و غیرہ :

۱۷ [تاریخ رشیدی (ترجمہ انگلیسی) ص ۹۳ ، ۱۰۳ ، ۱۱۶ ، ۱۱۸] - سلطان محمود دیوان ہم دارو ۱۱۶۰

۱۸ [تاریخ رشیدی - ص ۹۳ ، ۱۰۳ ، ۱۱۶ ، ۱۱۸] - ساک یا برنامہ [

سبحانہ جہاں زبان گوہر مار خویش مزین می داشتند، و او نیز از صنعت شعر که میزان
طبیع ہمز پرور است اشتغال تمام می فرمودہ و در فصاحت و بلاغت الفاظ و وقت معانی
جالس مجلس کمال بودہ، این مطلع از دست ۵

گفتد گر دون کہ خستی نقشہ و خستی زرست
پیش چشم اہل پیش تودہ خاک ترست

سلطان محمود میرزا

فرزند ارجمند سلطان محمود میرزا بیوہ، از جانب مادر از سادات ترمذ بودہ
و بعد از فوت پدر سعادت اثر جمیع ممالک محروسہ کہ در قبضہ پدرش انتظام داشت
بید اقتدار او انتقال یافت و طبع سخن طراز و فکر سحر پر وازش کہ نقاد جوہر معانی
و صرف لالی الفاظ است، در صنایع شعر میل تمام داشت چنانچہ صیرفی طبع
لطیفش دیوان ترکی و دیوان فارسی ترتیب کرده بود و در ترکی تخلص "پادشاهی"
بود و از [پد] فارسی غازی، این مطلع ترکی از دست ۵

فراقینک دین اولار حالت نہ بہرم زعفرانی در

نظر حالیمہ قبل کم باغ عوم نینک خزانی در

ق ۱۱۴ این رباعی را بعد از آنکہ امیر خسرو شاہ (ق ۱۱۱) بیشتر بچشم آوردہ و گفتہ دیاعیہ

س نوری کہ عیار دیدہ روشن بود چشم بد ایام ز چشم بر بود

فریاد کہ فریاد بچاک رسید افسوس کہ افسوس نمی دار و سود

۵ (کذا) ۵ [ساک با بر نامہ ترجمہ انگلیسی - ص ۴۶، ۴۸، ۵۲، ۵۴، ۶۰، ۶۲، ۶۴، ۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۷۶، ۷۸، ۸۰، ۸۲، ۸۴، ۸۶، ۸۸، ۹۰، ۹۲، ۹۴، ۹۶، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۴، ۱۷۶، ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۸۲، ۱۸۴، ۱۸۶، ۱۸۸، ۱۹۰، ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۶، ۱۹۸، ۲۰۰، ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۴، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۴، ۲۲۶، ۲۲۸، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۵۰، ۲۵۲، ۲۵۴، ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۴، ۲۶۶، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۲، ۲۷۴، ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۸۰، ۲۸۲، ۲۸۴، ۲۸۶، ۲۸۸، ۲۹۰، ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۶، ۲۹۸، ۳۰۰، ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۰۶، ۳۰۸، ۳۱۰، ۳۱۲، ۳۱۴، ۳۱۶، ۳۱۸، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۴، ۳۲۶، ۳۲۸، ۳۳۰، ۳۳۲، ۳۳۴، ۳۳۶، ۳۳۸، ۳۴۰، ۳۴۲، ۳۴۴، ۳۴۶، ۳۴۸، ۳۵۰، ۳۵۲، ۳۵۴، ۳۵۶، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۲، ۳۶۴، ۳۶۶، ۳۶۸، ۳۷۰، ۳۷۲، ۳۷۴، ۳۷۶، ۳۷۸، ۳۸۰، ۳۸۲، ۳۸۴، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۹۰، ۳۹۲، ۳۹۴، ۳۹۶، ۳۹۸، ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۴، ۴۰۶، ۴۰۸، ۴۱۰، ۴۱۲، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۱۸، ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۲۴، ۴۲۶، ۴۲۸، ۴۳۰، ۴۳۲، ۴۳۴، ۴۳۶، ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۴۴، ۴۴۶، ۴۴۸، ۴۵۰، ۴۵۲، ۴۵۴، ۴۵۶، ۴۵۸، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۶۴، ۴۶۶، ۴۶۸، ۴۷۰، ۴۷۲، ۴۷۴، ۴۷۶، ۴۷۸، ۴۸۰، ۴۸۲، ۴۸۴، ۴۸۶، ۴۸۸، ۴۹۰، ۴۹۲، ۴۹۴، ۴۹۶، ۴۹۸، ۵۰۰، ۵۰۲، ۵۰۴، ۵۰۶، ۵۰۸، ۵۱۰، ۵۱۲، ۵۱۴، ۵۱۶، ۵۱۸، ۵۲۰، ۵۲۲، ۵۲۴، ۵۲۶، ۵۲۸، ۵۳۰، ۵۳۲، ۵۳۴، ۵۳۶، ۵۳۸، ۵۴۰، ۵۴۲، ۵۴۴، ۵۴۶، ۵۴۸، ۵۵۰، ۵۵۲، ۵۵۴، ۵۵۶، ۵۵۸، ۵۶۰، ۵۶۲، ۵۶۴، ۵۶۶، ۵۶۸، ۵۷۰، ۵۷۲، ۵۷۴، ۵۷۶، ۵۷۸، ۵۸۰، ۵۸۲، ۵۸۴، ۵۸۶، ۵۸۸، ۵۹۰، ۵۹۲، ۵۹۴، ۵۹۶، ۵۹۸، ۶۰۰، ۶۰۲، ۶۰۴، ۶۰۶، ۶۰۸، ۶۱۰، ۶۱۲، ۶۱۴، ۶۱۶، ۶۱۸، ۶۲۰، ۶۲۲، ۶۲۴، ۶۲۶، ۶۲۸، ۶۳۰، ۶۳۲، ۶۳۴، ۶۳۶، ۶۳۸، ۶۴۰، ۶۴۲، ۶۴۴، ۶۴۶، ۶۴۸، ۶۵۰، ۶۵۲، ۶۵۴، ۶۵۶، ۶۵۸، ۶۶۰، ۶۶۲، ۶۶۴، ۶۶۶، ۶۶۸، ۶۷۰، ۶۷۲، ۶۷۴، ۶۷۶، ۶۷۸، ۶۸۰، ۶۸۲، ۶۸۴، ۶۸۶، ۶۸۸، ۶۹۰، ۶۹۲، ۶۹۴، ۶۹۶، ۶۹۸، ۷۰۰، ۷۰۲، ۷۰۴، ۷۰۶، ۷۰۸، ۷۱۰، ۷۱۲، ۷۱۴، ۷۱۶، ۷۱۸، ۷۲۰، ۷۲۲، ۷۲۴، ۷۲۶، ۷۲۸، ۷۳۰، ۷۳۲، ۷۳۴، ۷۳۶، ۷۳۸، ۷۴۰، ۷۴۲، ۷۴۴، ۷۴۶، ۷۴۸، ۷۵۰، ۷۵۲، ۷۵۴، ۷۵۶، ۷۵۸، ۷۶۰، ۷۶۲، ۷۶۴، ۷۶۶، ۷۶۸، ۷۷۰، ۷۷۲، ۷۷۴، ۷۷۶، ۷۷۸، ۷۸۰، ۷۸۲، ۷۸۴، ۷۸۶، ۷۸۸، ۷۹۰، ۷۹۲، ۷۹۴، ۷۹۶، ۷۹۸، ۸۰۰، ۸۰۲، ۸۰۴، ۸۰۶، ۸۰۸، ۸۱۰، ۸۱۲، ۸۱۴، ۸۱۶، ۸۱۸، ۸۲۰، ۸۲۲، ۸۲۴، ۸۲۶، ۸۲۸، ۸۳۰، ۸۳۲، ۸۳۴، ۸۳۶، ۸۳۸، ۸۴۰، ۸۴۲، ۸۴۴، ۸۴۶، ۸۴۸، ۸۵۰، ۸۵۲، ۸۵۴، ۸۵۶، ۸۵۸، ۸۶۰، ۸۶۲، ۸۶۴، ۸۶۶، ۸۶۸، ۸۷۰، ۸۷۲، ۸۷۴، ۸۷۶، ۸۷۸، ۸۸۰، ۸۸۲، ۸۸۴، ۸۸۶، ۸۸۸، ۸۹۰، ۸۹۲، ۸۹۴، ۸۹۶، ۸۹۸، ۹۰۰، ۹۰۲، ۹۰۴، ۹۰۶، ۹۰۸، ۹۱۰، ۹۱۲، ۹۱۴، ۹۱۶، ۹۱۸، ۹۲۰، ۹۲۲، ۹۲۴، ۹۲۶، ۹۲۸، ۹۳۰، ۹۳۲، ۹۳۴، ۹۳۶، ۹۳۸، ۹۴۰، ۹۴۲، ۹۴۴، ۹۴۶، ۹۴۸، ۹۵۰، ۹۵۲، ۹۵۴، ۹۵۶، ۹۵۸، ۹۶۰، ۹۶۲، ۹۶۴، ۹۶۶، ۹۶۸، ۹۷۰، ۹۷۲، ۹۷۴، ۹۷۶، ۹۷۸، ۹۸۰، ۹۸۲، ۹۸۴، ۹۸۶، ۹۸۸، ۹۹۰، ۹۹۲، ۹۹۴، ۹۹۶، ۹۹۸، ۱۰۰۰، ۱۰۰۲، ۱۰۰۴، ۱۰۰۶، ۱۰۰۸، ۱۰۱۰، ۱۰۱۲، ۱۰۱۴، ۱۰۱۶، ۱۰۱۸، ۱۰۲۰، ۱۰۲۲، ۱۰۲۴، ۱۰۲۶، ۱۰۲۸، ۱۰۳۰، ۱۰۳۲، ۱۰۳۴، ۱۰۳۶، ۱۰۳۸، ۱۰۴۰، ۱۰۴۲، ۱۰۴۴، ۱۰۴۶، ۱۰۴۸، ۱۰۵۰، ۱۰۵۲، ۱۰۵۴، ۱۰۵۶، ۱۰۵۸، ۱۰۶۰، ۱۰۶۲، ۱۰۶۴، ۱۰۶۶، ۱۰۶۸، ۱۰۷۰، ۱۰۷۲، ۱۰۷۴، ۱۰۷۶، ۱۰۷۸، ۱۰۸۰، ۱۰۸۲، ۱۰۸۴، ۱۰۸۶، ۱۰۸۸، ۱۰۹۰، ۱۰۹۲، ۱۰۹۴، ۱۰۹۶، ۱۰۹۸، ۱۱۰۰، ۱۱۰۲، ۱۱۰۴، ۱۱۰۶، ۱۱۰۸، ۱۱۱۰، ۱۱۱۲، ۱۱۱۴، ۱۱۱۶، ۱۱۱۸، ۱۱۲۰، ۱۱۲۲، ۱۱۲۴، ۱۱۲۶، ۱۱۲۸، ۱۱۳۰، ۱۱۳۲، ۱۱۳۴، ۱۱۳۶، ۱۱۳۸، ۱۱۴۰، ۱۱۴۲، ۱۱۴۴، ۱۱۴۶، ۱۱۴۸، ۱۱۵۰، ۱۱۵۲، ۱۱۵۴، ۱۱۵۶، ۱۱۵۸، ۱۱۶۰، ۱۱۶۲، ۱۱۶۴، ۱۱۶۶، ۱۱۶۸، ۱۱۷۰، ۱۱۷۲، ۱۱۷۴، ۱۱۷۶، ۱۱۷۸، ۱۱۸۰، ۱۱۸۲، ۱۱۸۴، ۱۱۸۶، ۱۱۸۸، ۱۱۹۰، ۱۱۹۲، ۱۱۹۴، ۱۱۹۶، ۱۱۹۸، ۱۲۰۰، ۱۲۰۲، ۱۲۰۴، ۱۲۰۶، ۱۲۰۸، ۱۲۱۰، ۱۲۱۲، ۱۲۱۴، ۱۲۱۶، ۱۲۱۸، ۱۲۲۰، ۱۲۲۲، ۱۲۲۴، ۱۲۲۶، ۱۲۲۸، ۱۲۳۰، ۱۲۳۲، ۱۲۳۴، ۱۲۳۶، ۱۲۳۸، ۱۲۴۰، ۱۲۴۲، ۱۲۴۴، ۱۲۴۶، ۱۲۴۸، ۱۲۵۰، ۱۲۵۲، ۱۲۵۴، ۱۲۵۶، ۱۲۵۸، ۱۲۶۰، ۱۲۶۲، ۱۲۶۴، ۱۲۶۶، ۱۲۶۸، ۱۲۷۰، ۱۲۷۲، ۱۲۷۴، ۱۲۷۶، ۱۲۷۸، ۱۲۸۰، ۱۲۸۲، ۱۲۸۴، ۱۲۸۶، ۱۲۸۸، ۱۲۹۰، ۱۲۹۲، ۱۲۹۴، ۱۲۹۶، ۱۲۹۸، ۱۳۰۰، ۱۳۰۲، ۱۳۰۴، ۱۳۰۶، ۱۳۰۸، ۱۳۱۰، ۱۳۱۲، ۱۳۱۴، ۱۳۱۶، ۱۳۱۸، ۱۳۲۰، ۱۳۲۲، ۱۳۲۴، ۱۳۲۶، ۱۳۲۸، ۱۳۳۰، ۱۳۳۲، ۱۳۳۴، ۱۳۳۶، ۱۳۳۸، ۱۳۴۰، ۱۳۴۲، ۱۳۴۴، ۱۳۴۶، ۱۳۴۸، ۱۳۵۰، ۱۳۵۲، ۱۳۵۴، ۱۳۵۶، ۱۳۵۸، ۱۳۶۰، ۱۳۶۲، ۱۳۶۴، ۱۳۶۶، ۱۳۶۸، ۱۳۷۰، ۱۳۷۲، ۱۳۷۴، ۱۳۷۶، ۱۳۷۸، ۱۳۸۰، ۱۳۸۲، ۱۳۸۴، ۱۳۸۶، ۱۳۸۸، ۱۳۹۰، ۱۳۹۲، ۱۳۹۴، ۱۳۹۶، ۱۳۹۸، ۱۴۰۰، ۱۴۰۲، ۱۴۰۴، ۱۴۰۶، ۱۴۰۸، ۱۴۱۰، ۱۴۱۲، ۱۴۱۴، ۱۴۱۶، ۱۴۱۸، ۱۴۲۰، ۱۴۲۲، ۱۴۲۴، ۱۴۲۶، ۱۴۲۸، ۱۴۳۰، ۱۴۳۲، ۱۴۳۴، ۱۴۳۶، ۱۴۳۸، ۱۴۴۰، ۱۴۴۲، ۱۴۴۴، ۱۴۴۶، ۱۴۴۸، ۱۴۵۰، ۱۴۵۲، ۱۴۵۴، ۱۴۵۶، ۱۴۵۸، ۱۴۶۰، ۱۴۶۲، ۱۴۶۴، ۱۴۶۶، ۱۴۶۸، ۱۴۷۰، ۱۴۷۲، ۱۴۷۴، ۱۴۷۶، ۱۴۷۸، ۱۴۸۰، ۱۴۸۲، ۱۴۸۴، ۱۴۸۶، ۱۴۸۸، ۱۴۹۰، ۱۴۹۲، ۱۴۹۴، ۱۴۹۶، ۱۴۹۸، ۱۵۰۰، ۱۵۰۲، ۱۵۰۴، ۱۵۰۶، ۱۵۰۸، ۱۵۱۰، ۱۵۱۲، ۱۵۱۴، ۱۵۱۶، ۱۵۱۸، ۱۵۲۰، ۱۵۲۲، ۱۵۲۴، ۱۵۲۶، ۱۵۲۸، ۱۵۳۰، ۱۵۳۲، ۱۵۳۴، ۱۵۳۶، ۱۵۳۸، ۱۵۴۰، ۱۵۴۲، ۱۵۴۴، ۱۵۴۶، ۱۵۴۸، ۱۵۵۰، ۱۵۵۲، ۱۵۵۴، ۱۵۵۶، ۱۵۵۸، ۱۵۶۰، ۱۵۶۲، ۱۵۶۴، ۱۵۶۶، ۱۵۶۸، ۱۵۷۰، ۱۵۷۲، ۱۵۷۴، ۱۵۷۶، ۱۵۷۸، ۱۵۸۰، ۱۵۸۲، ۱۵۸۴، ۱۵۸۶، ۱۵۸۸، ۱۵۹۰، ۱۵۹۲، ۱۵۹۴، ۱۵۹۶، ۱۵۹۸، ۱۶۰۰، ۱۶۰۲، ۱۶۰۴، ۱۶۰۶، ۱۶۰۸، ۱۶۱۰، ۱۶۱۲، ۱۶۱۴، ۱۶۱۶، ۱۶۱۸، ۱۶۲۰، ۱۶۲۲، ۱۶۲۴، ۱۶۲۶، ۱۶۲۸، ۱۶۳۰، ۱۶۳۲، ۱۶۳۴، ۱۶۳۶، ۱۶۳۸، ۱۶۴۰، ۱۶۴۲، ۱۶۴۴، ۱۶۴۶، ۱۶۴۸، ۱۶۵۰، ۱۶۵۲، ۱۶۵۴، ۱۶۵۶، ۱۶۵۸، ۱۶۶۰، ۱۶۶۲، ۱۶۶۴، ۱۶۶۶، ۱۶۶۸، ۱۶۷۰، ۱۶۷۲، ۱۶۷۴، ۱۶۷۶، ۱۶۷۸، ۱۶۸۰، ۱۶۸۲، ۱۶۸۴، ۱۶۸۶، ۱۶۸۸، ۱۶۹۰، ۱۶۹۲، ۱۶۹۴، ۱۶۹۶، ۱۶۹۸، ۱۷۰۰، ۱۷۰۲، ۱۷۰۴، ۱۷۰۶، ۱۷۰۸، ۱۷۱۰، ۱۷۱۲، ۱۷۱۴، ۱۷۱۶، ۱۷۱۸، ۱۷۲۰، ۱۷۲۲، ۱۷۲۴، ۱۷۲۶، ۱۷۲۸، ۱۷۳۰، ۱۷۳۲، ۱۷۳۴، ۱۷۳۶، ۱۷۳۸، ۱۷۴۰، ۱۷۴۲، ۱۷۴۴، ۱۷۴۶، ۱۷۴۸، ۱۷۵۰، ۱۷۵۲، ۱۷۵۴، ۱۷۵۶، ۱۷۵۸، ۱۷۶۰، ۱۷۶۲، ۱۷۶۴، ۱۷۶۶، ۱۷۶۸، ۱۷۷۰، ۱۷۷۲، ۱۷۷۴، ۱۷۷۶، ۱۷۷۸، ۱۷۸۰، ۱۷۸۲، ۱۷۸۴، ۱۷۸۶، ۱۷۸۸، ۱۷۹۰، ۱۷۹۲، ۱۷۹۴، ۱۷۹۶، ۱۷۹۸، ۱۸۰۰، ۱۸۰۲، ۱۸۰۴، ۱۸۰۶، ۱۸۰۸، ۱۸۱۰، ۱۸۱۲، ۱۸۱۴، ۱۸۱۶، ۱۸۱۸، ۱۸۲۰، ۱۸۲۲، ۱۸۲۴، ۱۸۲۶، ۱۸۲۸، ۱۸۳۰، ۱۸۳۲، ۱۸۳۴، ۱۸۳۶، ۱۸۳۸، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲، ۱۸۴۴، ۱۸۴۶، ۱۸۴۸، ۱۸۵۰، ۱۸۵۲، ۱۸۵۴، ۱۸۵۶، ۱۸۵۸، ۱۸۶۰، ۱۸۶۲، ۱۸۶۴، ۱۸۶۶، ۱۸۶۸، ۱۸۷۰، ۱۸۷۲، ۱۸۷۴، ۱۸۷۶، ۱۸۷۸، ۱۸۸۰، ۱۸۸۲، ۱۸۸۴، ۱۸۸۶، ۱۸۸۸، ۱۸۹۰، ۱۸۹۲، ۱۸۹۴، ۱۸۹۶، ۱۸۹۸، ۱۹۰۰، ۱۹۰۲، ۱۹۰۴، ۱۹۰۶، ۱۹۰۸، ۱۹۱۰، ۱۹۱۲، ۱۹۱۴، ۱۹۱۶، ۱۹۱۸، ۱۹۲۰، ۱۹۲۲، ۱۹۲۴، ۱۹۲۶، ۱۹۲۸، ۱۹۳۰، ۱۹۳۲، ۱۹۳۴، ۱۹۳۶، ۱۹۳۸، ۱۹۴۰، ۱۹۴۲، ۱۹۴۴، ۱۹۴۶، ۱۹۴۸، ۱۹۵۰، ۱۹۵۲، ۱۹۵۴، ۱۹۵۶، ۱۹۵۸، ۱۹۶۰، ۱۹۶۲، ۱۹۶۴، ۱۹۶۶، ۱۹۶۸، ۱۹۷۰، ۱۹۷۲، ۱۹۷۴، ۱۹۷۶، ۱۹۷۸، ۱۹۸۰، ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶، ۱۹۸۸، ۱۹۹۰، ۱۹۹۲، ۱۹۹۴، ۱۹۹۶، ۱۹۹۸، ۲۰۰۰، ۲۰۰۲، ۲۰۰۴، ۲۰۰۶، ۲۰۰۸، ۲۰۱۰، ۲۰۱۲، ۲۰۱۴، ۲۰۱۶، ۲۰۱۸، ۲۰۲۰، ۲۰۲۲، ۲۰۲۴، ۲۰۲۶، ۲۰۲۸، ۲۰۳۰، ۲۰۳۲، ۲۰۳۴، ۲۰۳۶، ۲۰۳۸، ۲۰۴۰، ۲۰۴۲، ۲۰۴۴، ۲۰۴۶، ۲۰۴۸، ۲۰۵۰، ۲۰۵۲، ۲۰۵۴، ۲۰۵۶، ۲۰۵۸، ۲۰۶۰، ۲۰۶۲، ۲۰۶۴، ۲۰۶۶، ۲۰۶۸، ۲۰۷۰، ۲۰۷۲، ۲۰۷۴، ۲۰۷۶، ۲۰۷۸، ۲۰۸۰، ۲۰۸۲، ۲۰۸۴، ۲۰۸۶، ۲۰۸۸، ۲۰۹۰، ۲۰۹۲، ۲۰۹۴، ۲۰۹۶، ۲۰۹۸، ۲۱۰۰، ۲۱۰۲، ۲۱۰۴، ۲۱۰۶، ۲۱۰۸، ۲۱۱۰، ۲۱۱۲، ۲۱۱۴، ۲۱۱۶، ۲۱۱۸، ۲۱۲۰، ۲۱۲۲، ۲۱۲۴، ۲۱۲۶، ۲۱۲۸، ۲۱۳۰، ۲۱۳۲، ۲۱۳۴، ۲۱۳۶، ۲۱۳۸، ۲۱۴۰، ۲۱۴۲، ۲۱۴۴، ۲۱۴۶، ۲۱۴۸، ۲۱۵۰، ۲۱۵۲، ۲۱۵۴، ۲۱۵۶، ۲۱۵۸، ۲۱۶۰، ۲۱۶۲، ۲۱۶۴، ۲۱۶۶، ۲۱۶۸، ۲۱۷۰، ۲۱۷۲، ۲۱۷۴، ۲۱۷۶، ۲۱۷۸، ۲۱۸۰، ۲۱۸۲، ۲۱۸۴، ۲۱۸۶، ۲۱۸۸، ۲۱۹۰، ۲۱۹۲، ۲۱۹۴، ۲۱۹۶، ۲۱۹۸، ۲۲۰۰، ۲۲۰۲، ۲۲۰۴، ۲۲۰۶، ۲۲۰۸، ۲۲۱۰، ۲۲۱۲، ۲۲۱۴، ۲۲۱۶، ۲۲۱۸، ۲۲۲۰، ۲۲۲۲، ۲۲۲۴، ۲۲۲۶، ۲۲۲۸، ۲۲۳۰، ۲۲۳۲، ۲۲۳۴، ۲۲۳۶، ۲۲۳۸، ۲۲۴۰، ۲۲۴۲، ۲۲۴۴، ۲۲۴۶، ۲۲۴۸، ۲۲۵۰، ۲۲۵۲، ۲۲۵۴، ۲۲۵۶، ۲۲۵۸، ۲۲۶۰، ۲۲۶۲، ۲۲۶۴، ۲۲۶۶، ۲۲۶۸، ۲۲۷۰، ۲۲۷۲، ۲۲۷۴، ۲۲۷۶، ۲۲۷۸، ۲۲۸۰، ۲۲۸۲، ۲۲۸۴، ۲۲۸۶، ۲۲۸۸، ۲۲۹۰، ۲۲۹۲، ۲۲۹۴، ۲۲۹۶، ۲۲۹۸، ۲۳۰۰، ۲۳۰۲، ۲۳۰۴، ۲۳۰۶، ۲۳۰۸، ۲۳۱۰، ۲۳۱۲، ۲۳۱۴، ۲۳۱۶، ۲۳۱۸، ۲۳۲۰، ۲۳۲۲، ۲۳۲۴، ۲۳۲۶، ۲۳۲۸، ۲۳۳۰، ۲۳۳۲، ۲۳۳۴، ۲۳۳۶، ۲۳۳۸، ۲۳۴۰، ۲۳۴۲، ۲۳۴۴، ۲۳۴۶، ۲۳۴۸، ۲۳۵۰، ۲۳۵۲، ۲۳۵۴، ۲۳۵۶، ۲۳۵۸، ۲۳۶۰، ۲۳۶۲، ۲۳۶۴، ۲۳۶۶، ۲۳۶۸، ۲۳۷۰، ۲۳۷۲، ۲۳۷۴، ۲۳۷۶، ۲۳۷۸، ۲۳۸۰، ۲۳۸۲، ۲۳۸۴، ۲۳۸۶، ۲۳۸۸، ۲۳۹۰، ۲۳۹۲، ۲۳۹۴، ۲۳۹۶، ۲۳۹۸، ۲۴۰۰، ۲۴۰۲، ۲۴۰۴، ۲۴۰۶، ۲۴۰۸، ۲۴۱۰، ۲۴۱۲، ۲۴۱۴، ۲۴۱۶، ۲۴۱۸، ۲۴۲۰، ۲۴۲۲، ۲۴۲۴، ۲۴۲۶، ۲۴۲۸، ۲۴۳۰، ۲۴۳۲، ۲۴۳۴، ۲۴۳۶، ۲۴۳۸، ۲۴۴۰، ۲۴۴۲، ۲۴۴۴، ۲۴۴۶، ۲۴۴۸، ۲۴۵۰، ۲۴۵۲، ۲۴۵۴، ۲۴۵۶، ۲۴۵۸، ۲۴۶۰، ۲۴۶۲، ۲۴۶۴، ۲۴۶۶، ۲۴۶۸، ۲۴۷۰، ۲۴۷۲، ۲۴۷۴، ۲۴۷۶، ۲۴۷۸، ۲۴۸۰، ۲۴۸۲، ۲۴۸۴، ۲۴۸۶، ۲۴۸۸، ۲۴۹۰، ۲۴۹۲، ۲۴۹۴، ۲۴۹۶، ۲۴۹۸، ۲۵۰۰، ۲۵۰۲، ۲۵۰۴، ۲۵۰۶، ۲۵۰۸، ۲۵۱۰، ۲۵۱۲، ۲۵۱۴، ۲۵۱۶، ۲۵۱۸، ۲۵۲۰، ۲۵۲۲، ۲۵۲۴، ۲۵۲۶، ۲۵۲۸، ۲۵۳۰، ۲۵۳۲، ۲۵۳۴، ۲۵۳۶، ۲۵۳۸، ۲۵۴۰، ۲۵۴۲، ۲۵۴۴، ۲۵۴۶، ۲۵۴۸، ۲۵۵۰، ۲۵۵۲، ۲۵۵۴، ۲۵۵۶، ۲۵۵۸، ۲۵۶۰، ۲۵۶۲، ۲۵

بایں غمرزا [عادلی]

نیز پیر افسر دولت سلطان محمود میرزا ابودو [بنا] لطافت حسن و جمال و کثرت
فضل و کمال آراستہ و سیرت فصیلت آرایش بہتر پرور بود، خط نسخ تعلیق را
بغايت خوب می نوشت، بکرات و مرآت مولانا سلطان علی روح اللہ روضہ تعریف
می کرد و دیوان غزل دارو، و عادلی تخلص می کرد، این مطلع از دوست کہ سے
کاش در عشق ہی دیوانہ باشدی ترک عالم کرده در ویرانہ باشدی
این معما باسم ہو و از دوست سے

رفیقان حال من در عشق بد شد
زد دل یکبارگی ہوش و خرد شد

ظہیر الدین محمد بابر پادشاہ

خلد ملکہ، فرزند ارجمند میرزا عمر شیخ است، پادشاہیت از ولوری و
بہادری یگانہ دوران، با کثرت فنون و فضایل و کمالات آراستہ، بلکہ نامورہ اہل

۱۱۰ تا ۱۱۲ وغیرہ - تذکرہ دولت شاہ - س ۳۵۰ وابعہ: تذکرہ

خوشنویسان: حبیب السیر، تذکرہ اش و حواشی سابق ہم گذشت - توفی فی ۸۲۳ھ

کہ تذکرہ بابر شاہ و رسائر کتب تاریخ مذکور است، بنا برین بر حوالہ چند کتب اکتفا کردہ می شود -

۱) حبیب السیر، بقیعہ ذکر سلطان حسین بیکرا: بابر نامہ ترجمہ انگلیسی - اندکس مشتمل بر

ذکر خط باری: و دیوان شعرو دیگر کتب منسوب بہ بابر، اشعار ترکی و فارسی - غیرہ مطالب

مجموعہ: حکیم مہاویں نامہ: سفینہ خوشگوار و خطی، ج ۲ - ق ۵، تذکرہ خوشنویسان ۱۱۵

تذکرہ بابر و

زمان است خصوصاً در موسیقی کہ بی بدل واقع شدہ، و شعر ترکی و فارسی را خوب در زبہ
 است، قوت طبعش از نظم ترکی اور ازین مطلع معلوم ذق، اب ہے توان کر دہ

تکلف پر سنجہ صورت نہ بوسہ ازین اربوق سن
 سنی جان ویر لارای لا ابالی تکلف جامدن اربوق سین
 این مطلع نیز بسیار نازک واقع شدہ است ہ

غیر تاشی زجی آن درومینی اظہار اینما ویم
 اسبخناکی پہناں غم تاش دین نمود اندت ما ویم

این دو مطلع فارسی نیز از دست ہ

ہلاک می کندم فرقت تو دانستم وگر نہ رفتن ازین شہری توانستم

خراباتی ورنند و می پرستیم بعالم ہرچہ می گویند ہستیم

عبداللہ خان

ولد محمود سلطان و برادر زاوہ خان شیبانی است، پادشاہ درویش صفت و فانی
 مشرب و زاہد و پرہیزگار است، و اکثر اوقات بطاعت و عبادت قیام می نماید و بصحبت

(بقیہ حاشیہ) ۳۵ این اشعار بابر بادشاہ، برای لطافت و شیرینی شہرت تمام دارند :-

آمد بہار و دشدہ را کہ یار نیست پروای لالہ زار و ہوای بہار نیست

مد روزگار فتنہ سی دیدہ ام ولی چشم تو فتنہ ایدت کہ در روزگار نیست

اشعار فارسی او در بابز مہ بکثرت مذکور است ۳۵ بادشاہ ہیت رکنا،

۳۵ ملکہ رکنا حاشیہ ۳۱۵ عبید اللہ سلطان در ۹۴۶ھ در گشت [سماک بابر نامہ (ترجمہ انگلیسی)]

ص ۶۳۶ وغیرہ: تاریخ رشیدی (ترجمہ ص ۲۸۳) مصنف تاریخ رشیدی اورا

اہلی و موالی و شعرا توجہ تمام دارد چنانکہ ہمہ وقت این جماعت در مجلس او حاضرند و طبعش در نظم ترکی و فارسی خوب است، این مطلع ترکی او بغایت استخوانہ واقع

شده ۵

سر مرآتیک دوستلار جانی ولد ار ایلدا

آیت آیت بیفلا یکتیر نہار انہار ایلدا

و این مطلع فارسی او نیز بسیار رنگین واقع شدہ نظم

آن سرو قد بجامہ گلگون قیامت ست

آتش بجان من زودہ این چه قامت ست

رق ۱۱۸

محمد مؤمن ہرزا

فرزند سعادتمند سلطان بدیع الزمان میرزا بود و در حسن و جمال در میان اولاد امجا و خاقان مغفور سلطان حسین میرزا کہ بخوبی و لطافت مشاہیر زمان بودند، کس مشا و نبود، اما از جور چرخ کج رفتار و مکر مخالفان گذارہ بحیف بسیار کشتہ شد، و پیش اہلی خراسان مقررست کہ اثر شامت این ظلم بود کہ برسلاطین این ممالک رسید، طبعش بغایت خوب بود، این مطلع از دست کہ ۵

ترتب بسوخت طیباتن بلاکش من

برو برو کہ نسوزی تو ہم بر آتش من

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱۱) بہ ذکر جمیل یاد می کند، گویند او نسخ تعلیق نیکابی نوشت، در ایام حکومت او بجمارا مجمع علماء و فاضلہ گشت، چنانکہ بہات در ایام سلطنت بین برتقرامرزا مروستدین و پاکباز بود و بخط خود، دو نسخہ قرآن نوشتند بہ حرین سحرانین دستاورد

ہمایوں میرزا

ولد سعادت افسر بابر بادشاہ است، گویند بسیار افعال حمیدہ و اطوار پسندیدہ دارد، و صفات ستودہ ظاہر و باہر، و طبعش نیز بزبور نظم مرثیہ است و این بیت را از برای مقیم نام شخصی گفته است

مقیم شد غم تو در ولم چه چسارہ کنم
عجب غمیت کرد دل ز سنگ خارہ کنم

۱۰ نصیر الدین ہمایوں بادشاہ متوفی ۱۰۱۳ھ [ماک بابر نامہ ترجمہ انگلیسی، گلبدن بیگم ہمایوں نامہ، واقعات جوہر، تاریخ رشیدی، سفینہ خوشگو دخی، ج ۲ - ق ۳۵ - و سائر کتب تاریخ کہ در فارسی و انگلیسی و اردو موجود است] در سفینہ خوشگو این دو رباعی از مذکور است :-

یارب کہ رضای دل درویشان وہ / این ریش دل شکستہ را در مان وہ
حدیث کہ گویم این مدہ یا این وہ / چیزی کہ رضای تو در آستان وہ

یارب بکمال لطف خاصم گردان / عارف بکفایت خواصم گردان
از عقل جفاکار دل انگار شدم / دیوانہ خود خوان و غلامم گردان

قسم نهم

ورد کر جمیل خدام عالی مقام لازم الاقترام، میرزا مدار، خورشید اقتدار، جمشید قدر،
عالم گیر، گوکب ارجمندی کہ ہمیں دولت شاہنشاہ کامیاب عبرت آفتاب عالمیاب گشتہ
و حجاب نشو و نما و سلاطین روزگار گرویدہ نظر

ز انجا کہ قدر اوست نماید خرد بزیو (ذوق) خورشید ذرہ تمساید بچشم آن
ہم مفتخر بطیبت پاک تو آب و خاک ہم منفعول ز دست و دیش ماند و بحر و کان
و سر و بلندی کہ سرش بتر بیت و پرورش باران سحاب و الطاف ظل الہی از کنگرہ
ایوان کیوان و گذشتہ بسر حد لامکان رسیدہ

پہر اوج سعادت کہ در اصابت لہی بلا در روی زمین را باوست زینت وزین
جهان فضل و ہنرمعدن سخا و کرم ملاذ و بلجا اہل کمال شاہ حسین

ہر چند خامہ و وزبان را در بیان اوصاف ملازمان آن جناب حد گستاخی نبود، اما چون
ہمیشہ گوشہ خاطر انور و توجہ شیر فضیلت گستر آن عالی رای ملک آرای جانب جماعتی
کہ ذکر لطائف ایشان گذشتہ است، مست این کلمہ چند لازم نمود و حضرت امیر علی شیر
کہ مصنف ترکی این مختصر است ختم بنام پادشاہ مرحوم سلطان حسین میرزا کردہ اینجا
نیز اسم معنی ہوا المسک ما کرتہ یمنوش ناماسب دیو بنا بران این نامہ تالیف کردہ
جو اسم معانی پر داختم شد با تم گرامی آن خدمت کہ بتناہر نشان دادند با و انی است

لہ دکان "بنایہ" نیز مناسب است کہ میرزا شاہ حسین اعظمی تالیف کردہ

لہ دکان "بنایہ" نیز مناسب است کہ میرزا شاہ حسین اعظمی تالیف کردہ

لہ گذشتہ دکان

مذیل گردید، و باعث این جرأت این دو مطلع را که از نتایج طبع گوهرزاد آن جناب بود، یافتند

رق ۱۱۹ (۱) سوختم از غم و محبت نظری بابا...
وہ کزین درد بمردیم و دو اپیدانیست

بیدلان ہجرتا مولس جان ساخته اند وصل چون نیت پتیر بہمان ساخته اند
و بدین رباعی کہ بدعای دوام دولت روز افزوں آن حضرت خلد نطقہ [ہست] ختم میکنند

ای آنکہ جہان خوش بقای تو بود تا دور سپہرست بقای تو بود

ہر جا کہ حدیثی بزبانی گذرد ختم سخن آن بہ کہ دعای تو بود

خطاب ببلذ زمان حضرت آصف صفائی اسلام ملاذی مخدومی مدظلہ سے

ایا بر سپہر سعادت چو مہر ز قدرت کی پایہ آمد سپہر

سپہر بزینت بود کارخ جاہ نگر مہر را قبیۃ بارگاہ

بدوران بسی دیدم ای نامدار امیر و وزیر و مشہ و شہر پاد

محیط خرد را توئی در تاب سپہر کرم را توئی آفتاب

ز بہر تو این پیکر انگاشتم ز روی سخن پرده برداشتم

چنان باز کردم سر درج راز کہ گردد جہانی ازین چشم باز

نگردم تماش بشنام کسی کہ باشد پشیمانیم زو بسی

وزان پس بر آیم بر اطراف دہر یگویم چو فردوسی از روی قہر

رق ۱۱۹ (۱) درختی کہ تلخ است وی را سرتشت گرش در نشانی بسباغ بہشت

ور از جوی خلدش بہنگام آب بہ بیخ انگبین ریزی و شیر تاب

سراخام گیتی بکار آورد ہمان میوہ تلخ بار آورد

طہ گوہر راز گند

تظہر کن بعبد اللہ ہاتھی
 دین زنگ ازین خوبتر گفته است
 "اگر بیضہ زراغ ظلمت سرشت
 بہنگام آن بیضہ پرورنش
 وہی آبش از کوزہ سلسبیل
 شود عاقبت بچہ زراغ زراغ
 دین معنی از لطف ایزد تعالی
 نشاید چو آن شاہدان گرچہ وید
 اگر از گل شورہ بد سرشت
 نخستش بصد گونہ رای و صواب
 و بدخشت و گل جبرئیل امین
 (رق ۱۲۰) پی زینت آن ز نقش و نگار
 منائی دران غایت اہتمام
 همان شورہ آخر کند کار خویش
 بسی رنج بردم درین مختصر
 سر اکنون ازین نکر پر کردہ ام
 اگر نہ چہ لایق بہ بزم مہی است
 بظاہر اگرچہ فرومایہ ام
 بتقریف و توصیف خلقم مبین

مسلم بنظم جلی و سخن
 بگوشت رسانم کہ در سقنہ است
 نہی زیر طاؤس باغ بہشت
 ز انجیر جنت وہی ارز نش
 دران بیضہ دم در دم جبرئیل
 کشد رنج بہبودہ طاؤس باغ
 مرا ہم نگاری نمودہ جمال
 چنان نیز نبود کہ نتوان شنید
 بنای بسازی بس باغ بہشت
 ہم گر براری بمشک و گلاب
 بلندش کنی مثل چرخ برین
 بسازی بہر گوشہ حد اصل کار
 کنی با ہزار اہتمامش تمام
 تو شرمندہ گردی ز کردار خویش
 چہ لیل و نہار و چہ شام و سحر
 ہمین است چیزی کہ آوردہ ام
 ولی نزد من بہ زورست تہی است
 بہت چو گردون بود پایہ ام
 بس بن و نہ کہتہ و لقم مبین

رق ۱۲۰

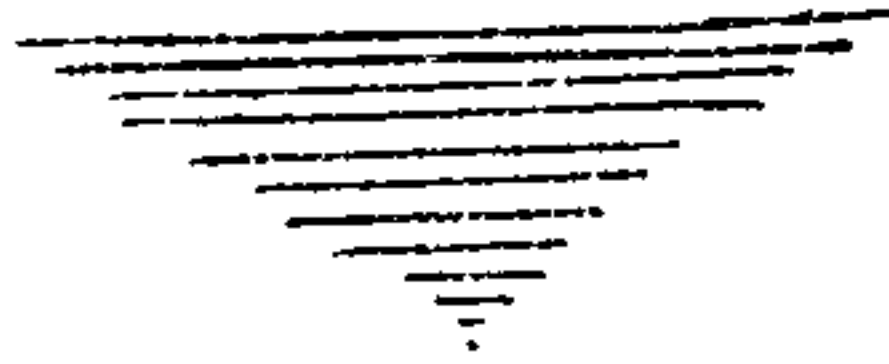
۱۰ از زرش دکدا

غلام تو ام ای جهان کرم توجیه پرستشناسی و من جبرم
 غرض زین همه ای عزیز کسی بود تمام نیکیت که ماند بسی
 امیدم چنانست از که و کار که تا باشد این خاکدان مدار

نگردد تنی از تو عالم و می
 که جانی و جان همه عالمی



تمام شد بقضیه تعالی



اصل نسخه کتاب در رمضان ۱۹۶۵ هجری بکتابت رسید به

فہرست

فہرست مضامین

۳	ذکر لطائف منادیمی کردہ است کہ در آخر	دیباچہ
۶	زمان ایشان بودہ، اما بہ ملازمت ایشان	دیباچہ از فخری
	مشرف نہ شدہ	مجلس اول
۱۲	ذکر لطائف جمعی کردہ کہ بعضی را در کبر	
	سن بہ ملازمت رسید و بعضیتا بعضی در	مجلس دوم
	ایام جوانی مشرف گردید، و در تاریخ	
	سہ ست و تعیین و ثمانمایہ (۴۸۹۲)	
	کہ ابتداء این نسخہ بیع نمود آن خریزان	
	رخت ہستی از دامگاہ فنا بہ آرام گاہ بقا	
۲۹	کشیدہ بودند	
	ذکر لطائف منادیمی کردہ است کہ بعضی را	مجلس سوم
	بہ ملازمت می رسیدہ، و بعضی قدیم بعضی	
۳۱	مشرف دیگر دیدہ	

- مجلس چهارم
ذکر فضیلتی کرده است که بشعر مشهور و
مبایهی نبوده اند و از ایشان در لباس نظم
- ۱۵۲ لطایف ظاہر شده
- مجلس پنجم
ذکر لطایف امیرزا و کان خراسان کرده است
که ایشان را سلامت طبع و استقامت ذہن
باعث نظم می شده اما مداومت نمی کردند
- ۱۸۰ ذکر لطایف قصداً و غیراً غیر ممالک خراسان
کرده است - که در زمان او هر کدام در نحو
حال خود گفتار شیرین داشته اند و صاحب
دیوان بوده اند
- ۱۸۹ ذکر لطایف سلاطین کامکار اولاد سعادت
یار سلطنت شعرا ایشان کرده که در بعضی
محل خوب خوانده و بعضی نیز بنظم التفات
نموده اند
- ۲۰۴ ذکر لطایف حضرت خاقانی متفوق مرحوم
ابوالغازی سلطان حسین میرزا
- ۲۱۵ مشتمل بر نه قسم :-
- ۲۱۶ قسم اول در ذکر لطایف حضرت میرزا
- ۲۱۸ قسم دوم ذکر لطایف سادات کرام که گاهی
بنظم التفات می فرموده اند
- ۲۲۳ قسم سوم ذکر لطایف علما که گاهی بنظم التفات نمایند
- ۲۲۹

قسم چہارم

ذکر لطائف فضلًا واجب الاحترام کہ طبع لطیف

۲۳۹

ایشان میں بجانب نظم دارو

۲۴۶

ذکر لطائف ارباب ہنر و سایر عوام

۲۹۹

ذکر لطائف وزراء عالی مقدار

۳۰۲

ذکر لطائف امراء نامدار

۳۰۷

ذکر لطائف سلاطین کامکار

حاکمہ کتابہ ذکر لطائف جناب دولت

۳۱۳

پنہای و سعادت و سنگاہی میرزا شاہ حسین

قسم پنجم

قسم ششم

قسم ہفتم

قسم ہشتم

قسم نہم

۲) الاسماء والاعلام

۲۴۸	ابھی	۱۵۲	ابوسعید پہاوان	۱
۱۱۶	ابوطاہر	۲۳۸	ابوالقاسم خواجہ	ابابکر میرزا
۱۷۶	ابوطاہر مہینہ	۱۹۰	ابوالبرک	ابواسحاق خواجہ
۶۸	ابن اعقل	۱۶۵	ابوالفضل شیخ	ابراہیم قانونی میر
۱۷۶	ابوالمنہ خواجہ	۲۲۵	ابوالقاسم	ابراہیم سلطان جنید
۶۵	ابونصر جادو الدین پارسا	۲۴۲	ابوالحسن مولانا حاجی	ابراہیم امیر
۲۴۸	ابہری مولانا زاوہ	۱۶-۱۷	ابوالقاسم خوارزمی خواجہ	ابوسعید پورانی
۸۸	اتانی رازاوردہ سہیل آقا	۵۲	ابوالعباس فقہیہ	ابوسعید مہینہ
۱۴۰	احداتہ خاں امیر	۲۱۳	ابوالغواریت مرزا	ابوسعید سلطان

۲۸	انوری	۲۸۸	اسیری	۲۸۱	احمد سراج
۱۱۲	انوری	۲۲۲	اصغر مرزا	۱۹ و ۲۰	احمد شاہ بہمنی
۸۰	انیسی	۹۹	اصفی	۱۵	آمد میک
۲۱	اوح دستوفی خواجہ	۱۲۰	اصلی		احمد بن محمد الزمخیمی
۵۹	ایازی	۲۸۲	آفاق بلدیہ		عاحب الدعوة (از اجداد)
۲۲۲	ایوب	۱۲۳	آفتی	۱۸ و ۱۹	آذری
۲۰۱	ابن شیرازی	۲۶۹	افسری		اختیار قاضی اختیار الدین
۱۳۶	ابن ترشیزی	۲۲۶	افضل امیر	۱۶۱	حسن
۱۱۱	آہی دوزگسی	۱۹۸	افضل خواجہ	۱۹۸	ادہبی ابراہیم شاہ
		۴۶	آق ملک رشابی	۴۹	ارغوان
		۲۳۳	آگہی	۱۸ و ۱۹	آزری
۲۹	بابا حسین	۳۰	الغ بیگ مرزا	۱۲۰	اسد اللہ خاں میر
۳۰۹	بابر بادشاہ ظہیر الدین	۳۰۹	الغ بیگ	۱۶۶	اسد اللہ سید
۲۰۸	بابر مرزا	۲۹	امامی قاضی محمد	۲۷	اسراری
۲۸۲	باباجان عشرتی	۲۴۵	امان اللہ	۲۰۶	اسکندر شیرازی سلطان
۱۳۹	باطنی	۲۳۱	امیدی	۲۷	اسلام غزالی
۲۹۶	باقی	۲۹۵	امیرجان	۲۶۳	اسمی
۲۸ و ۲۰۶	باینغر میرزا	۲۳۶	امیر سزوار	۸	اسمعیل صفوی دین حید
۲۱۱	بایقر میرزا	۱۲۹	امینی	۵۸	اسماعیل
۳۷	بدختی	۱۱۳ و ۱۱۴	انسی امیر سید حاج	۲۲	آسی علی
۱۶۲	بدختی	۲۳۲	انسی	۱۳۶	اسیری

		۲۴۱	بہاء الدین خواجہ	۷۶	بخشان شاہ لعلی
		۱۴۹	بہشتی	۲۱۲	بدیع الزمان میرزا
۲۹۰	باروبی تنگ			۸۵	بدلی
	جامی در مولانا محمد پرواز				برندق بہاء الدین بن
۲۶	عبدالرحمن جامی	۳۰۸	پادشاہی	۳۹	میرصرت شاہ بخاری
	جامی در مولانا عبدالرحمن	۲۹۵	پشاهی	۱۵۵	برہان الدین
۹۶	جامی	۲۵۵	پیامی	۲۴۹	برمی شاہ حسین
۱۲۳	جامی = ریحانی	۳۰۱	پیر احمد بن اسحق	۲۶	بساطی
۲۶۷	جزوی		پیر فرشتہ در خواجہ	۱۲۱	بقائی تنگ
۱۴۳	جعفر سید	۱۶	ابوالوفا خوارزمی	۲۵۹	بقائی
۱۵۷	جعفر محمد	۶۵	پیر معانی	۱۹۴	بقائی
۷۰	جعفر تبریزی (کاتب)	۸۶	پہلوان ابو سعید	۲۶۰	بلائی
۱۲۸	جلال الدین			۹۲	بلدلی
۲۲۹	جلال الدین درانی			۱۰۱	بنائی
۱۲۸	جمال الدین محمود	۲۹۰	تہابی	۱۳۶	بود علی
۱۷۵	جمال الدین	۷۵	ترنابی	۲۴۹	بخاروی
۱۰۶	جمشید معانی	۲۶۲	"ترسایان"		بیدی (والدہ شیخ زادہ)
۲۴۵	جمشید مخیم	۲۷	تفاحی	۱۷۲	اشماری
۱۱۲	جنتی	۲۵۱	توز پوش (۶)	۲۶۳	بیدی تنگ
۴۰	جنونی	۲۰۴	تیمور	۲۰۲	بینائی
۲۰	جونہ بادشاہ			۱۸۸	بیگ مکی

۱۴۰	حسن مشہدی	۲۹۳	۸۴	"حافظ تیزک"	۲۹۳	۸۴	پہری
	حسین ارد شیرم		۲۱۱	حافظ میر خواجہ		۲۱۱	جہان شاہ میرزا
۹۲	امیر سید	۲۳۴		حافظ سیستانی			ح
۲۹	حسین بابا	۲۵۳		حافظی خواجہ			
۱۸۲	حسین پہلوان	۲۶۸	۲۸۳	حالی		۲۸۳	چہستری
۱۸	حسین صوفی ازبک	۲۸۲	۲۶۱	حالی خراسانی		۲۶۱	چرمی
۱۶۶	حسین کیرنگی	۱۱۶		حبیب			ح
۱۵۸	حسین واعظ کاشفی	۱۹۸		حبیب			
۱۲۵	حقیقی	۲۹۱	۱۱۳	حبیب (معرف)		۱۱۳	حلاج (میر سید)
۲۱۱	حقیقی	۶۵	۱۶۲	حریمی		۱۶۲	حاجی (معرف)
۲۲۵	حکیمی سید	۲۲۸	۱۶۵	حریمی غیاث الدین محمود		۱۶۵	حاجی
۸۲	حلوانی	۱۳۲	۲۵۸	حزینی	۴	۲۵۸	حاجی آتش پُر
	حمزہ بن علی ملک الطوسی	۱۰۸	۲۵۵	حسامی		۲۵۵	حاجی محمد
	الہیہفی آذری "دربان"	۲۳۳	۸۹	حسامی		۸۹	حاجی موغندی
۱۸	الدین یا جلال الدین	۶۰	۲۲۹	حسن خضر شاہ استرآبادی		۲۲۹	حاجی محمد فوطہ فروش
۱۴۸	حمید	۱۶	۱۸۱	حسن خوارزمی مولانا		۱۸۱	حاجی محمد مولانا
۱۶۰	حمید الدین	۱۰۲		حسن شاہ ہزال			حاجی نجومی
۲۹۳	حیدر توتیانی درویش	۲۳۹		حسن علی			حافظ احمد خواجہ
۲۵۳	حیدر کلوجہ	۲۹۹	۲۵۲	حسن علی		۲۵۲	حاجی تراکش
۵۵	حیدر مجذوب میر	۱۳۳	۶۳	حسن قاضی سید		۶۳	حافظ تربتی
۲۰۶	حیدر مولانا	۳۰۰	۶۲	حسن قندھاری		۶۲	طیب

۲۹۲۷	درویش سرخی	۲۶۶	نماری	۲۵۴	جیرتی
۱۶۱	درویش صوفی	۱۵۱	نخبر		خ
۲۵۵	درویش محمد تقاش	۲۴۳	خندان سلطان محمد		
۱۰۶	درویش مشہدی	۱۸۹	خواجہ خورو	۲۸۶	خاصی
۸۰	درویش نازکی	۳۰۱	خواجہ کلان اندجانی	۸۶	خاکی
۲۵۰	دوانی مولانا سلطان علی	۱۴۶	خواجہ کلان	۲۰۰	خالدی
۲۶۲	دوست اسفزاری	۱۶۱	خواجہ کلان قاضی	۸۳	خاوری
۳۰۵	دوست حسن	۲۴۶	خواجہ کلان معجمانی	۳۶	خاوری (عسودانی)
۱۸۰	دولت شاہ امیر	۱۶۳	خواندہ میر	۱۰۶	خرمی
۱۲۲	دوست محمد		خوشمندان	۷۲	خسروی
۹۰	دیوانہ	۲۶۸	خیابانی		خضر شاہ استرابادی
۲۶۶	دیوانہ نیشاپوری	۲۵	خیالی	۷۰	خواجہ
	و	۱۹۴	خیری	۱۳۸	خنری
				۸۳	خطائی زمیر قرشی
۱۵۲	ذاتی			۱۸۴	خطی سلطان حسین
۲۶۰	ذہنی	۱۱۹	داعی	۱۱۰	خلف تبریزی
۲۶۲	ذہنی کابل	۱۴۸	داعی استرابادی	۱۴۰	خلفی
	ز	۹۴	دریش خمال	۲۲۴	خلفی امیر غیاث الدین
۳۰۳	رستم علی امیر	۱۸۲	درویش بیاب	۲۶۷	خلفی بخاری
۱۶۱	رفیع الدین حسین امیر	۱۹۶	درویش پہلوان	۲۵	خلیل سلطان
			درویش دکی	۲۷	نماری

۷۸	سعیدی		س	۱۸۵	رفیعی، علی دوست
۸۹	سکاکی	۶۱	ساغری	۲۶۹	روحی بخاری
۲۶۴ ذ	سکاکی (بابا افغانی)	۱۸۸	ساقی	۳۱	روحی پادری، مولانا
۱۱۵	سلامی	۲۷۶	ساقی - مولانا	۸۷	ریاضی
۲۱۱	سلطان احمد میرزا	۲۴۲	ساکتی	۱۳۲	ریاضی
۲۱۵	سلطان حسین میرزا	۲۶۱	سامانی میرسید بخاری	۱۲۳	ریحانی (رجحانی)
۱۶۰ ذ	سلطان علی تبریزی	۲۱ ذ	سامعی	۲۷۰	رہانی
۲۳۵	سلطان علی حافظ	۲۹۲	سامعی، ابوالمعالی		
۱۶۰ ذ	سلطان علی خراسانی	۸۰۴	سام مرزا		
۱۶۰	سلطان علی درویش	۱۹۵	سایلی	۱۴۱	زایری
۱۶۰ ذ	سلطان علی فانی	۱۱۱	سایلی	۳۷	زایری
۱۶۰ ذ	سلطان علی قزوینی	۱۱۹۷	سایلی خراسانی	۱۳۳	زلالی بروی
۳۰۵	سلطان محمد بخش	۱۸۵	سپاہی میرغفورچی	۲۳۰	زلالی
۱۶۸	سلطان محمد مولانا	۱۵۴	سرپرست، میر	۱۳۰	زمانی
۲۷۳	سلطان محمود حافظ ندائی	۲۶۴	سروی	۱۲۹	زیرکی
	سلطان علی مولانا	۳۴	سری	۲۵۴	زین الدین، شیخ
		۱۱۳		۲۵۵	
۱۶۰	مشدی کاتب	۱۵	سعد، حافظ	۲۹۷	زین الدین علی
۲۷۶	سلیمان، ترکمان	۵۳ ذ	سعد الدین تققازانی	۴۵	زین - مولانا
۴۲	سلیمان مولانا	۴۶	سعد الدین کاشغری	۱۱۵ ذ	زین وفانی
	سلیمانی، مولانا	۱۴۶	سعید	۷۳	زینبی
۲۲ ذ		سلیمان	۹۲	سعید، میرکابلی	

۲۲۶	شرفی، میر	۱۳	شاہرخ سلطان	۲۴۲	سمرقندی
۲۶۶	شقفانی	۲۵	{	۲۹۰	سوادری
۱۴۵	شکری	۲۱۳		شاہ غریب میرزا	۳۶
۱۴۲	شجاع، درویش علی	۱۸۷	شاہ قلی ایقور	۲۰۸	سودانی
۱۲۱	شمس الدین قستانی	۳۰۵	شناہک	۱۳۰	سوسنی
۶۴	شمس الدین، محمد معانی	۲۵۷	شہاہ محمد	۲۸۸	سوقی بی بی
		۲۹۳	شہاہ محمد	۲۷۷	سید احمد قچکی
۱۹۵	شمسی	۲۹۲	شہاہ محمود قورچی	۱۳۳	سیدزادہ، منشی
۱۳۹	شوخی	۲۶	شاہی، امیر	۲۰۹	سید میرزا
۱۵۰	شوریدہ بابا	۱۸۵	شیرم شغال	۲۶۰	سیف اللہ خواجه
۱۰۸	شوقی	۲۵۱	شہلی، مولانا	۵۹	سینفی
۲۶۱	شوقی، تیرگر	۱۵۰	شہری، مولانا	۶۸	سینفی، عروضی بخاری
۲۹۳	شینخ زادہ	۱۵۰	شریف، حافظ	۲۲۲	سیمی
۷۲	شینخ زادہ انصاری	۱۷۸	شرقی، مولانا	۱۸۳	سہانی، عبدالوہاب
۲۲۲	شینخ زادہ پورانی	۱۶۴	شرفہ، سید غیاث	۶۲	سہیلی (شہیم)
۲۲	شینخ سہیلی، امیر			{	الدین
۱۱۱	شینخ	۲۲	شرف، خیابانی		
۱۱۱	شینخ	۲۹	شرف الدین، قلی زیدی	۱۰۵	شامی
۲۶۳	شہاب	۲۲۳	شرفی، امیر سید		
۳۰۵	شہودی	۵۲	شرفی، امیر سید	۳۱۳	
۱۹۶	شہیدی	۳۲	شرفی (حساب، ہنسی)		

صفحہ	مصنف	صفحہ	مصنف	صفحہ	مصنف
۲۸۱	طریقہ تونی	۲۵۶	صفائی	ص	صاحب بہار الدین
۱۸۱	طقیلی، تنین علی	۱۶۶	صفی الدین مولانا	۲۲۱	صاحب
۲۴۱	طقیلی حصاری	۲۳۷	صفی، غیاث الدین محمد	۱۲۲	صاحب بلخی (مشرقی)
۲۵	طوسی	۱۲۵	صفی	۳۲	صادقی
۲۲	طوطی ترشیری		ض	۲۵۰	صافی
۶۰			ضعیفی	۱۳۵	صالح - امیر محمد
	ظ	۲۸۳	ضعیفی نیشاپوری	۱۲۸	صالحی خراسانی
		۲۹۶	ضیاء تیری	۱۸۲	صافی
۱۳۹	ظاہری	۱۰۹	ضیاء نقانی خواجہ	۱۹۵	صافی
۲۸۱	ظریفی (طرفی)		میرم	۹۰	صافین الدین اصفہانی
	ع	۱۲۹	ضیائی نیشاپوری	۲۲	خواجہ
۳۰۹	عادل، بایستقر مرزا	۱۲۱	طالب جاجرمی	۱۸۳	صبوحی، میر حیدر
۱۹۲	عارف		طالب مولانا محمد	۲۶۹	عبوری، محمد
۲۰	عارفی	۳۸	طالعی		صدر الدین رواسی
۲۸۷	عاصم	۳۹	طائفی (۹)	۵۵	العکاشی
۱۳۲	عاصمی	۱۲۹	طاہر محمد خواجہ	۱۳	صدر الدین بیتی
۱۰۳	عالم	۳۵	طاہری	۷۹	صدر کاتب
۲۶۸	عبداللہ	۱۳۶	طاہری، ہروی	۲۶۶	صدر لاجورد شوی
۵۲	عبداللہ انصاری	۲۶۶	طاہری	۲۲۸	صدیقی
۲۳۵	عبداللہ بابا	۱۳۲	طاہری، ہروی	۸۵	صفائی
		۱۳۲		۱۳۵	صفائی

۲۸۷	علاء الملک	۱۶۷	عبدالواسع	۱۸۷	عبداللہ درویش
۳۲۷	علی آسی مولانا	۷۶	عبدالوہاب اسقرانی	۱۶۷	عبداللہ دیوانہ
۱۷۰	علی بخاری	۳۰۳	عبدالوہاب مغول	۱۷۸	عبداللہ صدر خواجہ
۱۲	علی بن موسیٰ رضا	۵۲	عبدالوہاب مولانا	۲۲۱	عبداللہ فرخودی
	علی بن نصیر بارون	۲۲۳	عبدی تلندر	۲۸۰	عبداللہ قزوینی
	بن ابوالقاسم الحسنی	۳۱۰	عبد اللہ خان	۱۶۵	عبداللہ مروارید
	النیریزی [رک قائم	۲۶۵	عزیز میہر	۲۲۳	عبدالباقی
	انوارا	۲۵۱	عشرتی	۲۵۵	عبدالجلیل
۱۶۶	علی ترشیزی	۲۸۲	عشرتی (بابا جان)	۸۳	عبدالحق استرابادی
۲۳۲	علی حافظ	۷۵	عشرتی	۵۳۳	عبدالرحی مولانا
۲۱۹	علی خلیج	۱۸۵	عشرتی امیر		عبدالرزاق "سرخ"
۱۴۱	علی درویش	۲۶۹	عشرتی - ترقی	۱۷۵	"قرب"
۳-۳	علی شیز میر، توانی		عصمت اللہ خواجہ	۲۹۳	عبدالصمد
۱۰۱۷					
۵۲۲	قانی	۲۲	بخاری	۲۲۶	عبدالصمد افتخار
۲۱۸					
۲۲۳		۱۵۶	عطاء اللہ نیشاپوری	۵۶۸	عبدالصمد بدخشی
۳۷	علی شہاب	۲۸	علاء الدولہ میرزا	۱۱۸	عبداللطیف
۲۳۹	علی فیضی		علاء الدین شتقانی	۲۰۹	عبداللطیف میرزا
۲۴۸	علی قانون نواز	۳۲	امیر	۱۲۳	عبدالقادر، نقیب
	علی کابی - امیر	۹۰	علاء الدین سانمی	۱۸۷	عبدالقہار
۱۵۶	علی کرمان	۳۲۳	علاء الدین محمد	۵۸	عبدالقہار مولانا
۱۳	علیکہ، امیر	۵۳	علا شاشی	۲۳۸	عبدالٹومن

۱۹۲	فراقی	۲۵۲	غیاث الدین قالی	۲۰۳	عماد سید
۲۸۶	فروغی	۱۱۸	غیاث الدین محمد	۲۰۲	عماد لاری
۲۱۲	فریدون حسین مرزا		غیاث الدین محمد	۶۷	عماد مشہدی موسوی
۲۷۲	فرہادی	۱۷۲	طیب	۲	عیسیٰ ترخان محمد
۱۷۸	فصیح الدین خواجہ	۱۵۱	غیاثی	۱۹۶	عیسیٰ قاضی
۶۲	فصیح رومی مولانا	۲۸۶	غیاثی فروغی	۱۲۱	عیسیٰ
۲۰۲	فضل اللہ	۱۱۵	فارعی		ع
	فضل اللہ ابوالکلیلی	۱۹۳	فانی		
۵۲	خواجہ	۸۱۲	فانی		غازی سلطان مسعود
۱۳۹	فضلی	۲۷۲	فانی کور	۳۰۸	میرزا
۱۳۶	فتاحی	۲۷	فتاحی	۱۳۱	غباری
	فتاحی، خواجہ میر	۲۶۷	فتحی	۹۲	غریبی
۱۴۹	ضیا		فخر الدین بن حسین	۳۰۴	غلامی، امیر مقصود
۲۷۲	فتاحی شیرازی		کاشفی المشہر	۳۵	غیاث الدین پیر محمد
۲۸۹	نقیری	۱۶۶	مصفی	۱۰۷	غیاث الدین صفی
۱۱۸	فتاحی	۱۵۹	فخر الدین علی		غیاث الدین، دہراد
۱۵۰	فتاحی تیریزی	۵۵	فخرنابی	۱۶۷	خواجہ
۲۵۶	فیضی		فخری، سلطان محمد	۱۶۲	غیاث الدین سید
	ق	۷۰	بن امیری	۱۵۶	غیاث الدین عزیز
		۲۹۶	فراقی		غیاث الدین علی
۱۱۳	قبلی ترشیزی	۲۲۲	فراقی	۲۵۱	ابریشم کار

۱۶۱	کمال الدین حسین میر	۱۴۲	قلاشی	۱۲	قاسم انوار امیر
۶۵	کمال کچولی، سید	۱۴۳	قل محمد استناد		قاسم شاہ، برادر سید
۸۱	کوشی	۱۴۳	قل محمد شیر قانی	۲۳۱	محمد نور بخش
۱۴۰	کوشی ہروی	۴۲	قنبری	۲۹۸	قاسم غمزہ
۱۵۶	کوبی	۱۲۵	قوسی	۱۵۲	قاسم مولانا
۱۵۴	کوبی	۲۹۱	قوسی ہروی	۲۲۸	قاسم میر جنا بادوی
۲۵۹	کوبی	۲۴۹	قیماق	۳۰۰	قاسم میرزا
۲۱۳	کیچیک میرزا		ک	۳۰۲	قاسم ولدی، امیر
	ک			۲۳۸	قاسمی، ابوالقاسم
		۲۲	کاتبی	۲۵۴	قاسمی، درویش
۱۴۲	گدائی	۶۹	کاظمی سید	۳۰۳	قاسمی، شاہ ولد بیگ
۲۴۵	گلخنی	۱۰۲	کامی	۱۴۳	قاضی زادہ
۲۲	گوہر شاد بیگم	۳	کچکنہ بہادر	۴۴	قبولی
۱۹	گیو دراز، سید محمد	۸۸	کمال	۱۲۲	قبولی قندزی
		۱۵۶	کمال	۳۱	قدسی مولانا
	ل	۶۳	کمال تربتی، شیخ	۴۳	قدیمی
۲۰۲	لسانی شیرازی	۳۴	کمال الدین خواجہ	۱۰۴	قراضہ، سید
۸۶	لطفی		کمال الدین حسین	۱۱۴	قرانی
۸۹	لطفی	۱۴۴	درپہر نظام الملک	۲۵۴	قطب الدین
۲۸۳	لطفی تاشکندی		کمال الدین حسین	۱۴۴	قطب الدین احمد خواجہ
۱۱۸	لطفی ثانی	۱۴	حسن خوارزمی	۲۴	قطبی

۱۶۴	محمود میر، تربتی	۵۴	محمد تبا و کافی	۲۸۲	لطیف کور
	محمود میرزا سلطان	۵۲۲	محمد بن عبداللہ (کاتبی)	۶۷	علی
۳۰۷	محمود غازی	۲۱۴	محمد حسین میرزا	۲۴۱	لقمانی
۱۴۴	محنقی	۱۷۷	محمد خراسانی	۲۹۴	لوانی
۱۱۰	مجوی	۵۶	محمد عرب مولانا	۱۳۳	لوند - میر
	محمی الدین الطوسی	۲۸۸	محمد علی		م
۱۸	الغزالی	۱۸۲	محمد علی		
۲۷۵	مصیبت نیشاپوری	۳۴	محمد علی شقانی	۱۱۴	مانی
۲۴۴	مذافی نظام بدر	۸۲	محمد مجلد مولانا	۲۹۱	مانی تیریزی
۱۵۸	مزانف، میر	۶۴ و ۶۹	محمد معتمانی	۲۹۲	بابی
۲۳۸	مزاری عبدالمون	۱۶۸	محمد نامنی	۱۲۴	بابی اسفرائینی
۵۲۵	مسعود خواجہ	۸۲	محمد نعمت آبادی	۲۹۵	بابی قندھاری
۱۵۵	مسعود شیروانی	۳۰۴	محمد یوسف امیر	۱۰۳	محمد الدین محمد
۷۱	مسعود قلی	۱۹۳	محمد برلاس	۲۵۶	مجلسی (غریبی)
۳۰۸	مسعود میرزا سلطان	۱۷۳	محمد نوشمردان میر	۱۲۶ و ۱۲۶	مجنون
۳۰۱	مسعود، وقایح نویس	۱۴۷	محمد سلطان	۱۳۵	مجنونی
۸۱	مسلمی سید	۴۰ و ۴۰	محمد عارفی	۱۵۰	محرری
۹۱	مسیب، خواجہ	۲۴۴	محمد کاتب نیشاپوری	۲۹۸	محرری - میر شکار
۴۳	مسیحی	۲۴۴	محمد کاتب بروی	۲۹۷	محرری
۱۱۷	مشرقی	۲۶۵	محمد مشہدی	۸۰	محمد آلی
۱۱۹	مشرقی	۲۲۷	محمد، میر	۷۸	محمد امین

۲۸۴	میری	۶۷	موسوی	۷۷	مشرقی
۴۲	مہری	۱۲۸	موسوی	۲۶۳	معزی
۲۸۵	مہستی	۳۱۱	مؤمن میرزا محمد	۲۹۶	معز الدین
		۲۴۰	مولانا زاوہ	۱۶۳	معنائی، میر حسین
		۱۹۳	مومنی	۲۰۲	معین
۲۸۰	نادری	۶۶	موید مہمنہ	۵۱۸	معین، صاحب الدعوة
۱۳۰	نادری	۵۶۶	موید دیوانہ		معین الدین علی قاسم
۸۰	نازکی، درویش	۲۷	میر اسلام غزالی	۱۲	انوار میر
۱۲۲	ناصحی		میران شاہ بن	۱۵۹	معین واعظ
۱۲۵	ناصحی	۵۲۵	امیر تیمور	۱۲۳	معینی
۱۵۱	ناظری	۱۵۹	میر خواند	۵۷	مفلسی، میر
۱۶۷	نامی	۲۲۵	میر خورو	۱۰۸	مقبلی
۱۸۶	نشاری، محمد علی جلاپہ	۹۷	میرزا بیگ	۳۰۲	مقیم کچھنورو
۱۹۷	نجم شیخ	۸۳	میر قرشی خطابانی	۸۸	مقیبی
۱۳۵	نجمی	۲۹۹	میرک	۲۶۸	مقیبی بخاری
۲۹۰	نجمی	۲۷۱	میرک بخاری سامانی	۲۳۷	ملک احمد
۲۷۳	ندائی	۲۰۱	میرکی	۱۲۷	ملک باخندزی
۱۱۱	زرگی = آبی		میر مخدوم سید	۱۴۷	منصور
۱۳۸	زرگی	۱۴	مخدوم امیر		منصور سہڑواری
۲۳۷	نسیمی	۲۶۸	میلی حصاری	۶۲	درویش
۱۳۷	نظام	۱۳۳	مہدی	۲۰۰	موافی

ن

۲۹	باشنی سید	۷۲	والہ دیواوالہی	۱۴۱	نظام ، میر
۲۵۹	ہجری	۱۵۱	والہی	۲۲۹	نظام الدین
۲۸۷	ہجری ہروی	۲۵۹	والہی سمرقندی	۳۲۶	نظام الدین خاموش
۱۳۶	ہراتی	۱۸۳	والہی	۱۷۸	”نظام بیان“
۲۸	”ہزار اسپان“	۳۰۰	وجیبہ ، خواجہ	۲۲۹	نظمی
۱۳۱	ہلاکی	۱۲۹	وعدتی	۳۲۱	نظیری
۱۲۰	ہمانی	۲۷۵	وحیدی	۳۱۸	نعمت اللہ سید
۱۹۹	ہمانی	۱۲۵	وداعی	۲۲۵	نعیمی
۱۴۲	ہمالیون	۲۸۶	وصفی	۱۲۳	نقشبندی
۲۲۸	ہمالیون ، امیر	۱۷۱	وصلی	۲۲۵	نگاہی
۲۷۲	ہمالیون سمرقندی	۲۷۸	وعلی سمرقندی	۲۸۹	نگاہی نیشاپوری
۳۱۲	ہمالیون میرزا	۱۱۷	وفائی	۳ وغیرہ	نوانی ، علی شیر
۱۳۵	ہمدی	۱۸۹	وفائی ، امیر احمد حاجی	۱۶۹	نور
۷۷	ہوانی	۳۰۶	ولی ، امیر سلطان	۱۶۳	نور بخش ، سید محمد
۱۹ ذ	ہوشنگ شاہ	۷۳	ولی قلندر	۹۰	نور سعید بیگ
		۶۰	ویسی ، مولانا	۱۴۵	نور کمال
				۲۹۴	نور اللہ
				۲۳۲	نور اللہ قاضی
۵۹	یادگار بیگ ، امیر سفی			۱۲۵	نوری
۳۰۴	یار محمد رختہ	۱۰۵	یافتی		
۱۴۷	یاری استرا باوی	۱۲۴	باشنی امیر		
۷۲	یاری ، حافظ	۲۳۶	باشنی خواجہ	۱۴۳	واحدی

۱۶۵	یوسف خواجہ	۱۶۵	یحییٰ خواجہ	۲۰۰	یاری شیرازی
۲۱۰	یعقوب سلطان	۲۹	یحییٰ سبک	۸۱	یاری، مولانا
۲۶۳	یقینی	۷۶	یوسف برہان خواجہ	۸۲	یاری، وزیر زادہ
۲۶۲	یوسفی، طبیب	۲۸۱	یوسف چنگیزی	۲۳۵	یحییٰ خواجہ

۳، اسماء الکتب

۴	تحفۃ المحیب (فخری)	۱۹ و ۲۱ ذ	بستان العارفين		۱
۱۶۸	ترسلات عبدالواسع		بہجت المباح	۲۳۰	اخلاق جلدی
۲۶	تعبیر خواب (رسالہ)	۲۵۵ ذ	کتاب معجزات	۱۵۹ ذ	اخلاق محسنی
۵۲	تنبیہ العارفين	۲۲	پہرام و گل اندام	۲۶ ذ	اسراری و خماری
۲۲۱	تواریح عروض	۱۹ و ۲۱ ذ	بہمن نامہ	۵۰	اسماء اللہ (شرح یزدی)
				۱۶۱	اقتیاسات
				۱۵۹ ذ	انوار سہیلی
				۱۳ و ۱۲	انیس العارفين
۲۰۱ ذ	جامع الصنائع		تاریخ خواجہ سیت اللہ		
۲۱	جواہر الماسرار	۲۶۰	(منظوم)		
۱۵۵	جواہر الاسماء		تاریخ سلطان حسین		
۱۵۹	جواہر التفسیر	۷۱	بقیہ (منظوم)	۱۰۲ ذ	باغ ارم (مثنوی)
۴	جواہر العجائب	۲۲	تجنیسات	۲۶۲ ذ	بحر الجواہر
		۲۰۱ ذ	تجنیسات کاتبی	۲۲۱	بدایع الوسط علی شیر
۲۳۰ ذ	ماشیہ انوار شافیہ	۳۷	تجنیسات کاتبی (جواب از زایدی)	۴	بستان الخیال

۱۹۵	دیوان سایلی		د	۲۳۰	حاشیہ بر شرح تجرید
	" سلطان محمود	۱۵۳	داستان امیر حمزہ	۲۳۰	حاشیہ شمسیہ
۳۰۷	میرزا	۱۵۷	دستورالوزراء	۲۳۰	حاشیہ مطالع
۳۳۶	" سودانی	۱۹۸	دیوان ادہمی	۲۲۱	حالات پہلوان ابو سعید
۳۹۸	" سبہی	۲۱	دیوان آذری	۲۶	حسن و دل
۲۱۳	" شاہ غریب میرزا	۹۹	دیوان اصغری	۲۲	حسن و عشق
۲۵	" عصمت اللہ بخاری		دیوان انسی دمیر	۱۵۵	حکمت العین (شرح)
۲۲۱	" علی شیر	۱۱۲	حاج	۵۰	محل مطرز
۱۹۶	" عیسی قاضی	۲۳۲	دیوان انسی	۲۲۱	حیرت الابرار
۱۱۵	" فارغی	۱۳۷	دیوان الہی ترشیزی		خ
۷۸	" قبیلی	۵۱	دیوان اوحد مستوفی		
۲۲	" کاتبی	۳۰۹	دیوان بایر بادشاہ	۱۰۶	خسرو شیرین (دہلوی)
۷۷	" کاتبی	۳۰۹	" بایں غر مرزا	۱۲۷	خط و سواد (مجنون)
۳۰۸	" مسعود میرزا	۳۷	" بدیشی	۲۱	خطاسہ
۷۱	" مسعود قمی	۱۰۲	" ہمالی	۱۵۷	خلاصۃ الاخبار
۲۹۷	" میرم سیاہ	۲۵۲	" حیرتی	۲۲۷	شمس شرف خیا بانی
۱۱۱	" زنگی آہی	۲۵	" خلیل سلطان	۳۲۷	شمس علی آسی
۳۲	" بچی سیبک	۲۷۶	" خماری	۲۲۱	شمس علی شیر
۲۶۲	" یوسفی	۲۵	" خیالی	۳۱	شمس کاتبی
۱۹۹	" ہمانی	۱۹۶	" درویش دہلی	۲۲۱	شمس المتعینین
۳۷	دہ نامہ زاہدی	۱۳۰	" زمانی		

۱۵۹	شرح غزل حافظ	۲۱	روقتہ الشہداء	۱۹۶	وہ نامہ عارفی
۱۵۶	(روانی)	۱۹۶	روقتہ الصفاء		وہ نامہ محمود برلاس
۱۶۰					
۲۶۲	شرح ہیاکل	۲۱	ریاض الادویہ		
۱۲۸	شعبان نامہ				
۱۸۲					
	ص		ز		
۲۳۰		۲۱	زوراء	۲۲	ذو القایمتین
۳۰	صفات العاشقین	۲۱	زینج الوغ بیگ		
	ط				
۷۰			زید و زینب (دثنوی)		رسائل غیاث الدین
۲۱	طامہ الکبریٰ	۱۴۲			طیب
۲۱	طغرائے جمالیوں	۲۳۰	س		رسالہ اثبات واجب
	ظ				رسالہ وراوہ (بنانی)
۲۰۱		۱۶۰	سحر حلال		رسالہ در قواعد قرآن خط
۲۲۱		۹۶	سد سکندری		رسالہ سنی
۲۱	ظفر نامہ شہر	۹۳	سعی الساس		رسالہ مسعود وقتک نویسن
۱۰۵	ظفر نامہ شہر				(درختا)
۱۰۵					رسالہ سمر (پنجٹی)
	ع		ش		
۱۲۱		۸۶	شاد و درویش		رسالہ معارف پورغ بدلی
۲۶	عجائب الدنیا	۱۲۶	شہستان خیال		رسم الخط (مہنون)
۲۶	عجائب الغرائب	۱۶۶	شہستان نکات		رشتات عین الحیات
۲۳۰	عجائب الدنیا	۲۹۶	شرح رباعیا (روانی)		رقعات میم سیاہ

۲۴۱ ذ	م	۹۹	ک	عروض سیدنی
۲۵۲	مثنوی منظوم	۱۴	کتوز الحقایق	غ
۳۰۵	مثنوی حیرتی	۵۰ ذ	فی رموز الدقایق	غرایب الصغر
۱۴	مثنوی دوست حسن	۲۲۱	کنه المراد	ف
۶۴۳ و غیره	در تعریف بہار		گ	فتوحات سلطان
۲۰۱ ذ	مثنوی رومی (شرح)		گلزار (مثنوی)	بیترا ریاضی
۱۸۰	حسن خوارزمی	۱۲۲ ذ	گویی و چوگان	فتوحات شاہی
۲۲۱	مجالس النقائس	۱۰۵	ل	رہانفی
۲۰۱ ذ	مجمع البحرين	۱۵۹ ذ	لطایف پہلوان	فتوت نامہ
۱۸۰	مجمع الشعراء	۲۲۱	ابوسعید	فراہ و شیرین
۲۲۱	دولت شاہ	۱۶۶	لطایف الطوائف	ق
۲۲۱	مجنون بیلی (علی شیر)	۱۰۳	لطایف نامہ	قصیدہ بردہ
۲۲۱	محبوب القلوب	۱۱۴ ذ	بیلی مجنون دانسی	در شرح یندی
۲۲۲ ذ	محب و محبوب	۲۰۲	بیلی مجنون (خواجہ)	قصیدہ محمد
۱۹۶ ذ	مثنوی	۵۲	عماد	تبادکانی
۱۶۱	محمود و ایاز (صغی)	۲۲۱	بیلی مجنون دشچم	قصہ شیخ صنعانی
۱۶۱	مختار الاختیار	۱۰۶	سہیلی	قصیدہ حالات حسن
۶۲	مخزن اسرار	۱۲۱	بیلی مجنون (ہاتفی)	ارد شیر
۲۰۶	در جواب فصیح رومی		بیلی مجنون (ہاتفی)	
۲۰۶	مخزن اسرار (حمید)			
۱۰۰ ذ	مخزن اسرار (جواب از ۱ صغی)			

۲۲	ناصر و منصور	۵۰	مناظرہ	۱۵۹	مخزن الانشاء
۲۲۱	نثر اللالی (ترجمہ ترکی)	۷۱	مناظرہ شمس و قمر	۲۱	مرآت (مثنوی)
۲۲۱	نساہم المحبت (ترکی)	۳۱	مناظرہ شمع و پروانہ	۲۲۱	مشایخ ترک ہند
۲۲۱	نظم الجوامہر (ترکی)	۳۱	مناظرہ گل و ببل	۳۰۰	مطالع الاوار
۲۲۱	نوادیر الشباب	۳۹ و ۴۱	مناظرہ گوی و چوکان	۲۱	مفتوح الاسرار
	و	۵۰	نقوب	۲۲۱	مفردات در فن معما
۳۲	وصال		منشآت ترکی	۱۷	مقصد اقصی
	ہ	۲۲۱	د علی شیرا	۱۵۷	مکارم الاخلاق
۲۹۷	ہزلیات مریم سیاہ		منشآت خواجہ	۳۷	مناجات زاہدی
۱۰۶	ہفت پیکر دہاتنی	۷۶	دیوسف برطان		منازل السائین
۱۵۷	ہمایون نامہ	۱۵۹	مواہب علیہ	۱۶۱	دشرح کمال الدین حسین
	ی		ن		منازل السائین
۷۱	یوسف زلیخا		ناز و نیاز (مثنوی)	۵۲	دشرح محمد

(۴) الامکنۃ والبقاع

			استرآباد		۱
	اورہ خانی	۲۳ و ۳۸	[اشکاش یا اشکاش]		آق سرا کے تعمیر
	پ	۱۶۲	امیر مرزا مرزا	۷۶	کر وہ ابو سعید مرزا
	باشہ	۱۱۰	الفتح (آذربائیجان)	۲۵۹	انبارہ انبیر
	باشہ شہزادہ	۲۰	اندخود	۳۷	در بنائے سرا کے دی

	خواجہ طاق دگورستان	۲۹۱	جامع علی شیر دہرت	۶۷	بازار ملک دہرات
۶۴	{ ہرات	۱۵۱	چیچکتو		نام دروازہ و بازار
۹۰	{ خواجہ یوسف ہمدانی دروہ	۱۰۸	چیچیک (طالقان)	۳۶	باورد
			چ	۱۳۱	بحر آباد
۱۲۳	خورجانیہ			۲۹۶	بسکو
۲۳۳	خوسف	۲۳۵	چشمہ مالان		بنہ گوران دگورستان
۵۵، ۵۴، ۸۱	{ نیایان دہرات		خ	۲۴	استرآباد
				۲۳	بوشیخ
				۱۶۱	بیابانک
					پ
۵۵	{ درب خوش دیاور خوش	۱۶۷	خانقاہ اخلاصیہ		پافر (مروالرواق)
۱۵۱	{ یکے از ابواب ہرات	۳۰	خانقاہ الق بیگ	۳۱	پیر سیفد سالہ (دہرت)
۲۲۹	دوان	۱۱۵	خانقاہ جدید	۷۲ ۱۵۵	
۸۸	دو دو برادران	۵۳	خانقاہ خواجہ فضل اللہ		
۸۵	دو کبار دہرات	۵۱، ۵۰	خانقاہ شرفیہ		
		۵۴	خانقاہ شیخ زین الدین		
		۸۶	خانقاہ شیخ نعمان		
		۲۴۶	خانقاہ صوفی علی	۶۳	تریت
		۸۱	خانقاہ ملک	۲۲۷	ترکان دقیر خراسان
		۱۱۶	خانقاہ مولانا نظام	۵۰	تفت
۲۲	{ راوش و طرق دترشیز	۱۱۹	خراسار		ج
۱۸۵	رباط علیکہ	۱۴	خرجرو		
۹۱	رزہ		خواجہ حسین گز دگورستان دہرت	۳۹	حاجرم